

سب احوال حق کی جستجو کی
 سوا او کی صورت چہ صحبت حصول
 رفیع المراتب محمد ابرار فیس
 حدیث و سیر کی رہا سیرین
 کہ ہر محبت تر کتاب سیر
 رہتا نام پال و سکا سملو الکیب
 حدیث پیمیر ہی پیمبر
 ہر شہید بن الکیب سیر
 پیمبر کرتی ہیں سرخ شای تا
 جو ہی خوش اعظم کام کہ غلام
 اوسی عہد طفلی سی بی انتہا
 کیا تعلم اوسی بخت بین نام
 نہیں دیکھ سکتی او نہیں
 گرا از محل سیرت انتخاب
 جو بین سرور و مرسلان کرام
 رہیں تابع سلفیت احمد
 اور اول سبکی اوقات کی کہیں
 قیامت کی دن اسکی ہووی بجا
 کہ جھکو عرض شاو سبکی
 ہی زبان گرچہ دینا تاب شہر
 بس ای خوف آبرہہ جہل
 جو بین مروالو المعزم عالی مقام
 پلایا علی جھکو کو شرکا جام
 کی اللہ سی جب جمع دلی
 جو بی جھبی شہر شہری عالم
 ہی حیرا اکتبہ بہ سباز کیا
 ہی گیارہ سو اور نہ اور سی
 ہی اسکی ناظمی رکھا تھا
 کہین اصل منقحہ سی کہ کہین
 روایات میں تھا جہاں اختلا
 زمان ولادت سی ہی تاوفا

وہ عشاق و محبتی طبع خوب نامور
تجربہ دار و کونستارم اور حضرت مولانا
کہ ہوں شاہنشاہِ حشر اور کسی شفیق
رہا شہنشاہِ اس شعلہِ حاضرین
وہ مضمون و بیان چہرہ
سہل و مغرب بزرگ صیاب
اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰئِكَةً
کہ امت کا مہرِ سلام
ظلالی فی پہچانِ سلام
غلامی بن ہی خوش کی جو دم
رسولِ خدا اسی نقش رہا
کہ موفیضِ ایوب سے خفاصِ عام
کہ فرصتِ مالِیسی باقی نہیں
وہ ہو دینِ ظہور اور کارِ سار
محمد علیہ الصلوٰۃ و السلام
مہرِ حاصل او نہیں دولتِ سر
وہ سہل میری مہتوں کا زمین
شفیعِ اوسکی ہوں شافعِ کائنات
نہو دی ہر ایک حرف کی کہ چہر
و لیکن تو کل ہے العذر
نہو بجز اندوہ کا آشنا
ہی اللہ کا اونِ فضل و کرم
کہ حاصل ہوا میرا مطلب نام
اویسی دم مراد و دی ملی
نبی نامہ اور سخا کہ ہستی نام
کہی یہیں حال رسالتِ حبیب
شروع اوسکا کردیکہ استقام
رہا خاتمہ ایک اور تین باب
مترجم ہو کہ زیادہ کہیں
و ان ایک روایت کہی بخلاف
نہا ہی حالِ نظر ہر لغات

مصاحب ہی اور اہل حق سے
اب بونستی جو کوئی رکھی ہو
شرع جوانی سی پری تاک
بہت سی کن بونستی کر تخاب
رسالہ کیا مختصر اوسے
کر اوسکا مولف جو حضور
چین بیلغہ نئی عن مینی السلا
کہا کرتی ہیں جہاں ہی لی کی
اڑی طالع نیکے بخت چرب
سو وہ کون ہی ناظم اس کر
رہا عشق انبی شی سی مام
کہ فن ہیکر کنایہ بن مام
غرض جہاں میں خواجہ علم
ہی اسید کا ٹایف بن د
جو پادین اس احوال پر طلاع
دلون میں کچھ عہ شوق کا
چو درما نہ اکر اکر رفتہ کمال
جوین نیکہ چین سخن تی شہا
ہی والہ اللہ باللہ مسکرم
درین آئی ایمان میں خان شہر فر
طلب کر کہ یہ تو نیست اللہ
پلا جھکوسا قی شراب لہور
خدا شاہد اسکا ہی لی انقیاد
خدا لی کیا مسکرتی
سن چرت آن مہا کنال
اور اوسکی جو ہی اصل سلوایب
جو ہی کہ کتاب کرامت نصفا
جو اصل رسالہ کا مضمون
زیادہ نہیں وہ زیادہ کلام
جواں باب اول اور مابین
ہی باب دوم حالات میں

ہی ہو جو خود دشمن سرور و
 ہو حاصل او سی صحبت شریف
 دو ذوق شہر او صفائی کلم
 کوئی اسطر کل جو دم کی کتا
 کہ ہی اہل ایمان کی مجلس کش
 محبت کا دین شہر ہو ہو
 کہ کرتا ہوں با ترجمہ میں سن
 شب روز بہر آن حسن شام
 کہ نامہ در آن بزم باشد
 بہ نہ مذکور منظوم حسن کیا
 علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام
 مطول ہیں کہ تو اشخاص
 او نہیں فائدہ ہو وی کس نام
 ہو صدق برالت پاک تو
 تو خاطر میں منضوط ہو اس
 ہو ہر دم سوا باخلاق کا
 ہی بہ بندہ مجبور و ذلیل
 ہی خدمت میں او کی میری طاعت
 فقط عرض احوال خبر العباد
 دل لگدیم ہے کہ تجھ کو شکر
 کہ خواہش تیری دل کی کجی
 کہ ہی کا میابی سی ملین سو
 ہو شاہد ہو قاطع کلام
 با عجز بی عینہ نہ نادار
 تھا بندہ السواور میں افسان
 سرا سر عزت بزرگ حبیب
 ہی ایک خانہ آسماویں او تو رہا
 وہ سب کہ کوکاست یعنی نگہا
 گنت معتبر سی شندی تمام
 سب احوال آنحضرت با کرم
 فضائل میں اور کمالات

سندھ کے اہل معرفت نے اسے بغیر عوض و اسکا نام

ہی نابیب و مکرور و اولاد میں
 دواب اور حراس کی ہی بیان
 بہر ہی باب اول اور سیمین
 ولادت کی پنچام سی وفات
 محمد اولو العزم علی سب
 نہ ایسا ہوا اونی پہلی کوئی
 جو کرتی تہ کہ اور خاکاقل ہیز
 لکھوں آپ کی باب اور خاکاقل
 جو میں مطلقاً رہنا ہی ہو
 نیز دیک جی زابل سیر
 اور اکثرنی لکھا ہی اکثر ہی
 جو گنتی تہی پتیر چ وشتی تہ
 و نچ الہی خلیل اللہ
 ہی تحقیق اسمین نہیں کہ خلا
 جو میں خاص حق ختم پیغمبران
 وہ تاریخ فرخ سعادت تہ
 یہ ثابت ہو ہی بلال قلی
 آیات میں دالہ مشقہ
 ہی شاد کیا ج ای کہ سر وقت
 ہوئی آج صبح سعادت طلوع
 تولد ہوا خاتم سلین
 نی کی تولد کا ج کہ آئی
 ہوا داب سی سمت نسبت لکھا
 ذرا عقل کو دخل و دوستو
 تو کیونکر ہنودہ حبیب
 تو بہ نور افشانیان انسی
 جی بطن نادر سی پیا
 ہوا نازل ایدو سقا پر سید
 کہ نور الہیانی جلوه کیا
 اور بریق سیمین لیا اباب
 بنہا با بچن سر سید

اور اولاد و اعظام امجاد
 اور کباب کہ کسب نظر

حدث اور سوا کی دیکھنا
 این مائل مودن ہی شش

باب اول

علیہ السلام اور علیہ الصلوٰۃ
 بنی امی اسراف قوم سیر
 نہ بعد اونکی الیا کوئی ہوز
 نہیں دین دنیا فانی فل ہیز
 اسی یاد کہو یہی اد گیا کام
 سر نام شان لفظ عبد اللہ
 لقب فقہ کا ہی قریش ای
 لقب فضیر کا ہی قریش ای کی
 جو کرتی تہی بس حرم گنتی سیر
 ہیں اجداد اعلیٰ فرخندہ جا
 ہیں بنت و سب ابن عبد مناف
 حبیب خدا سید دو جہا
 ربیع بستین کی ہی بابوین
 کہ اوس سال کا نام ہوا عام
 کرامات مولود سجد پر

مولود شریف

ہوا آفتاب سال طلوع
 تولد ہوا رحمت العالمین
 یا کریم جیل و سید الدائم ابدا
 خدا سی جو چاہی سوا کی دعا
 یا کریم جیل و سید الدائم ابدا
 شفیع خلاقی برور سیر
 کہ برباد کی ظلمت کفر و کین
 تو فی الفور خالق کو سجدہ کیا
 وہ لی آپ کو ساتھ ہا بعد نوید
 محمد رسول آج پیدا ہوا
 کہ تہا نہر حبت سی وہ آب آب
 مبارک سلامت کی الی نوید

رسل اور شعرا و خطباء میں
 جو خدا مہی وہ ہی سیمین
 ہی حوالہ این شاہ صاحب
 شہر مسلمان خاتم الانبیاء
 علیہ الصلوٰۃ اور علیہ السلام
 بروج نبی بیسیج باب نام
 سیمین کی آنا واجب لوسی
 ہیں ہاشم مناف و فسی و کلا
 لوسی اور ناب میں اور فہرین
 کتاہ ختمہ ہیں اور مدر کا
 متحد اور عدنان عالی تبا
 یہ کہتی تہی تشابہ میں فقری
 ہی او کا نسب اسطر حسی لکھا
 کہ اجداد حضرت میں ہیں نامتیز
 ولادت ہی اونکی و دشمنی کی
 کہیں بعض اعلام دین لی نگہ
 وہ مشہور ہی اب تلک حاجب
 ہی ترقیم سی اونکی حاجب
 کہ جی ہی اب نوبت بیچ وقت
 محمد نبی کا تولد ہوا
 تولد ہوا اہل ہر فرس جع
 مسلمان کو لازم ہی اونکی
 کہ ہی مولود رحمت العالمین
 کہ جسکی یہ فرخندہ اوقات
 جو وہ ہر تابان ہوا جلوہ گر
 وہ محر منور و ماہ منیر
 قبول اوس مالک خدا فی کیا
 لین پچان تارنس جن ملک
 ملائک و ان لائی با صد نوید
 جناب رسالت کا جسمت لہی
 ہوا سمیع سان شت و کو جلوه گر

میدر خوشن بود نور خیرالام
چو پیشش در افواه دریافت
پرا ز لاله هفت تبسم من
او بنما مقدر یار کی پانچمین
چو خشنی در یارین تپی جانور
گئی تبسم گذر و نکو بزمین پرا
چو موسائی عالم تپی اهل کتاب
گروه آدمی کج پیدا ہوا
چو شیطان مردود میں پاپند
جسمی لوگ کہتی ہیں تارا چہا
کوئی ثبت نہ دنیا میں سیار
ایسا جان ساری خدائی نی جان
نویسہ کو حاصل ہوا بہر ثواب
پہند دی اوسنی جب لب لب خوش
جسمی اور گیتی ایسا پسر
یتمی سی ہیں دو نو آنکھیں سرک
زمانہ میں فرزند ایسا کوئی
پر ہند کیا ہی نہ اوسنی ظہور
صفت اوسکی کرنا بہت درجہ
فقط نقشہ نہیں چہا کا عالم
ہی اوسنی لب لب پر ثنوز
گئی مکہ سی آپ کوئی دہان
اوسن یام میں بل غایط ہو
یوصی کی سب فکر کوئی و جدا
جوا سپین لڑکی کہی کہانی
انگری تپی اوقات صرف محبت
وہ اس طور سی تھا کہ ایک کو
جیرانی گئی بکریوں کو وہاں
زمر دکا یا تبسم و زمر کا بنا
رسول خدا دیکھتی تپی مگر
او نہاد و سرا اوسنی قلب حضور

وہاں فی دیا مقدر مروت
سزل در او ان کسرافت
اوپنا لعلہ اہل تجسمین
کیا بحر ظہر میں جوش مخروش
ملی و نکور است ہوسری حسب
کہ تانی کا اون کی ٹوٹا ہوا
او ہون نی ہر یکہا سکا
کہ جسکی لئی ہلکوپر کیا
ہوئی آسمان تک جاتی سی
وہ آتش کا اون پرا نگارہ چہا
کہ جو ستر پاؤں او پر نہا
کہ پیدا ہوا سید افسانہ جان
ہوئی شیرودہ بحالی حجاب
کہ بیٹا ہوا پری بہانی کی گھر
تجلی پر جتن ہی جلوہ گر
کری سی چہرہ پر ہی کتیا
نہ پیدا ہوا ہی نہ ہوگا کہی
ہی سپی سر لیا سپرانی
وہ لڑکا ہی یا شعلہ نوری
خدائی اوسکو سنی و شکا
خدا یون کی خفت دشمنی کو
بنی سعد تپی ہی باہر جان
لباس میں نگر تپی
چہا دنیا اگر بدن آپ کا
نہ سنا تہا وکی حضرت ہی
زبان پر نہ لاتی تپی محبت
گئی گہری باہر کی کو دور
تو بسن عالم خست کا کہان
مہا شست لک کی تہمین
الم کہ کما یانی نہ تپی سنی
کمال اور اوسنی چہا بکا

فلا مقدر سی با مقدر
بلا مقدر کسرا کا اور کر کے
سجومی و اخبار و زبان
گئی سو کہند جی سیاہین
جو فارس میں جاتی تپی آشکری
گئی دلیں آتش پرستوں کی
ستارہ فلک است اور تر کتام
ہوا آج پیدا وہ جان
پرا وکی تپی شہاب نسیم
چہا غنیں جہاں تک کہ اسناد
گرا پا دشتا ہاں دنیا کا تخت
آئین سیالت فی ہی مل ہو
وہ ظاہر میں تپی بوجہ کینہ
کردن کی صفت سری لک
وہ انسان ہی یا خشتہ کیم
اوسنی دیکھتا ہی چہا ہر ایک نگاہ
ہی چہرہ سی اوسکی ہر نگاہ
اوسنی جسمی دیکھا شہید ہو
وہ ہی صاحب جبر و حسن
تہہ کہہ کر اوسنی کیا شاد اوسنی
جلیم ہی ایک سعد دنیا
اوسن یام میں کتین شیا
بر نہ جو ہر نامبارک بدن
جو ظاہر میں تاخیر تپی کہی
یہ فرماتی تپی ہلکوالد نے
اسی جاہ واقع ہو اشتی صابر
برادر رضاعی جو تپی آپ کا
فرشتی ہوئی تین ظاہر ہو
آپ کو ایک فرشتی دہا
الم کہ کما یانی تپی رحمت حضور
جو تہا ویران و سکی مضبوط

تجسمی ہوئی نور کی برکت
گئی نگہ کر دوسکی اوان
زمان و ولادت گئی جان
سیاوسی کی جھل میں پری
وہ اکرا کا جسم ہم ہو
گئی دولت اوسکی ضیوی
سنائی تبسم بکولہ پنا
نبا جسکی خاطر مکان چہا
گلگون پرا ایک تشنہ تپی
وہ سب سر چکا کر زمین پر کری
گر سخت اوسنی در وخت
لبن آسنہ کا کیا پسر سی تو
حقیقت میں خون تپی تہہ
ہی نور اوسکی کی اوسن جہا
وہ ہی بی مدیرا کہہ کر تبسم
وہ کہتا ہی اللہ اللہ واد
کہ ہوگا تر اصحابہ حضور
وہ لڑکا طرح دار سپرانی
ہی اوسکی صفت میں نہ حضور
کیا اوسنی خوش گئی آزاد اوسنی
وہ دانی تپی آپ کی آن کر
جلیم کی ہو میں قوم پر آشکار
تو فسر یاد کرنی رسول میں
تو پیر خست و تہا تپی ہی
نہ چہا کیا کہیں کی و سلی
ہو اذل نشین زمانہ و جد
گئی اپنی ساتھ آپ او کو کہی
سر کوہ پر لب گئی آپ کو
شکر افسانہ کہ چہا الاعان
سمجھتی تپی دفع ملا حق حضور
کہ اعرض دانی شاہ عالم پنا

به ششمان مردود و کا تهاضیه
که محشر آید که رخ تو ز من
شکاف شکم سبب ایرها
که اینی با پاس روتا هوا
جود نگار فتنه بیرون کن
که با او کسی سرور رحمت هنوز
خلیمه دوری و رعد خضر اب
هوئی چه بر سر کی خورشید
که عبد الله و جوان نیکو
هوئین آپ کی والدہ رحمت
گئی ساهتہ بن آپ کو ایک دم
وہ مسند یہ یون مینتی باوقا
یہہ دیکھ اپنی کشش کل گدا
کی اسطرح کی خوب خدمت کری
سچی حاتم اور صلہ مشیر و
رہا مطلب کا دور روشن چرخ
دم مرگ یہ مطلب فی کہا
الوطالب اس شک کی خدمت کر
کہ کیا آپ کو یاد ہر دم زیاد
بلا فخط کی جب کہ غالب ہوئے
ابھی معصومی این ستم
هوئی بارش ایسی علی اللہ
جو مہربانی ہی چمن میں ملی
ہو باغ باغ اور گل گل چمن
و اکین نیست و انعام
یہہ باران رحمت کا آنا ہی
جلی کہ سہی شام کو مصطفی
جو اگلی کتاب نور تھا ہون گیا
جمال منور یہ کہ کی نظر
ان اوصاف صفی بجان
کہ وہ جسند زندہ و جان

جو چہی کیا تھی دوری سبب
رکھا پروین اس کی دستوری
دو تھون ہوئی آسمان یہا
یہہ حوال سبکی ظاہر کیا
اگلی ہوئی آسمان پر نظر
مین با تاسون نی ایسول فرو
گئی آپ کو مکہ مین شستہ
ہوئین جان بحق والدہ آپ
موسیٰ دوہینی تولد کی پیش
تو حضرت کی دادا جو بی گدا
وہ کہتی نہ ہی گہری باہر قدم
کہ حسب شاہان والالت
ہوئی جانی ہی مسئلہ باغ
کہ ہوئی نبی شفقت مادی
ہوئی کس اس جان کی یون
کہ اس کل سی عالم ہوا باغ
کہ غم ہی چھی بس اسی بات کا
دل و جان ہی قرب حاضر
فراموش کی اپنی بیٹوں کی
تو وطالب جسم حضرت فی کی
کبن حکم باران بفضل عیسم
کہ جنگ ہر ہو گیا اور حال
وہ یاد بخاری سی گل گلی
ہوئی امیر سبب سر زمین وطن
شمال الیہی عظمہ اللہ و صل
قیوم کا میودن کا ستار
جو دھرمین ہوئی رسول خدا
کہ ہو گیا ایک خاتم الانبا
وہ ہو لایہی بدن خیر البشر
کہا اسنی بن تیلہ و شانی
کہ وہ رسول خدا و زمان

سکندہ سی اسکو بہر جلال
نگاہ قسری لی او دنا انا
جو خمرہ حلیہ کا بیٹا نال
حلیہ شین افغان مخزن ان
اوہین دیکھ کر مسکر کر کہا
میرا بندہ اور رک رک تمام
صحیح و سلامت بفضل خدا
اور اہل تواریخ فی جابجا
قدم آپ فی حب زمین رکھا
وہ کرنی لگی پرورش آپ کر
جہان مینتی جانی مجلس میں
اسل انداز کا دیکھ کر سم و
رکھا ام امین فی گہرین خیال
ہوئی دس سبکی جو سر آپ کے
نبی کی زمانہ کا یہ نہ یغزنا
قریشون کا چمکار مانین نام
کہ بکس ہی میلہ یہہ درتیم
اوہون فی کیا حکم والدہ سولی
پڑا کہ مین خطا اسل امین
وسیلہ سی حضرت کی منہ کی
خدا فی کیا ستانہ قبل
جوفہ گران تہا سواران ہوا
برسنی لگا اسطر کا جہلا
علی کی پدر مین جو سم نبی
سید اسکا کہہ ہی جیہ
ہوئی عمر بار و سبکی جہی
بجیر تہا ایک شخص ساکن
تہا تھی اسکو ہی اشتیاق
سلف کہ کتب مین جمع قوم تہا
ہی مسیعی کی رب کی قسم
جو تہی ہی ترک کتب تکریم کے

کیا یون بکرم خدا ہی حجان
لہا جلد سینہ کی پٹی لی سہا تہہ
کہڑ اور سی دیکھتا تہا جیل
مع شہر آری آباد و فغان
سب اور ان فیون کا جہا
ہی اب تک اس آرام شادی کام
سپر و آپ کی مان کو جا کر
لکھا حال یون آپ کی آپ کا
تو پہلی مینتی فی محشر اکس
پہلا فی تہی یاد ان باب کی
بجانی تہی مسند پر اس کا
تہی حیران فروش در سب کو
کی ہر کام مین فی سی خدمت کا
ہوئی مطلب فوت جذبہ نبی
کہ نام او کا عدل و سخا سی را
ہوئی ہاشمی نامور شاد کام
ہنن کوئی اسپر شفق آور سیم
ہی رنگی تک فدا ہی سول
قریش غضب کی مینتی مہر
کہ ہو حکم باران جہا خدا
ہو اعیت رحمت کا فوراً توکل
جو تہا خشک و سہرستان ہوا
کہ لکھی لکھا خط مرن کو پہلا
اسی جا یہہ بیت و ہون گہی
برستای منہرہ و کا مہر دیکھ
تو ہمراہ و طالب جو
کہ تہا رہہ عالم کتب دیان
کہ دیکھون مین یکدن اسرار
صفات نبی اسکو معلوم تھا
ہی ستم اسل تہہ شفیع اکرم
دی اسکی تو فخر و تہہ

کی بہتری کی چھاسی بہیات
 جو بہ طفل معصوم سی این کا
 بہنیں کیا جڑی کہ یہ کوں
 انہیں بر بہت کا ہی اختتام
 کوئی شخص دنیا میں ایسا نہیں
 غرض اس قدر کہ وہ باعث ہوا
 چلی کوچ کر سرور خاص علم
 وہاں پر ہی رہتا تھا ایک ایک
 حال اور حال اور کلام اور نام
 سر ایسا سر سر پائیا سر
 بہن نوریت و خیل و نوگوہ
 بہر اسب جو تھا عالم ترقی
 غلام خدیجہ جو تھا میکسرہ
 سفر سی پہر جب کیا تہ
 جو سو عود ہی خاتم مسلمان
 نہن اس سی بہتر کوئی بہتر
 بہن اس سی بہتر کی کا نصیب
 اسی سال میں آپ کی کو سلام
 نئی سر سی کعبہ کی رکھی بنا
 بنا شیر صبح نبوت و رب
 جو کہہ نیند میں خواب آتا نظر
 رکھا کرتی تھی دہشت خلوت کو
 گئی دن کا لیکر خدیجہ سی اد
 کیا کرتی یوں آتی جاتی سلام
 جی عرش معظم پہ چل آج کل
 جہاں جس سی کل کل ہی آج کل
 ہی اسلام کا دین تھی البتہ
 کہڑی بہن بی جنگ اعدی حق
 سب کشتہ کہ جون چراغ جحر
 برس ایک چالیس چھٹے
 آپ غریب و بی گناہ

کہ بس ای او طالب بالذات
 ہی والد بہر خرمان باب کا
 بہر محبوب خلاق و دو کوں
 انہیں بر رسالت ہوئی حاجی
 کہ پچانتا ہونہ ان کو کہین
 کہ کہہ گو چہر ہیرا نگو و یا
 خدیجہ کہ ہتا میکسرہ جو غلام
 جمال آپ کا اوسنی کیا انو
 مطابق کہ دن میں پائیا تمام
 کہین سرق پائیا ایک ایک
 کہ ختم الرسل میں بہر خندہ
 تہا سطور نام او کا انجش خطا
 وہ تھا ہمواد ہی نیک رہ
 خدیجہ کو حضرت کی اعجاز پر
 سو سو جو ہی بہتہ ہو جہاں
 کہ اس شاد سی عوی ہم بستری
 ہو محبوب حبیب کا کا حبیب
 خدیجہ کی ساتھ پائیا باغیچ
 وہ اگلی بنا پر عمارت بنا
 ہوئی جب توڑہ کبریا کی حبیب
 ظہور او کا ہوتا تو ہی ہو
 رکھا کرتی تھی اہل دنیا میں
 وہاں جا کی رہتی تھی خیر العباد
 سلام علیک ای رسول انام

یہاں سی بہ ای این تمام
 اسی طبع جو رشید و ہی تمام
 قیامت ملک بعد انکی کعبہ
 خدائی تمام اس سی آگاہ ہے
 یہو انکی دشمن میں لا کر خلل
 ہوئی آپ جہاں پچیں کی
 گیا ہمواد صحت دین پناہ
 سنا پاس کر کلام آپ کا
 جو تھا وصف خلیل و نوران
 زروی کتب یوں کہ کہنی گنا
 ختم رب کعبہ کی میں بہر
 ہو اس سفر میں بہت فایدا
 بس اوسنی چہر سی دن و رات
 خدیجہ کو ہی بہتیت ہو گیا
 ہی دو نو جہاں کا سین فلح
 نہ ہی طالع ان زن نیک بخت
 بہر نیت نیک و خوش اعتقاد
 ہوئی جب سی دو بیخ سالہ نبی
 ہی امین شریک و نیک جملہ بشر
 جو کہہ خواب میں نیک ہی تھی
 عبادت کی عادت کی کثرت کثیر
 اس ایام میں جا کی کوہ سر
 درخت اور بہر گر رکاہ کا
 بہت ہو کی خوش و خوشی

قرینہ کا عالم میں کجی گناہم
 ہنوی گو دنیا میں کوئی نبی
 بہر مہر زمین عرش کا ماہی
 کرین ساتھ انکی نہر و دخل
 تو مال خدیجہ تجارت کو لی
 جو بازار بصرہ میں پہنچے شاہ
 کیا سب ہی تحقیق نام ایک
 ہی وصف یا بہر ایک بات پر
 بہن و والد بہر خاتم الانبیا
 جو آخر زاد میں ہو کعبہ
 پہر ہی کہہ کو خاتم الانبیا
 جو دیکھی تھی اس راہ میں جہاں
 کہ بیشک ہی میں رسول خدا
 کہ اس شاد کو میں ہی شہر خراج
 کہ ہم خواب شدہ تہا شہر خراج
 کی او شاد تک ظاہر اپنی مراد
 فرشتوں کی کعبہ کی تحید کر
 رکھا دست انور سی اسو و حجر
 وہ ہوتا تھا رویا صاف حق
 ہوئی ان دن میں دن نیک
 عبادت سی کرتی منور رسد
 و خوش اور طیر سر راہ کا
 ہوئی بہر غزل خوان ہم شہر
 کہ احمد ہو ختم رسل آج کل
 زمانہ کی کفار کل آج کل
 بہن جام و صحت سی کل آج کل
 بندہ کا شہادت کل آج کل
 محمد ہو ختم رسل آج کل
 تو غار حرا میں تھی حضرت رسول
 سلامت ہو کر پست نام خدا

خود ہی اول اس کا وہ لا نکلتا
روان چشمہ آب و ہوائی ہوا
دعا کرتی تھی سید المرسلین
خدیجہ کو بہر آب فی آن کر
کی تسکین خاطر کی اور کہیں بیان
کہا ہوتا ہر رسول خدا
پھر کہ یہاں سے رو دین کا تہ
ہوا نہا جہالت کی بہانہ میں
کہ گوری مخمورہ بہر وار وادہ
روانا مونس کسی تم ہو رسول
جو تم پر ہوا اس ملک کا نزل
فوتما رہون میں ہوا ہی مصطفیٰ
ہوئی وحی کی عطا ہوئی رنگ
جسبی جاتی تھی تی کو کرن
ہوئی جبہ تم خاتم المرسلین
نیز دین ناسخ ہی دین کا
بہر سن اپنی خاطر کی تسکین
رہی وحی بدلا سطح تن سال
جو الفاظ میں خیر فزون کی
کیا اکی جبریل فی بہر نزل
رسالت پہ تمہارا وگو کیا
و یا حکم انہار اسلام کا
کیا موجب حکم شریعت
رسالت زمانہ میں ظاہر کی
الو کہ محمد بن محمد بن
ترقی دین میں ہوئی انکی
مع اوجہ ہر مسلمان ہو
گلا آئی سب کی دلماج کی سنہ
کہ انہار دعوت کو کفار
بہر جہان کٹ کا خدا کا شکر
شروع آپ کی ہر دہر ہو

سودا و نوسورہ ہی ختم ملک
وضو اوس ہی حج القدس کی
اور امین کہتی تھی روح الامین
دی اپنی اس احوال کی سب خبر
جناب نبوت کی سب بیان
یہہ احوال خوش حال ہی خبر کا
خدیجہ گین لیسکی جلد اپنی رتھ
وہ عیسیٰ اور جہاں نام یز
لکا کہنی خوش ہو کر یہہ
جو کرنا بہا موسیٰ بنی یز نزل
وہ آخرا زمانہ کی تم ہو رسول
کرون حضرت جی بلہ خدا
ہوئی اسکی سنیا نیکو نیک
نوح جبریل اور تر کر اوسوقت میں
ہو تم سید العالمین باقی بن
نیز احکم ہی حکم قرآن کا
پہر آئی تھی پر گہر کو عالی
کہ یا نہ ایک حکم رب تعالیٰ
سکھا ہی پیغمبر کو وہ آن کی
بحکم الہی ہر رسول
کیا معطفی کو رسول خدا
کیا امر تبلیغ احکام کا
پیمبر بنی انہار دین جنیف
کیا روشن آئین پیغمبری
اوسی جن ہوئی کلمہ گوئی بنی
کہ عثمان اور عبدالرحمان
الو کہ محمد بن کی سہی سے
لگی ہوئی انجان سب ہر مند
عیان کہ نبوت ان اشارہ بر
بہر جہان ہم ہی خدا کا شکر
دی انہار ایک اور میں ہوں بنی

اوسی وقت جبریل کی انیا
وضو اوسکی ساتھ پانی ہی کر
اوسیدن غنبل رسالت نازہ
جو ہشت اس خواج کی لین
گن حسن خلاق و انصاف
یقین جان ہی جان زہنا
وہ دورہ جو نفل کا تھا ایک لہ
مفصل ہر قصہ سب ہی سنہا
کہ خوش باش ای سرور سلطان
رسولان جس پر رسول خدا
اپنی کا مش جوت میں سب قوم
اسی سال میں گن اپنی خوش صفا
ہنہ ہوئی تناک سیخا مبر
بہر کہنی نبوی محمد مکرول
جو لاوی تمہاری نبوت میں
تو محبوب و مقبول رحمن سے
جو کچھ مدت مطہر وحی تھی
اور اس عرصہ میں مفرح و را
رسالت کا اظہار کر گئی یا
جو مدثر امی بار قرآن میں
نبوت کا خاتم پہنایا وہ چست
کہا ہی بنی ہی حکم خدا
نبوت کی دعوت ہر عام کی
کیا جسی پہلے کہ ایمان قبول
مشرف بایمان پہر آخری شخص
سعدی در علیہ السلام خوش یقین
ہوئی مردوزن ہی جماعت کی
ہوا بہر یہہ حکم خدا ہی جہان
اعترس کر ان مشرکوں نے اب
نبوت پہ تیری رہن سب گواہ
کہ کفر و فتنہ ہی آخر میں کیا

زمین پر جو بار الونیک اور صفا
پڑ ہی فی ناز اور بہم کی ما
اس امت کا بخشیا گیا سب گنہ
خدیجہ فی خاطر ہی سبے ور کی
جو اوصاف تہا وہ کہا صاف
نہ ضائع کر گیا نہیں کرد کار
خدیجہ کا ان عہد نامور
سنا بہر عین ایک نیا ماجرا
مبارک ہو ای سید و جہان
بہی ہی مہرب ملک خوش لقا
نخلین تہن میں سہی کہیں قوم
ہوئی وقتہ خوش لقا کی وفا
کئی بار چڑہ کر سہر کوہ پر
بہر تنگ دل ای محمد رسول
وہ کافر ہی مردود رتھ ملک
نہ مطلوب و مودول سچان کا
وہ تہا میں سال و سیکان چہر
نبوت کی بقا م کرتی سدا
نبوت کا اسرار کر گئی حیا
ہی سورہ وہ لائی ہی آن میں
ہوا جس ہی ارکان جن اور ست
نبوت کی دعوت کو بر ملا نہ
کہ خلوق کو دعوت اسلام کی
سو بنی خدیجہ بن ام المبتول
ہوا زید بن حارثہ اور ثمالا
زید بن حارثہ طلحہ شجاعت فخرین
مسلمان اور سلام کارسم و طر
کہ ای خاص حق خاتم مرسلان
کہ بار آئین شریعت سی پہی آدہ
کہیں چھو کر جی رسالت پناہ
نہا نا رسول خد کا کسا

<p>تو بن کی بڑائی کر ہی سکے ہو کیا شہر بانی سہی سنو ایک نہیں اوت کی در پل بیو اخلاص عام تھا ایک عقیدہ بن سید انون نام تھا نزدیک پا کر یہ نام پاک زو رہا چسپ و سدن کو فخر خد کلا کہوت ایسا کیا دم خف الہی پیہ خف کیا بلار کیا رکھا او جہل ایک وٹ کا آن کر کہا ای و افق ہین سو سیا مسلمان ہوئی تھی جتنی سو غرض جس قدر بڑی ہان پان حیت پہ غیت پہ یامل ہوئی انظار حیات سی او کی حضور جو بی قوم بی یار تھی اہل دین جو یا تھا عمارت کا قبلہ گاہ یہ وہ خوش آغاز و انجام دین وہ کجخت کیا تھا بیکل اوس اس ایام میں آپ فی حکم عام اونہیں کی ساتھ اپنی باوجود ہوئی اور ہی سوئی جہل و ان کیا پاس کی کا اوس پیہ پای غرض جن سی یہ تو ملی ہان پر پیچیدہ جب مسلمان ہوئی ہوئی اوس پیہ بعد از چند روز جو پہرتی تھی گردن تہائی ہو کہا تھا کہ اسلام کو آشکار</p>	<p>نوبت شکر کن کو خداوت پر کیا شہر سازی سہی سنو ایک نہیں الکی آپ کو سرخ دینی تمام کیا ایک ان مس من فی کلیم کل انکین ہدیہی چشم حضور خدا کا غضب ہی و فخر خد کہ ایک دم میں نش آپ کو کیا ابو جہل کا بھی یہ تھا قبلہ گاہ رسول خدا وند کی پیٹہ پر سی یہ پست عالم کی پشت پناہ تو کفار کر کی تھی اوسنی جہا سستا تھی اون سکوت کی لہر نبی کی حمایت پر یکدل ہوئی شرافت سی ادا کی تھی تھی اونہیں جن دیتی نہ تھی شکر کن کیا کا اوس کا بھی سیکہ نہ یہ اول شہیدان اسلام میں سستا تھا بدخت ہر اوس صحابہ کو حجت کا بخت انعام کی شہر جہل کو وہ دین پناہ ایسا تہہ خیل زن مردان کہ یاس الکی آئی مذی اس کا اب آگی جہان کا سکوت تھا تو عالم کی کا دہر اسان ہو عمر اہل اسلام اور دین ہو وہ جلیں لگی سر ہلکائی ہو عشتیا ابو جہل سی کو کوار</p>	<p>کی نسبت رسول نبی کو واجب کہات کا بہتان اون پر کہا جو اسلام لائی تھی اونکو دین کہ سجدہ میں سر و منی بچ کر کہا الکی یہہ اذمانہ سکر لہو اسی عقبہ فی اور ایک روز بڑی آگی صدیق و درمیان اور ایک دن تھی سجدہ میں خولور جہا توں جنت فی و کیا لہو نبی کی دعا کی تو وہ بی ادب مسلمان ہوئی تھی جتنی زبا ابو طالب اور ہاشمی مرد سب قریشو نشی ہر خاشاں در رستہ ابو بکر قوم اپنی کی زور سی حسد جو او رہتی عمارت کے یہی بنکنا ہی تھی او کا کنا غلام امیہ جو تھا یہ بلال ابو بکر کی اوسکو مول اوس سی رفیقہ جو ہین دشت مہم گھا یہہ دو لوہین خوش نام و کام نجاشی جو حبشہ کا تھا اوسا نصیب و سکی اخر جو اسلام تھا برس ناخوئی لاک صدق نقین لگی ٹوٹ سب شکر کو کی کر مسلمان ہوئی جب یہ فرج عمل رسولی خدا کی دعا سی عمر فقط لفظی اسی ابو جہل خوا</p>	<p>کہ سوزا ہوا ان کو اب با حزن جو عجز از دیکھا سوا دو گنا لگی دینی ایذا و سب شکر کن تو پاؤں اوسنی گردن اگر کہا قیامت میں اسکا پیٹہ کی کلا پلیدی نبی کی گلی سی روا چٹا یا اونہیں اوس ایک گنا کہ ایک لے ادب نے ازان شفیقا ہوا پیٹہ کی پشت نبی سی وہ چہ نہ ہوئی عجز و دہر دین سب تو ہوئی تھی وہ باعث ارتداد ہجر تو لب و زبانی مطلب خدا اور پیٹہ کی پاؤں رہے رہی دور ادا سی پریشور سے وہ خجری بو جہل فی بارو کہ دین محمد کی تھی خستہ خواہ ستانا تھا اور سکودہ کا و کمال کیا راہ مولیٰ امین ازاد اوس تہین عثمان سی منگوچہ با وفا یہہ اول جہا جہن اسلام میں کی اوس شہر میں و سی او کی پناہ تو نیک کا آغاز و انجام تھا ہوئی حمزہ و مطلب پل دین لگا پنجہ قصہ کفار پر تو سب فزون کا گیا دم عمل ہوئی اہل ایمان اسلام در ہمیشہ ہا روستا ہا و نرا</p>
--	--	---	---

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احقر الاسلام و احقر ابن الخطاب او ابى جهم بن هشام
 اس ایام تک سلمین زمینا
 انام رسل کی عقبہ با سنا
 کہ کفار کہنی لگای غم

عمر بن اوس بن زبئی و زبئی و شہنک
 لب بام الله اکبر کہا
 کہ کفار کہنی لگای غم

کیا ظاہر اسلام کو بی دھڑل
 سر عام و صفت کیا
 کہا اوسنی ہر شہنک خدا

نہایت تاج و تہ و تاج تاجی
سنبان چو یسی یسی لیر
ہوئی جب ابوطالب سے
جناب نبی کی حمایت یہ تب
نبی مطلب ہی بنی اونکی یا
قرابت کا تہا پاس و نکو کول
رسول خدا کی عداوت یہ آ
کیا سچا فی نہ عنیت کا پاس
ہوئی نا امید اپنی مقصد
کہ ہاشم کی اور مطلب کے
خلج اونکی آپس میں ہمیں کو
کرباؤں سپہوں کی نہ ہرگز
سے سال ای برادر بہتات
تہا ان کا جتنا حروف کتہ
وہاں جا کی دیکھا تو ایسا
بوصف اس کو چیل اچیل کی
پہری اپنی کہی سی کوئی ناب
تہی نہ جینی جو قائل سدا
نبوت سی گذری نہ تہی کس
خدیجہ جو آبادی خانہ مہین
نبی فی با فراطراہم سن
اسی سال با فخرت و اقراہ
نبی کو پس انمک دطالاب
کئی شہر طائف کو با احترام
نہرگز پہری کفر سی مچی
سب احمق لگی سرخ دینی
دیار یح جب آپ کو قیاس
یہ موضع ہی مشہور رکھ
شراب بابت سی غول
کیا سب فی الفو را چول
اسان ہوئے چو کہ میرود

شامی محمد بود و سلمیر
کہ کو یابن پانی زما علی شیر
کہ اس سدا خلق کی حق
اونہوں کی کئی شمشیر
قریشوں کی دشمن ہوئی
محبت پر دیتی تھی سبطان
رہا مستعد و لعین رویا
نہ پاس کی آیا قرابت کا پاس
صلح ابوجہل مروود
جو اولاد ہی حامی ہو چکا
نہرگز کر کی اوسکھڑی کتہ
دی لکھی کعبہ کی دروازہ پر
در کعبہ پر وہ کتات رہے
کیا کہا کی کثروں کی بگ خرا
تہا نام خدا اور رسول خدا
بجلاج اور منت ہر ایک سی
میں متفق دیسا ہی سب کی
اونہوں نہ مانا وہ اوکا فوب
کہ گذری ابوطالب خوش نفس
ہوئے خانہ آباد و غلہ برین
رکھا نام او سال کا عام خر
کیا آپ فی داؤسی اپنا خلج
ستانی لگی شرکین کتہ
کیا ایک مہینی تک ہاں مقام
لگی رنج پہو چٹائی وہ پہی
رسول زمانہ کو بہت ہر زمان
طوایف کی ہو طایف لگی
جو بیٹی تھی محبوب تھی
سو آئی با تہہ پر وقت
کہا آپ فکین پیر میں رسول
ہوا امان چو کھا چو

ہوئی خوب جہوت و افسوس
کیا سب فی لکھ ہی شورا
قریشوں کی آپس میں کتہ
ایا شعبہ میں اپنی نہ زکو
اگرچہ یہ یہ سب مسلمان تھی
مخالف ہوئی یہ قریشوں
ابوجہل کی دوستی کی سب
قریش و مچی اجماع کو دیکھ
کر آپس میں اقرار سب فی شتاب
نہم میں ہی کوئی رکھی اونکی نام
وہ جب تک محمد کو کچھ نہ دین
مگر جب یہ قول باقبال تھا
دی بعد اس کی اپنی ہی کو خبر
مگر ایک خدا اور محمد کا نام
سنوا اسکی تہا اور جو کچھ
کہ مرقوم تہا جسطح قریش
تھی اونیں ج احمق نہایت چول
اگرچہ ہی کفر میں سب
گذر گیا اونکی نگار تہا غم
جو کچھ شاہ اعلام گذرا وہم
تہیں سو وہ جو روعہ کی ہی
کیا حاشیہ سی اپنی فستلح
جو حد سی سوا شدت لیا کی کی
جو رہتی تھی اوس شہر میں شکر
جو طایف میں لگی تھی وہ جو
نبوت کا انکار کرتی لگی
پہری مکہ کو پہر خراب رسول
وہاں ایک جنوٹ کا آیا کردہ
زبان مبارک سی آن کی
ابن سبوت سارے خلق کی
تھی اوسکی جن جن جن کو

کرب و غم ہی تھا بہن چش
کہ و غم قتل رسول خدا
ابوجہل کی سب کی ہی قسم
رکھا فائدہ لعین و لعین
مگر صاحب غیرت انسان تھی
مگر ایک موافق را بود لب
رہا دشمن شاہ مکہ سب
ہوئی لگا را و خستہ جگر
ایک اس عداوت نہ کی کہی کتاب
کری ترک و دشمنی سلام او کلام
بشرط اسکی قبول اونیں بکین
نبوت سی وہ ساڈاں سال تھا
خدا کی کدای شاہ جن و شر
ہی باقی ابوسی مود سی شہام
وہ کیڑوں کی کہا اپنا جانچا
اوسطی اس کو کربین
کیا حکم ابوجہل اونہوں کی قبول
مگر دشمنی سی لیا ہاتھ اوٹھا
کہ تازہ ہوا اور غم پرالم
قلم سی ہوا و سکا اولی
کہی صاحب حسن صاحب
اسی سال سلطان بن کی کلاخ
تولی زید بن حارثہ کو سب
کی دعوت اونہیں لیکہ یقین
دیا اوکو کفار فی ورفلان
یمیسہ کو نیزہ کر فی لگی
کیا بطن خلد میں جسد مزل
بیش جناب شہر باشکود
شعی جب سدا قوم فی جان
ہیں مخلوق اسن بادشاہی پرآپ
دی اون جنوں فی اول ان کو

ہی ایک لی دو سر سب سے پہلے بیان
 جو مکہ میں پہونچے جناب شریف
 جواراوسکی میں رہی دو مین روز
 عجیب ہی اس منگی کی بات ہی
 سر راہ عیش اور کرسی تنگ
 مین مصروف تین دن تک
 پہونچا ہی دی زاد وہاں
 ہی خالی مکان بار و اغیار ہی
 اتنی معراج سدا رہاں ناسجد
 اٹھا اور نکلا اکثر جو ایاں فیض
 نہ سمجھی نہ کہ جسم ہی جسم دور
 خصوصاً ابو بکر ہی اس قدر
 جو تہی مستقل المزاج اہل دین
 جو پاسد کہ جانب ہی مادی دور
 ہی تفصیل معراج کی شہد
 شہد ثابت ہی اوس کے اقصیٰ ملک
 گئی آسمان پر جو حال مقام
 جو منکر ہی اسکا سو فاسق ہی خار
 جو منکر ہی اوں کا سو معلوم ہی
 بہین شب برین امت احمدی
 جو ملتا تھا بندہ خدا کا کہین
 تو ہر ایک جماعت پہ جا کر نبی
 تو معراج مٹی سبل ہی کن آن
 گئی اپنی عادت ہی ہر دم پر
 جماعت ہی ایک حرج اور اوٹوں
 ملاوت کی تشران کی اور کہا
 زبور اور توریت انجیل
 زمانہ میں گذری ہیں جس نبی کو
 پیر میں رہتی تھی جس نبی پر
 یہود و عین اور اوٹوں پہا تھا
 کہ نزدیک ہی آخرت رسول

کہ دو فتح ہی کر چاہتی ہوں
 بہت کہیں کر چ قوم فقیر
 ہوی اسی کہہ کی رونق فخر
 کہ محبوب کے وصل کی رات
 ہی جارب کش کہ کشان ملک
 قصور اور غلامان حور و ملک
 کہنی گذر نہ پایا جہان
 کہ خلوت ہو سدا راجہ ہی
 اسیدو اسطی مشرکین جسد
 وہ مرتد ہو ہی سکی قول
 ہی کیا ہی اہ نزدیک دور
 کی تصدیق معراج پیغام
 وہ کہتی تھی ہی ناقصان البقیر
 برآید یہ بر اسن عالمی
 حدت و میر کی کتب میں
 گئی کہہ سی شاہ جن ملک
 اسی کا ہی مشہور معراج نام
 رہی کا سد اسبد معراج
 کہ وہ شخص جاہل ہی محروم
 عنایت شد این دولت سرور
 اوس ہی آپ کرنی تھی تعجب
 کیا کرنی تھی دعوت اسلام
 مسلمان ہوی کا فران جہا
 کیا ظاہر احکام دین سرور
 مدینہ ہی مکہ کو وہ آ ہی
 بنی ہوں میں چہرہ نمازل تو
 پہلو وصف ظاہر ہی تجس
 جماعت میری کر گئی ہیں قبول
 یہ کہ کہتی تھی اوس ہی عداوت
 یہود و عین اہل ہوسنی ہی
 اب او کی نبوت کا کہنا ہی

تو جلدی کرو دین بقی قبول
 جو ہما مطلع ابن عدی نامو
 ہوی یار ہوں کسان معراج
 اب آیا وہ وقت مہارک قرب
 مکان لامکان کجی تیار ہی
 سلامی کو تیار ہی خلق سب
 مقرب ملک اور مرسل بنی
 نہ دوشبہ خاطر کو ملک سکینہ
 ہوی منکر اسکی اور انکار کر
 دما و نو شیطان دی در غلام
 جو کہتی تھی ایمان اپنا قوی
 کہ اوں کا اوس ہی دن ہی ہفت
 نہ جمع ہو شک کرو دوسری
 تن اوں کا صفی تر از جان مان
 ہی باجگہ اشتر العبدہ لکھا
 جو منکر ہی اسکا سو دور
 حدیثوں سی بہت اشبات
 عجیب عزایب در قول جا
 جواب عرض ہی چسکا نہ نا
 لکھا ہی کہ معراج مٹی سبل
 ہر ایک مومع میں اہل
 مگر جب ہوی مرضی کردگار
 ہو گیا رہوین سال ہر باجر
 کیا حشر اور لشکر کا نصب
 جب ان کی حاجت پہونچی رسول
 مین جتنی صحایف کتاب خدا
 تمام انبیا فیض رحمان
 تھی اوس رحرح و قورہ اوں کا
 اتفاق ان مین ہوتا تھا باہم
 یہود و عین مغلوب ہی تھی جب
 مدکار اوس شاہ کا ہی خدا

کہ مرسل ہوا ہی محمد رسول
 رہی آپ اوسکی جواران کر
 رسول خدا کو دلا شہکار
 کہ عاشق کو حاصل ہو جان
 کہ ختم المرسل کی سواری ہی
 کہ آنا ہی مطلب خلافت
 نہا سکتی ہیں اوس مکان تک
 فاکحی الی عبدہ ہی گو
 ہوی داخل کھڑا ہی سفر
 وہ انقلاوت حق کو سچی
 اول احباب نے اسکی نصیحت
 جو صدیق اکبر ہی شہنشاہ
 کہو خوار و ریاس کہو شیور
 سب خطہ گرفت و آید
 جو قرآن و مبی شان مین
 خدا کی غضب مین کا فر
 کچھ اسمان نہ منکر کی بات ہی
 جو مین اور ثابت رہا سب کو
 اوس ہی شب ہی مٹی کی پائیا
 تھی سرگرم تعلیم خلعت بنی
 جو مکہ مین آجیم ہونی تھی
 کہ اسلام عالم مین ہوا
 کہ مومع مین ج کی رسول
 کہین دین اسلام کی خوراک
 کہا اوسنی ایمان کو دم قبول
 ہی اون سب مین احوال
 مین افت میر جی ت و شان
 مدینہ مین رہتی تھی بہر شہر
 جدوت سی ایسکین کہتی تھی کام
 درانی تھی اسبات برا و مکوت
 معاون ہی وہ اہل اسلام کا

کرم کی ہم اسلام پر حق قبول
بنائے اور اسی اپنا سرور و لہم
سما اور شرح فی حدیث
جو انوار باطن کا ہمارے
ہوا اس حاجت میں سکونت
یہود اور یمن ہم گرفتار کفر
نہا ایک لحد ابن ہمارے
کیا اقامت ای سویرا برات
جو تھا اس طرح چونک سجا
کر اس امر میں دعائی منقو
کرم ہوا اصل اسلام
رسول خدا سنی یاد
بس ہر سال رسالہ
جہان میٹھی ملکی دو چار بار
کہ ہر جہاں کی قاست ملک
ہوا اوہنا نازل کلام خدا
جسی اونکی بخت کی نعمت ملی
اور باوین نہی نامی ہی چار بار
مسلمان ہو کر رہے نہ کسی
ہو خوب اسلام کا جہاں
جو تھا مصعب ابن عیاد کی بار
کہ سعد معاذ اور اسید حبشہ
سہ بارہ کی موسم میں بہت درخت
اسی سال ہر مرد دین دارنی
کہ حضرت سید اعدا کا شوق
کہہا کرتی ہیں دفع شر کا خیال
کہ مکہ سے اب جلد ہجرت کریں
بہ اگرچہ ہونا گوارا نہ تھا
نہا نہ کہ عاشقان رسول
اد ہر چشم پر رب قبی صفا
اد ہر چشم پر تقدیر جی کہ تھا

کر گیا ماری عروہ رسول
اوسی کر کی انساہ و گار
خدا اور رسول خدا کا کلام
وہ چہرہ پہ ظاہر نمودار
کہ دینیک پہنچا تم المصلین
ہی بہتر ہی کیجی انکار کفر
تہا ایک بو نامہ مبارک تیر
جو ہی اس طرح میں ہنم فاق
کہ جابین مری تہین لہنا نیا
کہ اس کی تخریق بہ ہو جاتی
کرم کی غزائب انعام
نہ کہیں کی کچھ دین نیکی چیز
مدینہ کو ہر ایک بہر ہر گیا
بھی دکر ہا تھی د آشت کا
ہو ہر رسول خدا ای ملک
ہوا اونکو حاصل مقام خدا
اوسی دین دنیا لی دولت ملی
کہ تہی صاحب عزت و اعتبار
مدینہ میں داخل ہوئی عالی
قوان سب ملی بافرحت بہت
مدینہ کو بھیجا اونین باوقار
ہی ان صاحبوین جلا و جہیز
ہوئی دین ایمان سی بہر مند
دین کی انصارا برارنی
کرم نفع اور دفع اذیت سب
خیر کر رہتی ہیں ہر ایک حال
مدینہ میں سب یادگار کریں
بہر حکم حاکم سی چارہ تیر
جلی کی تونسی جو ہو کر ملول
اد ہر شور تہا نالود آہ کا
کہ ہوڑو ستا گیا ہر شہر کا

نہی بخت آن حکم کرم
کرم کی تہین یہاں نشی نہ تھا
جو اوصاف کرمی تہا ظاہر ہو
سرایای سامان بہت
لگا کہن ایک و سب کچھ بھی
چہرہ خصوص فی اون کی انوار
تہا ایک عوفنا و راہ لہند
اس اس کی ہر سی تھی ہم
عناد او سکا تا حال فی ہی
نوا کی برسن کریم نام
یچا کی تہی جس میں ہم فی
جو ہو چا حاکم رسول
مدینہ میں پہر آپ کی ذکر کا
ہو اسب میں شہرہ کہ سبوت
اونین یہوئی ختم پیغمبری
ہی ختم الرسل و مدینہ نیکام
دو بارہ کی موسم میں بارہ فی
معاذ اور عباد و عباد و تہا
تو شہر مدینہ میں باحد نیا
طلب آپ سی کی ایک انسان
بہت لوگ ہاں اونکی آہ تہا
سینی عبداللہ شہل کی مکتبہ و تہا
اونین سال اور امی خوش لقا
کیا مکہ میں آپ سی بہر قرار
بطور یکہ اہل میال اپنی سی
ہوئی اسطرح جب بخت تمام
ہی حکم خدا لیکہ حکم رسول
وطن کی محبت کو گہر چوڑ کر
کرم عالم اوسوقت کا کیا سنا
اد ہر جانب آسمان تہا نگاہ
اد ہا فی ہوی سوی منزل قہم

موس و کچا ستاد و دین
کرم کی تہنچ لکھو شتاب
جو دیکھا تو اونین ہر اہل فلسفی و
نمودار ہی شان پیغمبر
کرم ہسی بخت نہ اسلام
یچا کہ حق صدق ملی
تھا ایک تہا برادر حقہ ہر
کہ نرات آتادہ جنگ ہین
نہ ایک و سب سی ملاتی ہی اب
مسلمان ہو جان کی لاکلام
علین کی اوسی ہم قدم کی تلی
کرم کی اوسی جان و دل تھو
ملی اور کوچہ میں چہر چاہو
ہوا مکہ میں در رسول
اونین کوئی خلق کی سرور
ہی خیر الام اونکی امت تمام
کیا قول اور قرار اسلام کا
عظیم اور ابو ہریم نامدار
جماعت تھی ہنی لگی سنا
کرمی نہ تعلیم قرآن کے
ہوئی دین اسلام سی بہر
مسلمان ہوئی صاحب حسن
اوسی عقیقہ نالہ ہی لکھا
اور اسکو قسم سی کیا استوار
دل جان مال و منال اپنی ہی
رسول خدا فی کیا حکم عام
کیا سب فی ناجا قرآن قبول
خدا کی بخت یہ باندھی کہ
عجب طر حکماندہ گیا تھا سامان
اد ہر سوی روی رسالت
پیش نہت موزہ ہر کہ رسد

پس اب چار روز بجا بمانی و بچ
 نه جان حشر تنی رسد لا تا تم
 چنان اب تو همی خدا کا عیب
 نی کوچ کر سب صغار و کبار
 سوا او کی شایه کوئی یار
 خلافت میں دو ایک اندر تھا
 حیدر و کبھی تھی او خدا رکھ
 صحابہ کی اعدا کو وہ خبر
 کہ دین محمد سی جب بہرین
 او ہر سو خدا سو ہزار شایہ
 تھی تنہائی اور تہا بہرین
 کیا کرتی کعبہ کا جاکر طواف
 کری روشن اللہ جاکر حیر
 کہاں کہ صاحب کا آگیا
 صحابہ کا بیعت نازک مقام
 فیماست کو پیش خدا و رسول
 جو محسن سببیتی عداوت کری
 بدی را بدی نہیں باشد جزا
 جو محسن سببیتی برائی کری
 وہ پیر و کھاریندی اور سلسلہ
 بہر سبب اولیا کی پیش کشا
 علی کی نبی اصحاب میں کوئی کار
 ای سبب سی زیادہ محمد کا حق
 کرو ملک امت پہ یار و عمل
 کرو وہ علی کی کیا ہی جو کام
 نہ پوچھو کا حشر میں تنہا
 صحابہ میں گذرین یا جن جن سبب
 ہی کج فل کا بہرہ صرہ و
 اگر ان فقدا او سنی خاطر او کا
 اور اپنا جو پوچھی کوئی اختیار

کہ ای کعبہ تہہ نہ تھان
 اطاعت کا و نیانی میں ہم
 ہوئی ہم تو حضرت چار اسلام
 خدا جانی ملنا جو کعبہ کعب
 پر صدق اور صاحب نہ تھا
 رہا ہو گا مکہ میں پوشیدہ طور
 سوا انکی سبب صرہ و ہا
 دیکھائی نہ دیتا تھا ایک خبر
 کہ ہوئی منافق بہر صاحب اگر
 تو ہم جان مال اپنا صد کر
 او ہر ایک خدا الیک رسول خدا
 کہ کعبہ کر سکی وہ نہ ظاہر طور
 جو قرآن اور تاسا نو خدا
 ذکر اصحاب کا سید الابرار
 اب آیا تو ہم را ہی کچی ادا
 یہاں بی ادب کعبہ نہ آوی ملا
 ہی شرمندگی شتر مسافر
 وہ موقوف نام شرافت کری
 اگر مردی حصین الی صن
 وہ نام دس سی پہلانی کری
 اور اصحاب تو سب کی ہر شایہ
 زمانہ میں ہی سب کی حاجت
 امیر وں میں جون شاہزادہ کا
 نہ اور ان کا نہ سمجھی کا حق
 تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ
 کہ دن کام کی کام اوچی کا
 علی اور ابو بکر کی کیا کسب
 کہ او سنی طبیعت ہی شکوہ گذار
 ہی مخصوصیت خاصہ نسبت
 رکھ اپنی تمیز کی صحبت کا پس
 با میان بنی راہ را نکس کہ وید

خدا کی تیری اس کو منظور
 خدا کی سید و آپ کو کر کی ہم
 ملین کی ملاو کیا جب کر و کار
 عرض پیش آن سید را نہ جان
 رہی خدمت خاص میں بہر
 بہر دو بار حاضر تھی ظاہر طور
 عجیب طرح کا وقت تہا روکار
 علی اور ابو بکر سی آشنا
 تو کس کی کر کہا تھا ملین
 او دہر تھی امیری ہزار و سوار
 او دہر تیغ و تیرو تیر نظر
 اس آفت بلا میں ہر غریب شرف
 بدست کو کتی بنون کوٹوا
 کرو خوش سبحانی او سکون
 اگر مال بہر بود ترک نہا
 سبب صاحب میں حسن امت
 ہی جس حمد کو نیک نامی غرض
 نہیں آشنائی کی لایق وہ یا
 مسکن نبوت ہی سبب سی بند
 خصوصاً تصوف طریقت کی
 علی کو نہ دوست صاحب
 علی کا ہی حق سبکی حق سی
 تو کہی کہاں بہر محبت کی
 کرو صدق صدق کی پیرو
 تو اس کی دیکھی کر کتاب
 اگر انکی قصو کا سستی جان
 مرکب ہی انسان حمدا العفی
 با میان بنی راہ را نکس کہ وید

زمین سخت سی آسمان اور
 ہوئی را ہی منزل در خوشم
 چنان کہ تو ہمسی شکر و دیا
 بہر عرض سال دل نیم جان
 او تہائی زمانہ کی بہر ملا
 مگر تھی تہی خدمت میں ایک حضور
 بہر دود و دست تھی او دشمن نہا
 ملی کس کو غیر از رسول خدا
 کہ سبب شکر و تہا ہی اشتیاق
 او بہر تھی غریب نہر تہا زور
 او بہر حفظ حافظ کی سر پر
 ادای رسالت میں کرتی نہ فرق
 پہلون کو بہلا اور برون کو برا
 جو پہونکی ادسی کہاں چہ ویر
 کہ شک میں را ہی میان ہم جان
 تو ایمان کا خطہ ہی او خور و خان
 کہ پہونچا ہی اونی حدیث و قرآن
 وہ کر تہا ہی سبکی بدی کی خط
 جو حسن سی اپنی کر کر زار
 بہر پوچھی کو کہاں چاہی ایک کند
 جد و خد عظم میں حضرت امیر
 انہیں جان لو خاص احباب
 نہ اتنا کہ اچون کو کہی سرا
 جنم ملا اور جنت کے
 کہاں کی جو ہر و سوار و عمل
 کرو حاصل دولت بہر
 تو ہی او کی شجاعت کا بہر خوا
 تو آتی ہی خاطر کو بخش گمان
 خطا ہوتی ہی سوز و اندھا سوز
 نہ خال در شش سر بہر باد سوز
 تو ہی سبب سی تہی سبب سی تہا

سبب ایسا پہنچی پرویز مرگ
 ہی بند تو مشکل کشا کا غلام
 میرا سلسلہ خانوادہ بہت
 عالی تھی میں اپنا تو سل کہوں
 وہ مشکل کشا کر میرا یاری
 بہ دو فرہین و نو حجاب کی کر
 جو کچھ انسی ہی خوشا غم کو قرب
 ہی اور علی کی میں آنکھوں کا نور
 یہ حاضر تھی انکی لہر کا غلام
 جو یار شفیق رسول حبیب
 ہر ایک سنی میں بہت میں خوشی
 سنا یہ کہ مہر کا جگر گئی
 نہ کوئی ہی خاموش کوئی میر
 پس ایک ات مروارہ خواجہ
 ہوئی جمع کر کہی منتظر
 منجھی نہ بچی مداح حسین
 علی انخاص خاصوں پر نسی
 گہیاں او سکا خدا کیوں نہو
 کیا عرض ہی حکم اللہ کا
 پیغمبر ہی شہر خدا سی کہا
 ہم سیرا سی اور نہ کر سہو ہو
 مدینہ کا گروں میں جس نہ سفر
 پڑی تھی سرپردہ جسوت دیوان
 نصارت ہوئی او کی کہ منتظر
 ہی کہ کی شکل میں فوراً کیا
 جو وہ غار بہتیا تو نک تار
 کہو تری اندی دمی کہ رہنا
 ہسی کہ میں کا فر جو کہ کہہ
 یہ پیشی کہ کہ لکھتہ حق نہ
 دیا کہول جاوہر سے وہ نہ نیا
 اور خوش رو کہ نہ نور نشان

خداوند نعمت امیر اور بزرگ
 میری پر میں دایر اور امام
 ہی مشکل کشا کا مرید اور
 کا بار شریعت ہی قائم رکھوں
 دو عالم میں بڑا میرا یاری
 یہ میں کہ جس وقت کہ دیکھ
 وہ ہی اور سادات میں کم تو فر
 میں خانوں جنت کی دل کا سر
 میں بندہ کی مرشد میرے دونوں
 شہادت مدینہ میں میری غضب
 لکھتے تھے ہم اپنی سبط کمال
 مدینہ میں اہل عیال اپنا لی
 نہ کوئی ہی مخلص کوئی شرفین
 دیا گیارہ ہونوں میں جو ہی برہاد
 کہ حجاب نہ ہون میں عالی تبا
 کہ جبکہ مدکار کوئی نہیں
 لکھان ہی آپ ہر دم سدا
 وہ حفظ خدا میں سدا کیوں نہ
 کرو جوت اس شہر میں مصطفیٰ
 ہی الد حافظہ نہ خطرہ گرو
 لی ایک تہہ میں خال اوٹھا شہید
 مذہب کا وہ ہونوں میں جمال سدا
 نہ واقف ہوا آپ سی ایک شہر
 گڑھا وہ میں ہی ایک شک راہ
 رہی او میں میں آپ دیوانہ
 نرانا سدا گری میں تانا تبا
 تو دیکھا کہ بستر بہ سونا ہی شیر
 پڑو جو خورشید برج اسد
 او جلا لیا کہ میں اوس چاند کا
 وہ شہر کہ زبان عطر چھ

خداوند نعمت امیر اور بزرگ
 میری پر میں دایر اور امام
 ہی مشکل کشا کا مرید اور
 کا بار شریعت ہی قائم رکھوں
 دو عالم میں بڑا میرا یاری
 یہ میں کہ جس وقت کہ دیکھ
 وہ ہی اور سادات میں کم تو فر
 میں خانوں جنت کی دل کا سر
 میں بندہ کی مرشد میرے دونوں
 شہادت مدینہ میں میری غضب
 لکھتے تھے ہم اپنی سبط کمال
 مدینہ میں اہل عیال اپنا لی
 نہ کوئی ہی مخلص کوئی شرفین
 دیا گیارہ ہونوں میں جو ہی برہاد
 کہ حجاب نہ ہون میں عالی تبا
 کہ جبکہ مدکار کوئی نہیں
 لکھان ہی آپ ہر دم سدا
 وہ حفظ خدا میں سدا کیوں نہ
 کرو جوت اس شہر میں مصطفیٰ
 ہی الد حافظہ نہ خطرہ گرو
 لی ایک تہہ میں خال اوٹھا شہید
 مذہب کا وہ ہونوں میں جمال سدا
 نہ واقف ہوا آپ سی ایک شہر
 گڑھا وہ میں ہی ایک شک راہ
 رہی او میں میں آپ دیوانہ
 نرانا سدا گری میں تانا تبا
 تو دیکھا کہ بستر بہ سونا ہی شیر
 پڑو جو خورشید برج اسد
 او جلا لیا کہ میں اوس چاند کا
 وہ شہر کہ زبان عطر چھ

وَأَذِّنْكُمْ كُرْدَاكَ الْآنَ كُفْرًا

خوش شوق بن اور وہ دین پہنچا
 خیر غوث اور غوث کی کتاب
 وہ مرشد ہیں دی میری دراز
 میری ناؤ کا ناخدا ہی سلی
 حسن بزدل لخت جان سین
 میں دونوں امان کی غرض ناب
 کہ میں مشکل میں شمع یقین
 ہی شیر اور کھانوں ہی کا حشر
 میری جان ہو میری میں علی
 تو خواہ آج کل میں خواجہ چین
 یہ تحقیق جتو پانی حشر
 سوا انکی کوئی نہیں نگار
 کیا نقد قتل رسول خدا
 سیاہ اپنا مونہ نہ کر کی مانند
 برک کی سحر کت یہاں کی کلین
 کہی حکم میں جسکی لیل و نهار
 کہ ہر خاص محبوب باختصاص
 پیغمبر کہ کفار کی مکر پر
 کھلتی ہی قرآن میں جو کر
 ہزار اجوی بہ ملک اور روا
 برآمد ہوئی شب کو بیرون ر
 ہوئی بد کی دن کا کافراک
 نہ سب بلکہ ناول کا یہ حق
 رکاب سعادت میں اونو کیا
 ہوا وہ گڑھا شک باغ عارم
 تر و تازہ و بہر پل زرد پل
 اور اوس کہر کا پردہ جلا ہوا
 شحال مذہب شیر آن خبر نہ
 وہ سونا جو تیار شیر جو تیار
 جوانی کی آمد حجاب لطیف
 تو سورج کی آکی سی باول ہشتا

پشتانی بیک پریمی کی رودا
ہوا او سکی بانی کو ہر باغ باغ
بہت دیر کا فرہی جیواس
ہی اللہ عالم رسول اپنی پر
مین ہون آپ بجران زدہ کی کیا
اوڑانی ہوئی سیرہ کلونکی تکی
نوا جیو کی ہر چار سو
کہا جو کوئی آپ کو لای گا
پہنسنی ہی قرار انعام
بھوان روہا و شکل شغالی
جو ادین ہتا جاسوس ارستا کا
کی آواز اونسی اورن ہزارمین
یہ پیر او پیرا لایا کیوں نہ ٹوٹ
وہ سہو دہ چرند بکتر ہا
صفہ کی مہینی کی ای اہل دین
جو عبد اللہ ابن ابومحکم تھا
شہا فام لو بکر کا ایک سلام
وسی نوش فرمائی آپ اور وہا
ہنا عبد اللہ ابن رقیط و ہان
سچ خستین کی خبر کو یا
سفر کی لئی کر رہی تھی
راہ ہموئی غاری جب سنی
بلی راہ ساحل پہن ہانسی حضور
نودہ اوسکا لیکر وہ خبر
سرا تہ فی وہ بات انعام کی
تو مکہ معظمہ سی ہو کر لو
کہ پہنچی نہ ہم کیا ہی اسی وجہ
کہا یا نبی الامان الامان
وہ انسی وہ کہہ کو سدا پہرا
اونتر کو سوار سی ایک کر گویا
نوصفی اوس پر کوئی نہ کہی

جو صوفی تھی اور پی و شیر خد
ہوا او سکی کی بانی پر دوش جلا
بھرا آخر کو چہرہ کر کی جواس
جیو کی ہرگز نہ ہنیں ہی خبر
نہ چہرہ جو ہی پانسی جواس شفا
ہوئی گو چہرہ کی اسی ہا
اکی کرئی سب شکرین تہ
وہ سواونٹ انعام میں باگا
پر نشان ہوئی مثل انعام
کا جگہ کھنسی غار و شنب جلال
قدم کا نشان لی گیا تاعب
کہ مقصد بخار ہی اس فرمین
یہ لڑی گئی پاؤسی کیوں نہ
کینی نہ کیا اور ہر حوہ پیر
وہ تاسوع تہی بت اور شیر
وہ تھا نو جوان اور بی کر تھا
کی کرنا یہ کہ وہ نیک نام
وہ جان جہا نکاح تھا یار غا
کوئی کا فرا و سکول طور نہان
ہوئی چہرہ کو وہ ہانسی
چہا کر پیر و دوا شہزادہ و
تو از عقبہ ثنائی ای زکی
کیا را دین ہجرون فی ظہور
بین میں دست پاک شعی
سنی جو زبان کا لانعام کی
مدیر کو دوا سمندر کمار
ہر کسی خود گر فدا حال
کہ رنگانہ حال آپ کا میں سیا
مدیر کا حضرت فی رستہ لیا
کہ کوئی دود و دوسنی تو
نہ کو دوا اور وہ کہہ

وہ جیو خاص برہمائی ہری
وہ انہر گہر آئینہ ہو گیا
ہا یا علی تہن کہان مصطفی
سیری سید جانی ہری راؤ تم
ایک سکر ہوئی مشرکین تھین
جو خاندان شعی سی غار ہری
سوارون کو سواونٹ کا وادہ
ہن خدارزل سی اندک ل
خرابی شہرا شتری جھار
تجس میں سدا کی پہنی گئی
جو قایف تہا اون کا فر و ہر
وہ بولی ہی کڑی کا تانا
پڑی پیر ہسپین کرار کی
جو مکہ سکی علی رسول خدا
ہری غار میں جلوہ کر تہن را
قریشیون وہ کا تانوں تہا
جرنا جو اوس شست میں کر یا
سودہ کون صدیق صاوی
مقرر کیا وکی حسب کار
چڑی سی خلق حسب الشہ
چرطہ ان کر دوسرے اوڑ
کی تھا گز چنر و زانوڈ
تہی ایک ام مسجد کی گہر سید
ہوئی تہی نہ گاہن کہی نہ پیر
جو آپ کو ڈھونڈ کر لائی گا
جو رستہ میں ہونی قریب
زمین میں گہری ہوئی گہر کی شہ
وہا پہر حجاب سالت فی کی
چرا تا تہا چہرہ کر یاں ایک غلام
اکی دینی دود اتنا ہو کر کھڑی
اس حجاز کو غور ہی دیکر

کلاہر رسالت کی خوشبو
قریشیوں کی خاطر کا شک ہو گیا
اوشی آپ اور پڑدی ہو گیا
ہوا جیسے لبرین لبرسی
اکی دود و دوسنی ہر گہر شہرین
وہ جگہ کو بستی سی ہا ہر گئی
وہا جیسے ہر شہر کی راہ
ابن ماندا انعام میں جسم
اکی برہمنی کوہ اور مرندار
پہاڑون کو بعضی جو کا کڑی
اس غار پا کر قدم کا نشان
ہی کہنی کا کپڑہ ہٹا نہا
ہری مہتا اور ہری شہر کی
دو شنبہ کا وہ روز پرستہ
سیرج اقبال عالی صفا
سناتا خبر کی سست شہ
تو دود او کا شہر کی لایا نہا
ہر ایک فن کا یار اور شہین
مدینہ کی ستلائی تارہ گذر
ابو بکر کی ساتھ ایک دن پر
غلام ابو بکر اور راہ سر
ابا کی ہی اسطرح احوال
وہ لاغز تھی اتنی کہ تھانہ بند
دیا اوسنی جو تہی سی سیر
وہ سواونٹ انعام میں باگا
اوسی دیکر کر کی دعا
اکی اوسکی عقل اور ہوا
نجات اوسکو فی الفو حال
کہین راہ میں ہان جہا لانام
کہ سب کا بھر پیرہ خدایا
رسول خدا وند کی ہاتھ پر

سنان اوسیدم بر او غلام
 قوس موضع حره تک بر سر
 کوئی دم گذرناهی با کوئی آب
 اور ایک آن جو آبی سر او
 ادب سی بطور غلاماندا
 کوئی آپ کی گرد بھرنی لگا
 کوئی موندی ملتا تھا وہ خاک
 ہوئی سرور دین قامت کن
 وہ دن پر کا تھا سجادتیں
 امانت تھی جس جس کے حضور
 رسول خدا فی بحکام
 قبا کی محلہ سی حبشہ کی دن
 خراسی مدینہ میں داخل دیان
 توجہ کی اوس سحر کی درین
 سینا قدری وہ شہانہ جلوس
 زن و طفل کا تھا جہون چو
 بفرق ہایوں عالم سپاہ
 جاون چو گرہ رفتی اور جاون
 تھی اوس تمان سی طرف کوئی نہ
 بود از روبرو از ان غفلت اند
 بار ک اندر ہی ما عرب شمس
 مردہ زردہ شدہ از خون جو
 قلج ہوا اللہ صفت حدت و عظمت
 کفون میں ہست احد ہر عالم بخل
 لبر خوت فلا فرادہ اور ویم
 پس پیش ایہ پر او دہر سطر
 اسی شان سی صاحب خوشان
 یہی عرض کرتا تھا حضرت رسول
 خدوم مساوک اگر ہو میان
 کرین نیکل کو بہر بنگلہ
 اسی جو ر و دیاں مٹی بہا

بانی اب و ہستی بعد سلام
 کو تکیہ کی سی و سیر اور
 کو دست برف لانی بن چل چلنا
 جناب سی کی سوری خط
 رکاب سعاد میں جس ہوا
 کوئی آگ قد مون گرانی کا
 جو حق مقدم خاص پاک تھا
 نئی سحر بن خوف کی گہوا
 ریح خستین تھی باریون
 وہ ب مالکون کو دین ہو بک
 کی اوس جہاں سجدہ خاں با
 ہی کھنہ میں ایک لعل ایچا
 کہا اوس کو ستر کر ام لک
 جلوس تھان و سکا تکت
 تھی بازار کو چر میں دون دیو
 چھاو رہی نظارگی کی نگاہ
 وہ تھی بائی کو بان ستارخان
 کہ جاء النبی کا خیر النور
 ساجد ترس دیش چاں او
 نم باذن اللہ کہ ختم لعل امجد
 بیتال صفت خاص محمد آمد
 میل بوی گل شادہ امجد آمد
 مہار اور انصار تھی صفت
 ہنوی داخل اوس شہر کی دریا
 اسی ہندی خانہ میں کج نزل
 جو بہر خانہ باد رشک حال
 یہ گہریت معر جو با چنان
 و میں مہی منزلی مرگا نشان

مستی جہا انصار فی بہر جبر
 پہا بیٹی و دہر دن تاک
 کوئی صبح نور الیسی لاتی پتا
 تو لیکر ہر ایک اپنا ساز و ساز
 بہر تادی کی و مٹت انصار
 سنا رور در سہرا نش جان
 مٹی لیک لک کو اسطر کی تھی
 محلوہ باہر دینی سی تھا
 جو کہ سی مٹی رسول کریم
 پیادہ ہوئی ایسی گہری روان
 قبا کی یہ مسجد حق مٹن دل
 علی النقیی من اقلی یونی
 بڑی مسجد میں ان ذکر نہا
 عجائب محل تھا اوس سوز کا
 لوان بلد میں جو تھاتا ورا
 تہا صلی علی کا یہ شور و فغا
 بی دفع چشم رخ ناپسند
 نقیان خوش لکچان حدت
 ماخان خوش شاعر دیار
 صورتش سورہ قرآن صفت
 زان او مویست خدی نیم
 دست بکر کم و دو م زور
 سواری کی اوس غلستان
 تھی اوین جن سطر طرہ
 سوانی گندی تھی جس کہ بہر تو
 اسی گہر اپنا گرم کیجی
 فیامت ناک اس کی کی نشان
 یہ سکر ہوا حکم شاہ عرب
 اسی ایں حکم مسیح خان دا

کہ کہ سی مٹی مٹی میں حسد
 کہ آتی میں اب شاہ جن
 کہ دیکھائی دتا ہی و تمام
 بعد و حبت دل بعد فراح
 کہ جی اپنا ہر ایک لگا و آکر
 لگا سا کوئی اکہہ کی مٹی
 کہ دیکھی کسینی نہ الیسی خوشی
 وہیں آپ فی آباد دیر کیا
 رہی تین دن تک غلج مان مقیم
 ملی خدمت شہن اگر بیان
 ہوئی آیت کردہ رسول
 روانہ ہو سید انس جن
 ہوئی ہر سوار از رہ استیاز
 سوار یکا تہ دل افروز کا
 وہ انہو مردم سی تہا حید گاد
 کہ کرتا تھا کہ کوش کر دیال
 تھا خود شہر کو اکٹ سینہ
 طاقت شہانی تھی نفعت صلوت
 غل فارسی کی ایہ گاتی پکار
 آخر از پردہ لوجہ محمد آمد
 ہر سی وصف آن سید امجد آمد
 حد و سطر فیل سب جو یکصد آمد
 کمین وصف بلانا فی احمد آمد
 مولود سحر سرور سی شہن دو گد
 کہ جستان رستان قرآن تھی
 ستارون کی دریاں سیانہ
 تو بہر صاحب خانہ مور و بر و
 اسی گہر کو رنگہ ام کیجی
 کاسی غذا ہر مسلمان ہو
 ہی ناقہ سیر فرمان رب
 گیا شہد وہاں ناطہ فی مستیار

کتاب فی حق فی جا ۱۰۰
 جہا انبیا انبیا الی انبیا
 اور او میں ازو شب شہرین بید
 ہی جتنی کہ اظہال انصار میں
 رسول خدا رونق افزای آج
 جیسا کہ رسول خدا
 ہوا داخل اس صحنہ و حریز
 منور جس میں فریسی جھروا
 عوض ایک گنہ کی فردوس ہی
 ہم ہی سخوت بین زوال شد
 کتابت مقرر ہی تاریخ کے
 عمر کی وہ عہد خلافت سی یا
 اور اوس فیس کی قلیع میں
 کہ ہر ہی توسع واحد پرست
 جو ہی کتابت حال خیر الماں
 ہوئی پہلی سجد قبا کی بنا
 کہ صبح سعادت کا جشن
 ہوئی کہ رگبتی ہی ساری
 جی اور یاسر اور او کی عسیر
 جو عید اللہ بن ابی و سلول
 کیا کرتا ظاہر میں روزہ
 تو میں مشورہ سی اسی شخص کی
 کہ ایدار محمد کو اب پیچی
 دینہ میں اسلام کا بیود راج
 نہ پیچہ وہا حق کہیدہ میں حق
 ہی اس میں پر فضیل رحمان کا
 او نہیں کی جو ہی پیشہ اولاد
 جی اوسسی دیکھا حال حضور
 نہ پیچہ وہ خود کوشن ہی مانتا
 ہو صدق رسالت یہ شاہ کو
 تمام سلام آپ کو کر سلام

فرہو کا قیامت تک
 کہ او سجا سی زو کتا اور کلا
 ہو جی ہو ہی ہی زو سی کبی
 کلی کو جہ و شجر و بازار میں

درینہ میں شریفی کی آج
 کہ ہر یوسف و یوسف لیا جی آج
 دینہ میں کہ نور آبا ہی آج
 جی طرح کا مفت ہو دای جی
 کہ منبول ریکہ سی با ہی آج
 جگہ شریف جناب شریفی
 ہو ا سال حجت سی شریفی
 روایات بین مختلف شریفی
 میں وحدت کی نشتر میں کو

کہ ذکر اور سکا اول ہی جی
 قصدا ان شوکت بصد قبال
 سجال شریف اطلاعی سند
 حسدیر ہو ہی حق فی متن
 منافقین تھاد و رسول
 رکنا کر اخلاص میں ظاہر
 اسی کی صلاح اور خود ہی
 اور آنا انہیں تنگ کی
 کہی کفر اور بت پرستی رواج
 ہی کا قیامت تک از فضل
 ہی ہند دین مانع کل اویان کا
 وہ اس میں برحق بن ای تمام
 کہ اصدق کا او سینہ پیر ہی
 جگہ اسی ضلع اسپہ نور
 او صدق حضور رسالت
 ہو ا لیل اسلام میں سلام

ہر قوم و زردی کتاب
 اولانیمت سی زما نہ خیر
 ہو جی جی و شل ہوشا و کا
 بجائی دہ ہوا اول طاعت

درینہ کا کشت شریفی
 زفرش زمین باغ شریفی
 تجلی رب ہمنی و کی ہمنی
 ہی ایسی دولت سی نا امید
 برور وصول شد خوش سیر
 ہی شہور تاریخ کی ابتدا
 اقامت کی مدت پیر کی کس
 یہ احوال سبغوت کتا جی
 یلا جگہ کو خلد ایک جام حال

ہی بعد اوسکی ہند و فرخ صل
 برآمد ہو ا جج انصار سی
 مگر ہو کی گراہ و غیب او
 ہو ا اوس جرح کا ہی کتا
 وہ تھا خود ہی دشمن اسلام
 برا طرح کا تھا منافقین
 شریفی کی جتنی منافق ہو
 کہ جاوین ہر ہستی کل درجا
 ہو ہوئی کا دین کہ عیال
 نہ دنیا میں ایسا مکان ہی نہیں
 ہی شکر جناب خدای تعالی
 از ان جگہ عبداللہ بن سلام
 یہ وہ ہو نہ میں جو ہوئی
 لیس کی ہی فی انور کتا
 تصدیق فی بڑی کہ کور و
 خیر افضل کر ہی ہند

دراد بخون و زردی حساب
 کہ ہو کر غیر ہو اسلہ و گر
 ہو ا کی خدمت میں حاضر
 کہ مولا اوسلی ہوا بند و اب
 اوس دوسری بپناہت کیا
 ہو جی کہ ای ملک سی
 مگر نور جی ہمنی دای جی
 وہ کل ہو کل او سکروا ہی جی
 دینہ میں برقول اسل سیر
 جو ناہ محمد سی جی جی
 دینہ کی سستی میں ہی کس
 اگر چہ کتا لون میں ہی اظہال
 کہ لکشا ہو میں سال اول کال
 لکشا اوسسی یون سال اول کال
 جی جی کس میں دنیا صل
 ہو ا طالع انور ع الوار
 عدالت پر او ہی و ا ہی
 انہیں کا فر و کتا شریفی
 ہند اول میں مگر و روست ہتا
 کہ باطن میں تھا دشمن بل میں
 اسی بات پر سب موافق ہو
 بنا وین ہتون کو سب بنا خدا
 مگر دین انجہ ہونا کہ نہیں
 جان و حق افزا ہو گا نہیں
 کہ لکشا انہیں پیر ہند خیال
 تھا اولاد یوسف عید السلام
 ہی سچہ دسی ہی کو فرخ
 کہ باطن یہ ہی شکر رسول خدا
 مسلمان ہو ا و امام ہو
 کہ کتا ہی ذل منظر نور رب

کمی پس به پند اوئی سوز
ی و درو سینه اشک ستار
و کرم بر آردین و جنگ جو
مقابل بودی جنگی شیر خدا
سبزه دین قمار شراب و ر
مناجرسی که ساهت بر آید دین
سوس قافله کی که اوئی جنگ
بیه چها تیر به کربلا جنگ
حرار یک جنگ بی جنگی کب
فرستی تخی در دین بی جنگ
بست تین من با شاد
نک اوین امیه خلف کا حلف
حما و تین من اس سال پا
لی ساهت یک سواد پیرش آید
تام او جنگی که گشت گد
مخی مقام سر و جنگی کور مقام
کون گزین حاکم قبری بها
نلاس او سکی بین شاه جنگ
کها بید اولی کفر و دگر
که عید العیدین کی ساهت کر
جی که کی جانش و ان و زمان
نوز جنگ کی عود که پیر جان کر
پیرسی صلیب تینی اسلام کی
قبول آید آن ده غنیمت کنی
پیر ستر آن لزل نموده
پیرنی ستر بر حرم خدا
کبری لوانی شتر علی بن
پیر دین که در مقام با کور
ده دینا لدری راه و شتر ملک
لی دست صر تین بیخ لزل
جوانی پیر ستر دار کفار

کمی پس به پند اوئی سوز
ی و درو سینه اشک ستار
و کرم بر آردین و جنگ جو
مقابل بودی جنگی شیر خدا
سبزه دین قمار شراب و ر
مناجرسی که ساهت بر آید دین
سوس قافله کی که اوئی جنگ
بیه چها تیر به کربلا جنگ
حرار یک جنگ بی جنگی کب
فرستی تخی در دین بی جنگ
بست تین من با شاد
نک اوین امیه خلف کا حلف
حما و تین من اس سال پا
لی ساهت یک سواد پیرش آید
تام او جنگی که گشت گد
مخی مقام سر و جنگی کور مقام
کون گزین حاکم قبری بها
نلاس او سکی بین شاه جنگ
کها بید اولی کفر و دگر
که عید العیدین کی ساهت کر
جی که کی جانش و ان و زمان
نوز جنگ کی عود که پیر جان کر
پیرسی صلیب تینی اسلام کی
قبول آید آن ده غنیمت کنی
پیر ستر آن لزل نموده
پیرنی ستر بر حرم خدا
کبری لوانی شتر علی بن
پیر دین که در مقام با کور
ده دینا لدری راه و شتر ملک
لی دست صر تین بیخ لزل
جوانی پیر ستر دار کفار

کمی پس به پند اوئی سوز
ی و درو سینه اشک ستار
و کرم بر آردین و جنگ جو
مقابل بودی جنگی شیر خدا
سبزه دین قمار شراب و ر
مناجرسی که ساهت بر آید دین
سوس قافله کی که اوئی جنگ
بیه چها تیر به کربلا جنگ
حرار یک جنگ بی جنگی کب
فرستی تخی در دین بی جنگ
بست تین من با شاد
نک اوین امیه خلف کا حلف
حما و تین من اس سال پا
لی ساهت یک سواد پیرش آید
تام او جنگی که گشت گد
مخی مقام سر و جنگی کور مقام
کون گزین حاکم قبری بها
نلاس او سکی بین شاه جنگ
کها بید اولی کفر و دگر
که عید العیدین کی ساهت کر
جی که کی جانش و ان و زمان
نوز جنگ کی عود که پیر جان کر
پیرسی صلیب تینی اسلام کی
قبول آید آن ده غنیمت کنی
پیر ستر آن لزل نموده
پیرنی ستر بر حرم خدا
کبری لوانی شتر علی بن
پیر دین که در مقام با کور
ده دینا لدری راه و شتر ملک
لی دست صر تین بیخ لزل
جوانی پیر ستر دار کفار

کمی پس به پند اوئی سوز
ی و درو سینه اشک ستار
و کرم بر آردین و جنگ جو
مقابل بودی جنگی شیر خدا
سبزه دین قمار شراب و ر
مناجرسی که ساهت بر آید دین
سوس قافله کی که اوئی جنگ
بیه چها تیر به کربلا جنگ
حرار یک جنگ بی جنگی کب
فرستی تخی در دین بی جنگ
بست تین من با شاد
نک اوین امیه خلف کا حلف
حما و تین من اس سال پا
لی ساهت یک سواد پیرش آید
تام او جنگی که گشت گد
مخی مقام سر و جنگی کور مقام
کون گزین حاکم قبری بها
نلاس او سکی بین شاه جنگ
کها بید اولی کفر و دگر
که عید العیدین کی ساهت کر
جی که کی جانش و ان و زمان
نوز جنگ کی عود که پیر جان کر
پیرسی صلیب تینی اسلام کی
قبول آید آن ده غنیمت کنی
پیر ستر آن لزل نموده
پیرنی ستر بر حرم خدا
کبری لوانی شتر علی بن
پیر دین که در مقام با کور
ده دینا لدری راه و شتر ملک
لی دست صر تین بیخ لزل
جوانی پیر ستر دار کفار

کیا کہ کفر جو ہیج بلول
 وہ اسطوری ہے کہ ایک قافلہ
 ہو جس کو کسی سہانہ اسطوری
 کہ ایک سیاح کی طرح
 تو بسکو مایا مستراح کی طرح
 خداوند ملک زمین و سما
 مدینہ سی روحانی منزل ملک
 جلالہ راہ ساحل سی ملک کی سو
 لی ہر اہل سیل ہزار آدمین
 چہا پی ہی ظاہر ہیں اسلام
 اوس ہی وقت جبریل فی آ کہا
 خدا اور پیغمبر سی لڑی کو کج
 تو کل خدا بر کر ویا رسول
 کیا آپ فی حکم اصحاب کو
 کرو صبر اور استقامت کرو
 یہ وعدہ خدا کا ہی ای دو
 سر و ست یار و انہیں بارلو
 کہ ہتا کاروان میں نشانان نرم
 کہ اگر مقابل نہیں کاروان
 ہیں اصحاب عظام ہی جو وہ
 سوا انکی حاضر جہی اور یار
 بجا اور مناسب ہی احضرو
 خوش آیا یہ او کا کلام آپ
 ابو سفیان فی کاروان باد
 فرشتان مکہ کہ بھی پیام
 جو دانای کفار مکہ میں ہے
 مگر خون گشتہ ابو جہل تھا
 مدینہ سی کہ کوچ شاہ زم
 جی ان مشرکوں کی قتل گاہ
 ہو طوق اوس سی ہشت
 تھا جبر سی ہی مشرک اور سنا

جبر ہی شوک و شام میں رسول
 فرشتہ کا وہاں شام ہی آیا تھا
 کہ ہی سب قریش اور حوران کا
 سنازل میں ہی مشرکوں کا شیر
 ہر ایک اہل اسلام ہوگا امیر
 کری تو کوسمان شایع عطا
 جو یونجی خداوند جی ملک
 ابو جہل کو سب کہا موبو
 چلا مکہ سی جنگ کو دو حسین
 زبان پر ملا ہی ہی اس نام کو
 کہ مکہ سی اس وقت شکر چلا
 چلین ہیں ہر احمق تعین ہر
 وہ کافر ہیں ولسی لڑو بارلو
 کہ سب ملی اون کا خون ہی
 کرو جنگ اور امید نصرت کرو
 کہ ان دو گروہوں میں ہی ایک لو
 دیر سی طسار یکساں ہو
 نہ آ ہی آرزوم کا کر کی عم
 تو لو ان فرشتہ کا مال گر کہ
 ابو بکر و سعد شجاعت نشان
 کی اون سب ہی راہ شریف اختیار
 دل و جان سی من ہم خلا ہی
 کہا فتح ہوگی تہمین دو تو
 واذ یعلنکم اللہ اخذ فی الطائفتین
 کہ یہ جاؤ اپنی ہر دلوں کو نام
 وہ جو کل کو منع کرنی ہے
 کیسکا کہا ان ماننا تھا کہا
 ہو ہی مدینہ ابیطرف خمیزن
 فرگا ابو جہل بھان روسیہ
 ہو اقبیل اوس ہی جاہ ہر گھر
 تھم باقی سب انصار نصرت شام

سب میں ہی بزرگ منہ کا نام
 ابو سفیان اوس قوم کا تھا اسیر
 جو ہو پناہ و فریاد بدیشان کر
 کہا آپ فی نان چسکو موبو
 بہت کم ہی اخلا ہی جن کا جہ
 یہ بیکر برآمد ہو ہی جو بن
 ابو سفیان حسن آپ کی بیتر
 ابو جہل یوں منکی خرم رسول
 چھاپ کی ہیں جو عا ش نام
 نصیر جو راہ و صید بدلی
 چلا ہی ہزار آدمی کہا طیش
 ابو جہل اون بجای سرگردو
 تختجاری طرف ہی تمہارا خدا
 تو کل کرو آپ سی اللہ پر
 بشارت تہمین ہی عجا بن
 قریش اور یاکاروں و عجا بن
 دلون میں صحابہ کو تھا یہ خیال
 مگر مرضی ستی نہ مدار
 یہ مغرور ہیں اور مکہ قضا
 لگی عرض کرنی کہ راہی رسول
 تھا جہاں اور انصار سب یکساں
 بجا لائیں ہم موجود ہم آپ کا
 چنانکہ یہ قول کلا جہ
 واذ یعلنکم اللہ اخذ فی الطائفتین
 تعرض محمد سی کچھ مدت کرو
 کہا عاقلوں ہی تیکہ کام بد
 لی جہاں باکرو فرور ترک
 بیک جانب بد ہو کر کھڑی
 فلا نایمان اور فلا نایمان
 ہی سب ہی سو تیرا اصحاب
 ازین مشرک اصحاب فرخندہ جاہ

وہاں نام ہی کی ہی اس وقت
 تھا کہ مالک اوس قوم ہی کا
 تو ہو جی یہ بیجا مگر جو
 جو اس قافلہ کو تم بارلو
 ہی سب بار اور غیر عد
 مسلمانوں کی سنا ہر یک بار
 ہر اسان ہو اور چہرہ قہر
 روانہ ہوا بھر رزم رسول
 مسلمان تھی دل ہی عا قضا
 جلی ملی تو ہم ہی میں ہولی
 ہی اون میں فلا نایمان قریش
 حقیقت میں ہی ہی شری لکھو
 جہاں ہر یک دہر میں یہ ضلعا
 کھر بازو افتد کی راہ پر
 کہ فتح اسلام اور شان بن
 سو یا قریش اور گیا کاروان
 کہ دین کاروان کاروان
 قریشی کرنی کو ہی کارزار
 کرد انجا غرا ۱۱ انہیں پر
 ہی ہر تہمین اور سب رسول
 لگی کہنی ہی سرور مردان
 کہ ہی آپ کا حکم حکم خدا
 جہاں سکی دینا ہی با صد صف
 گزرا ایک سحر خط گاہ
 حرم میں فراغت سی ہی رہو
 ہی بد کام کا آخر انجام بد
 وہ ہی کیا موضع بد ترک
 یہ اسجار سی آپ کہنی لگی
 کہا تھا کہ یہ ہو گیا سب جان
 ہی کافر خانات ہزاراں کہین
 کہ غرہ میں باہر ہی

میں نے یہ زمین ہی باہر کھینچ
تھا جتنا زانو تاک ہی پہنچ
اب آج تھا لشکر مشرکین
پس ان کو بولیں تیلیس کر
کر میں وہ لیکیب برہمستہ
اوسیدم ہوا حکم رب ابر کر
گرا دل شاد بادل شتاب
ہتی بیاسی جو غازی سلمان
چو از غفلت احکم امحاکمین
پڑا تھا جہاں لشکر سنگدل
کیا دل ہی و سوس شیطاں کا
اوجھا لشکر زخمی گشت بہر
ذباقی رہا ایک کافر مران
اسی جاہ نازل یہ بیت ہوئی
علی اور ہر طرف سے مردان
یہ وہ دونوں کہ نیکہ ایسی رہے
کوئی مرد دین دلرو الا حبیب
جو جاہان پور کر کی علم
عرض تیل کہہ میں بے تک تھا
عجب تیکہ میں پڑی تھی لعین
ہٹا ہن ایدر نہ اوہ سران
ہوای خوش جس قوم پر تہریر
معرض آہن تھا جو سچا لیں
لیکھو وہ مردار کرنی لگے
ہتی ایک چوب دستی بہت حضور
اسی تیغ اوس باہر ہی نام
ہو سردار اب جو چوٹیں ہزار
گرفار شتر کی ادر سبھے
تہا ایک شہید اور عتیقہ بد گھر
میرا دسکا جو آہنی کی جنور
ہر آجر کارا دسکا بھو

میں تھا خود اول موہین
تہی باندھنی کو گھین تاجی
اس خشک مسکن اہل دین
لکھ دینی و سوس تیلیس کر
ہو تم یاس جس شہد اعلا
برس خوب سا باکی اور چلا
گرج کر برسنی لگا حباب
اوجھن فی پیامو کی سرک
بارید باران برکان سرخین
وہ مٹی پٹی ہوئی لاؤ گل
ستلی فی کبر خاطر و نمین کیا
وی ہیدیک کفار کی فوج پر
نہ ہو چا جو جس وہ سنگ گرا
جو ہی ہار ستا زورست لہی کی
کی ایسی کس جان کی اللہ ہی
خدا اور رسول خدا کی میں شیر
کسی کافر بد گھر کی عقب
تو لی سی ہوتا سر او کاسم
سج طر کا جگہ ڈھنگ تھا
کہ باؤن کی غمی ڈہنی زمین
نتی کا فرج نر سک در میا
تو ایسا ہی آتہی و عشیر
وہ بد حال تھا سخت جہاں میں
کسی کو قار کرنی لگے
وہ کھاشہ کو بخش دی کہ
اوہی سی وہ کرتا رہا تسلیم
تو کسطح نصرت مذی کار س
تو لشکر میں اوکی ہر ملت ہو
ویند پید اس مسین کا سپر
تو کر خذہ حکم فرستخ و سرور
جو خود نصرت تھی سو ہی حضور

ہو اور ارجان ہج
تہی کا فر جہاں اوس کسک
تہی ناب سلمانوں پر شمشیر
کہا تم ہوجو پر مگر ہر کسک
جو اوس دشمن حق فی ہدایت
اوسیدم چلی تند باد ہج
بہری تال تالاب ایک زمین
جو برتن تھا خالی وہ سب ہر
زمین ربیک کی سخت تر ہوئی
پڑا تھا جہاں لشکر موہین
بہ ظاہر ہوئے جبکہ فوجین بہم
کہا تہا ہت او جھد لکا فوج
لکا موہنے چرسنگدل کی دشمن
شجاعت سلمانوں سب کی
فرشتوں کی خیر حیدر جا
دفاع کفار فی زور جب
فرشتی ہوئی اکی عاصفوان
پہنچنی ہی ہانہتا اوس رنگ
کسی خازیون کی زمین بی باک
نہتی جای ماندن پامی قرار
تہی اسطر علی شش جہتی ہوا
خدا اور نبی ہی حج کرتا ہی جنگ
مسلمان شاہین شہساز دار
جو لوہو خون ریز کھا شہر کے
باجاز دست جناب شہساز
ہوای خوش ایسا جو سردار
غرض ستر اکھ مسین ہج
ابو جمل اور اوسکی ہر تہر
اکھ اور اوکی ساتھی تمام
جناب رسول خدا ہی کہا
ہوئی شہر اسلام کی کھا

زمین سخت پر فستہ خواب
دشمن کی ہر فی حاجت او شل
فرشتوں کی بات اسق چل
خدا کو ہوئی غیرت مسکات
لیا اپنی ساتہ ابر کا کو ہمار
ہوئی لوک شاداب میل عین
کیا سب فی حسل در و خور
کل کا قرآن سخت تر ہو گئی
ہوئی فرخ کل دہی لی زمین
تو سلطان عالم فی انبی ہی ہم
ہوئی روسیہ کا قرآن سن
پہرا و کا موہنے سنگ لہی کی سنگ
خصوصاً پیش جناب سر
نبی کی کہا واہ مدد حجاب
تو انہوں میں لی تیغ برق غضب
لگی جنگ کر فی ہنان و حمان
کہ نہ کر تہا اوسا سرک یک
اہلین میں فرشتوں کی صف کان
نہ تھا یای زشتن ہجانی فر
کہ اوکا نکلتا تھا سر دار
اسی طرح اوکا بگڑتا ہی ڈھنگ
لگی کرنی اون و شہر کا سنگ
اڑائی کی حملوین ٹنگری ہو
وہ جواب یک شمشیر قاتل
تو کیو مگر بعضی ہج کار فوج
اہلین انل کی جس کڑی
ہوئی چاہ و زرخ کی تہمین
ہوئی سانہ بوجمل کی قتل عام
کہ فرعون اس امت کا مارا
اوس ہی علی لوت میں فدائ

جس اپنی ہی پاس آپ کی وہ کمر
 مسلمان جو وہ ہوی بیان ہے
 رسولان لغار کو مسند پر
 ابن مطلب عسم پینا مسر
 کرتا رہا ہین قید یون من ہوی
 کہ مکہ میں پہونچا کی سب کارون
 سنی یو اپنے جوتج رسول
 کیا پاس یو چل مروود کے
 ایسا اسطی صحبت یار بد
 الہی تیری فقر سی ہوا مان
 ہوا ابواب پر جو ہر خدا
 جو کس فتح و فانی رسالت پنا
 کیا آپ کی دین اگر اوہین
 فرحت ہوی تہی مسلمان جہی
 بنیسا رہا ہوا آزاد روا
 کہا تھا بہرہ خدا رب بنیسا
 حکام شریف رسول خدا
 بیان کرتی تہی عیب اسلام کا
 میں ایک مہرہ کی بعد اگر چیل
 تہی قوم سلیم اور عطفان و ہن

علی کو زین خندق کی دوی
 ہوا کی کو دست میں مضان جہی
 خاص آپ کی کردیا آن کر
 کہ عباسی نشان میں نامور
 قبول آخر اسلام کمر کی چھی
 دلا کافرون میں نہ اگر ہین
 ہوا اسقدر زور سیدل طول
 جہنم میں تھا پھر ٹرا اوسی
 ہی بدتر زہم جت لارہ
 تیرا فتنہ ہی آفت جاودان
 تو کیسا خدا کی غضب میں پڑا
 مدینہ میں داخل ہوی بستیہ
 رکھا آپ کی اکی اہلین قبر
 کہ پہونچی خبر بد کی فتح کی
 کا مائدہ باروش سرگرم کار
 تھا یار ز وجہ کا خدمت گذار
 کیا قتل عصا یہودیہ کا
 کہا کرتی پیچ رسول خدا

ہوی جاک خندق میں باختر
 جوتج میں ہو چکی ان محاسب
 جہنم کی دین سے بالای پڑا
 اور ابن ابوجالب پاکلات
 جو کفار بدکار زین کرھے
 جو مجروح عابستر جان سے
 کہ کمر میں سی اپنی نہا ہر سوا
 اگر صحبت بدکا ایسا ہوا
 کہ بہرہ فقط جان لی جا گیا
 کہین دونو تازہ دوسکی ای کردیا
 لکہ اسی حوث نے دست اپنی کھلا
 زین تیر کی بیٹھی جو تہین
 کمر ایک دایہ میں ہی یون تم
 جو عثمان بنین اونکی نزع پاشان
 شمار اون کو ہی بدرو یون کیا
 عمر ایک تھا جو عدی کا پسر
 کہ روان یہودی دختر تہی وہ
 دین شب میں جا کر لہر دوسکی نہا

علی شہر میں صاحب دوقفا
 محب جہی تہا آہر اندام تر
 دیا قید سی چور اوکو وہین
 عقل بل عقل مرد خوش صفا
 ابو سفیان ہباگا اوہین تہی
 اوہین یکی ہباگا وہ مسدا
 بس ایک فتنہ میں لکھ کی گزین
 کہ جان اور ایمان و تو کیا
 جوہ بدجان و ایمان لی جا گیا
 جوتیری ہی سی کمری کاروا
 ابو جہل کی دوست پر خان کالر
 مدینہ میں وہ چل حق یون
 کہ دفن رفیقگی مادر و خوسم
 حضور اونکی پسرگی تہی ہیا
 غنیمت کا کہر بیٹھی حوسہ
 اسی سال اوسنی بہ تیغ و تبر
 لڑن بی جیاحت ابتر تہی وہ
 کی قتل اوسنی وہ حوث بد زبان
 رسول اولو العزم غنیمت نشان
 رہ راست سی منزلوں و دین
 مقابل کوئی مخالف ہوا
 مدینہ میں داخل ہوی باسور
 کہ تھا وہ یہودی تہی سین کہ نہا
 کہ پشیری جگہ اوسکی میں اپنی تہا
 روانہ کیا اوسکو سوی سقر
 یہودیوں کی تہی شریک و رفیق
 ہوی تہی نہ تین بل ظلم و ستم
 کہ ہر وقت تاج و مین آپ کی
 کی توڑی آپ سے اسکار
 ہوی رب علی ای سوی سوا
 کہ قلعہ بند اوکو غصہ سی کمر

غزوہ بنی سلیم و عطفان

گئی اوسکی غزوہ کو باغ و دین
 جس کی کہہ تہی بنی سلیم عام
 ملا اوس غنیمت میں مولا یار
 روانہ کیا اوسکو باحد و قارہ
 وہ ترخین تیا تھا کفرا کو

غزوہ بنی قنیقاع

کہ ہودی انسان تہی چون بلع
 یہودی تہی دونو گرد و شہر
 دغا باز مکاری عوز و قدر
 زمین دشمن دشمن شہر یار
 تہی بدقول مدح اور بطریق
 انہین دونو تو سون لکھ ہم
 یک تھا ہیران سے قول یہی
 بنی قنیقاع اپنا قوی و قدر

ولما اتحاف من قوم حنظلہ

راہی ہرین اول ہنڈن ہنڈن ہنڈن

تہی قوم سلیم اور عطفان و ہن
 کیا تین دن اوس مکان میں مقام
 وہاں ضبط کی لشکر و کی قطار
 جو تھا سالم ابن عیر ایک یار
 جناب پیسہ سی بکار کو
 جو دشمن خدا کا تھا وہ بد گہر
 ہوا ہر جو جبک بنی قنیقاع
 شریطہ کی قوم اور قوم نظیر
 تہی یہی قنیقاع اہل عذر
 کہ تین آپ کی دوست کی دستار
 تو آت و اما تھا فن نزول
 سوار آپ کی ہوی دن بندرہ

خداوندی دل از کجی زمین و آسمان
 سفاکش سی اورشش کی تب
 کما ضبط مال او کما آقا جانا
 او بخوان از کتب کینه و
 مسلمانوں سی بدکار انتقام
 صحر کی مہینی میں وہ منشار
 دریہ جب س سی رایتیں کو
 مدنیہ میں ڈرسی نہ کہا قدم
 ہوی آپ بی لیکسی دو چیلو
 مگر تھا جو ان پاس مال کران
 لیا اور کیا حصہ نہ فریق
 مدینہ میں آئی پسل خیز و ز
 مسلمان ہوی خوش مینہ میں
 کبھی و کبھی پیدا ہونگا سپر
 ہوا کچھ اور کئی عمل کا اثر
 گرم کر کی سانی پڑا لٹ بھر
 جی حوالی حال سلیم طرح
 برحق حقیقت میں ہونے کی خبر
 مواضع سی ہی جنگی ایک مقام
 حضور صلی سی ہی عزم رزم
 پہنچنے ہی ان خار صونی خبر
 سنا جب ہنوں کی لکڑی سو
 پختون کی ڈالوں ڈالاب
 ہی مشغول کام آئینہ کو
 اوٹھا تیج سپر وہ کہنی لگا
 او سیوت جبریل فی آن کر
 اوٹھا روہ تیج آپ بی یون کہا
 پیس سی ہی کلمہ بی بی در حق
 دی اسباب کی نوی جاکر تیر
 خباب الہی سی سو سی سنی
 اللہ کے لئے

اور تھی قصہ سی بہار
 نہ مارا اور اس قوم کو تانی سی

ابو محمد العبدین ابی ہاشم
 وطن سی او نہیں کردیا مہربان

بخارہ سورج

ہوا برسی بہاگ کرجب بر
 نہ لی جب تلک عداوت غلام
 قریشوں کی شہادتہ دو سو سو
 تو اوسنی بجا کر عداوت کا کوس
 وہیں سی بہاگ کی پورسی
 سوار اور پناوہ خلت منار
 وہ سب چوڑ بھاگی پختانوف
 کہا اوسکو راوی تی بجا تیو
 نہ میلین مھر عالم فروز
 کہ کبھی تھی اکثر یہود سے
 پین کی مسلمان بی برگ و بر
 سنا سناو کی عمل کا شجر
 دیکھا چمک چام شکست کا سپر

وقایع سال سوم غزوہ عطفان

کہی موضع ذی امر او کانام
 مدینہ کی غارت خاسی عزم جزم
 با قیل و با شان و ما کرو فر
 گئی کوہ پر بہاگ ہو کر ملول
 گئی ہر طرف مینہ سب آس میں
 خدا سب سی پٹی میں حضرت
 مگر سی کون کج چمک بیدا
 بجکم خدا مار کو ایک پر
 گری سب اس کو کون چمک بیدا
 وَاَنَّا كُنْهَدُكَ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَالْاَنفُكَ وَرَسُولُ اللَّهِ
 کی سب قوم کو دعوت اسلام
 اُنکے لئے کہ اے اللہ کے رسول
 اے اللہ کے رسول اے اللہ کے رسول
 سیر کہ مورخ نے لکھا

جس حنائی شفاوت قرین
 رکھا اولی سبارخ و دمن
 و باخش اور نہیں لکھی وہ جو کما
 کہ کتکی بہر کر کی فوجیں
 نہ شادی کری کہ مین لائق شکر
 بجا جگ ہمہ جیل دین
 سہید ایک انصار تنہا کیا
 بہا ایمان عجیب اور ایمان
 چنایا کسی سمت وہ بدعا ش
 صحابہ اور انصار اسی مال
 وہ سب چوڑ بھاگی سوہ سب
 ہو اید عبد اللہ ابن زبیر
 کہ دین محمد میں جو بجا
 یافت تلک خشم اوٹکار
 پہ پہولی پہلی آل اولادی
 لکھتین سی سال کی استنا
 میں مھر کر تا ہوں ارج طرح
 ہوی ایک چاہے جمع مل سفر
 ہی حربی جی جمع جمع گمان
 ہی خور بن جار شاو کا میر
 چلی اذکی جانب جو تھی ناسا
 کہ پہا سب اسباب مسلمان
 کہ مہی میں تیخار رسول خدا
 جہان مہی تھی مالک و جان
 میر حافظہ و ناصر اللہ ہی
 گری تیخ ایک تہہ لکھی نہ کہ
 خدا ایک ہی تم ہو برحق رسول
 اوسی پہر دی ہاتھ میں بدر
 مسلمان ہوئی اوسکی قوم
 اسی جہا ہزل ہوا آب ہر
 اہری شہر کو سہر اور ان میں

ہمایا ایک کتب بن شرف کفر ہو
 رسول خدا اسی مہ کرنی کو جنگ
 نبی مرثیہ کن کی مرنی کو دیا
 کو انا عرض اہل اسلام سے
 عرض کا فرون کو تو نہیں دے شتے
 میں دیکھو جو تہا وہ لعین اہل کین
 اسی سال بھر انکا غزوہ ہوا
 لمی تین سو مرد جنگی حضور
 چلاو تختہ بن کا پہلا تہاروز
 پیر جو بھی ہی لشکر کی وہ بی نمود
 یہ غازی تو کل کر اللہ پر
 فرشتہ کا اور اتنا خفاخفا
 یہہ اوکا اردو تہا بالافاق
 یہہ غازی ہوسکی مال مرہا
 اہل آپنی جنس او سکا نکال
 ہوا قتل اسطر حسی وچہ سین
 سلا لونی کا فرون کو دم
 اسی مال میں و سنی ہجرام شب
 حکم زور لیا کہ بس ایک بار
 جب آدہ گیا ماہ شوال کا
 حریہ کی بیٹی جو زیب تہین دا
 کیا اس برس عقد عثمان سی
 ہوتی شہر شوال کی پیر جوید
 کیا قصد با ہم کہ لہن بدر کا
 کہ جن جس قدر برگی شمشیر
 جو غنہ ریحہ کا تھا بے سپر
 جلی چاک کر کی گریبان میں
 کو لونی کا لون کو کر لال رنگ
 چہ مگر سسی جنگ کو نا بکار
 سب تہی ساری غنٹ او لید
 کیا لہجہ دای میں اگر نروال

خدا کا دوسرا صف کا مسود
 دلا لافروں کو زینب نیک
 کیا بکشتہ کا نوہر بیان
 عداوت کو وہاں اس نام سے
 دلا تہا ایک شعلہ کشت
 عدو نبی دیکر شہر کین

غزوہ بخران

لکی چند منزل دیر سی دور
 گزید جس چار شہر دین فروز
 اوڑی صورت قوم عاد و نود
 جلی شہر سی سب کو راہ پر
 کہ مکہ سی وہ شام کو تہا چلا
 کہ پہونچن وہ ملی کر کی راہ عرف
 ہوی دوشل شہر بار تقاع
 دیا بخش لاتی باہل قتل
 میں لکھتا ہوں بطور ہی اہل کین
 لڑا تہا تہا وہ دی کی مال حرم
 حصار لوسکی جن جاکی لصدب
 ہوی قبضہ مکہ پشت سی لوسکی یا
 امام حسن کا تولد ہوا
 ہونین داخل مادر زونان

ہی شغل رکھتا تہا وہی حیا
 لیں از غزوہ بدر وہ بدر
 کہا تم عرب میں ہوا می قریش
 لڑو ہی جب تک ہی تن میں جان
 گیا وہاں بن مسلم دین دام
 اسی ماہ میں تن سی کر سر جدا

کس تہا کہ قوم سلیم ہتیا
 پیمبر کی فرمان دی جاہ سی
 پھر ہی بعد دس کن کی پیغامبر
 ہی اوس ملک میں فروانم اختیار
 تہا اوس قلعہ میں متاع کثیر
 جو پہونچی چاک یک یہہ غازی ہوا
 سوا لاکھ دیرم کا یا لاکھ کا
 بقول ابو رافع ابی عمار
 کہ رکھتا تہا مشغول ہدب
 جو بعد اللہ بن عتیک ایک یا
 باڈا زینب ان رکھی اپنی تیغ
 جو تہا دشمن دین حق وہ لیم
 اسی سال میں حفصہ بنت عمر
 رقبہ جو بت رسول خدا

غزوہ بدر

وہ اسطوری تہا کہ جیش جہت
 ابو سفیان کی ہند و جہت
 کہ ہوا عیا کا فرون کا قوی
 ہوی لہجہ ایک کی دن ہلاک
 چچا باب بہا نیکی کی کی نام
 حمیت سی ہی قریشون کا نام
 جہی یونہی ہزار اسی جہی جوان
 دیکھا تہی ہوی بیٹھو کا آب
 حضور صلی بن پہونچی خبر

کہ کرتا تہا ہجو رسول خدا
 کیا لکھتہ میں سب قریشون کی گہر
 شہار اکبان مکہ گیا قہر طیش
 نہ وہاں کو ایک جی کی کی ان
 لکی اپنی ساتہ اوڑی چار بار
 جہنم کی تباب روا نہ کیا
 جلی شہر سی خود رسول خدا
 فر عین میں ہجرامہ ساز و فا
 چلا سو سوار اپنی چہراہ لی
 مدینہ میں داخل ہوی آن کر
 لطیف اور عقیق اور عرض و کفر
 تہا صفوان بن سفیان و کا میر
 زو سوجا او نہیں بغیر او فراہ
 وہ کفار کی لوش کا مال تھا
 تھا تا جہر مجھن میں حج
 پیمبر کی ایذا پر ہر روز شب
 تہا انصار اخبار میں ناظر
 شکر او کی ہر اور ہوا سید رخ
 کیا اوس میں کو مقیم ہیم
 تلخ سی ہی ہونین بہرہ ور
 موئی تہین توہم کلشوم کا
 کیا مقبض او کو نوران سی
 او سفیان تی جمع کر کہا کی شہر
 جلی تو کہ رجو رتین کی کثیر
 نہ پہونچی کرین جنگ میں ہم جو
 جلی ہند اورانی ہونی سرہ خاک
 جلی مدنی تی تہرہ خاص فر عام
 ہوی شہر و سر دست اور کم
 کہ تہی سب شہر اور ہر نشان
 بجائی ہوی کوئی جنگ دور باب
 کہ تہی لڑا لڑا کو الی ستر

سکون بنی میان کی چو
حسد اس پاس کی گیتان کو
مکر حرم شیر حق تمام دار
کرن ت کست اونکو میدان
کرن کی تباہ گویدم جن قسم
رسول الہی کی ایک بال پر
لڑکی کس لئی باندہ کر جم
کہ باہر ہی کر لی جناب نبی
مکراؤنی مکر اسی بید رنگ
لو جھک کی دن بعد اسی نماز
سمایل کی تیغ اور پنی زرہ
چو تہا سعد ابن حاذل شان
کہا ہم خطا پر ہی ای ناہور
کہ ہو کر ذلیل اور تباہ و خراب
سزاوار ایہ نہیں ہی صفا
یہہ لازم ہی اب تقاضا کرو
یہہ یسعون فی کما ہی موکل
سخ فازبان شجاعت شاعر
پس نی زرہ پر زرہ ایک
اوٹا شور ماسی تھی تھوڑا
منافق کا سردار غصہ اس
شکاف ایک جگہ کوہ میں کا نظر
اوس کی کمالا خجہ یا
سکپانی اسکی ہی کہنا شہ
یہہ سیر افغان میں بی بڑا
گلا دین حد پرورہ تیر اجل
برین سب کران ورن اند کو
ہوں منلو یا فاکل اصحاب دین
ہو او لو جناب نبی جنگ نگار
جو محتاج آپ کی مسانہ
تھی احمد ان جہر کی صحبت و

جوئی رمی ہر یک کا ہون
فرست سنی سنی میں تھی
مستحق اسی بات پر بار
کریں سب کو مردار ایک میں
میں مارو کتا ہا جی م میں
کرو کھائیں قربان جان و جگر
کریں کیوں نہ ایمان کا زہر
اور کسات پرستی مکر کی
کیا میل باہر کو ان ہر جنگ
سلسلہ میں کر لڑائی کا ساز
پہرین نانہ اہل شجاعت زرہ
اور اصحاب میں اور ہی صاحبان
وہ کچی حوٹا پرین باوی کرد
یہہ پہر چائیں اپنی کہو کو شہ
جو ہی رسول الہی صلاح
کہ ہوگی تہیں فتح اسی دست
ہتی تو سو بہرائی اہل غم
چلی صبح کو سب پر پور
کہا سہر لیک خود در خندہ
فرشتہ بخاری خدا کی پناہ
دخا وقت پر جسے اوس کی
کہ تھا وہ کھن کا محل نظر
کہا ہم کرو اس جگہ پر نہ
یجھانسی کر ہی کچھ نہ ہو
لڑیں جھانج باہر خاویں گل
کہ باقی نہ مانگی اسیر اجل
نہ دین کوئی شکل قبند کو
زہنیش کریں یہہ پھانسی کہیں
گلا ہوئی آپس میں تیغ و تار
شجاعت کا اٹکی کروں کیا
برابری کرتی تھی دو ایک کو

یہہ تھوڑی کرتی تھی بھڑک
حلال جناب رسول خدا
کہ شہر مدینہ سی باہر نکل
یہہ کافرین اہل ہم سلطان
کر چاسپا سنا بی کا جھان
اگرچہ میں یہہ بہت اور کم میں
تھا جہر اور انصار و بعض اور ہی
کہ تھا اگرچہ کھو طبع حضور
مصمم کیا دین جب بھال
حضور علی ابراہیم ہوتی
یادست تقدس میں نیزہ اوٹا
ہوئی نادم اصراری اپنی سب
اگر حکم ہو باندہ کر ہم خضر
یہہ سب رسول خدا فی کما
تو بہر اوں سلا حول کو ڈالی
مسلمان مردان جنگی ہزار
نہیں بخار ایک ہی ان مقام
احد میں پر ہی جاننا صبا
محمد او لو العزم پیغامبر
او باں فی میں ہو سکی مرد
جو ہو جی اشد میں شہ شہین
تو محمد السدان جہر سلا جاہ
یہہ وہ کون کا غار ہی بی محل
جو میں ساہتر ہی بجاس آدم
کریں یہاں ہی وہ تیرا زور
خبردار کوئی نہ جھٹکے ٹہلی
کہ میں شل سز سکندر مہام
نوش آب و مان کر ہی یہہ نہ ہو
گی جلی آپس میں تیرو سنان
یہہ کرتی تھی مردان کی یک یک
مقابل جو صف کا فرو تار

کہ باہر نکلین مدینہ سی اب
ہی انکی موافق بخار و غا
کریں ان لعینو سنی جنگ و جلا
یہہ سب کر میں ہم اہل ایمان میں
کر اوٹا کھان خون عالم وہاں
مگر بای مردی میں جگہ میں ہم
لگی متفق غرض کر ہی ہی
کہا بہر لڑیں جنگی بستی ہی دور
کہا بہر لڑیں جنگی خنکے جدل
اٹکی طرف جنگ کرتی جلی
چلی جانب جنگ کہو اوٹا
کہ با یا خلاف رسول عرب
ہوئی دین بستی میں اٹکا گلا
یہہ پہل کہا مٹی میرا سنا
یہہ جنگ کر ہی حکم پروردگار
ہوئی ہجرہ سیدنا مدار
کیا رات کو اوس مکان میں قیام
سجا اور سلطان دین فی مسلمان
جو ہی سقت قتل کفار پر
پہر راہ سی شہر کو بی شہر
بند ہی دونو فوجین صف جانین
نقد ان کیا آپ کی پاس
کہ ہی پشت لشکر کا خوف خلل
کہ میں مرد میدان و سیر کمین
کہا حسن کہی لشکر فازیان
ہی فوج لیکن نہ بھان ایک
نہ لین دشمن یہہ ہی آجھانام
یہہ ہی فوج اعدا کو کر ٹیکو پست
تیری آگ تیغ دوم در میان
کہ تعریف کرتی تھی جن ملک
بھرا آخر کو ہی داد مردا علی

مسلمانوں کی بہانہ دینے لگی
 سواری سی اور اسی اور تیر غزو
 بجای سہروردی باب و حوسل
 گدہ گادہ ایک چشم چرم شہید
 جونی ناگمان اسطرح واردات
 اور کر سوار سی کا فرزند
 مولیٰ شمس سلطان اسلام کی
 خان اتھانت کی چٹ موڑی
 بہنیش سالارن وہان کیا
 دیار ماران سب تیرون سی و
 کھڑی ہی جہان ہم صف غازیان
 مذہک و مکان خانہ سب زکرو
 ہی تاک جہاں لنگو تھی مہم
 توئی حکمران ابن ابو جہل کو
 تہا عبد اللہ ابن جبریل شہید
 انہیں کر شہید اور غل و اسٹی
 یکا یک پڑی انہیں شہید کی
 کہ از غات شہید شہید اور عام
 جو کفار جنگی ہی اکو س آئین
 جو میدان شہیدان ہی مہم
 شہید جبل میں جونی ہا بہان
 عفا اللہ عنہم کی آیت نزل
 کہی انکی اور پست علم عفو کی
 کری عفو حق جب میں جو شمار
 ہتی حلقہ بنامی سب الہ ہارود ہر
 بن خوف ہی عبد کر خان یار
 ہوی ستر کر صحابی شہید
 وہ شیر خدا و رسول خدا
 او شہید تھا جو کا فر و کفار علم
 بحر کشت و خون تہا بیکہ اور کشت
 شہادت شگفت کشت ہوا

کہ کفار سب روبرو ہر پڑی
 لیکن کرنی فوج ہی سہروردی
 وہ کرنی گھین پینا کر کی غل
 باعدی اصحاب دین کھرسید
 کہ اہل کین فی سنی حبیبیات
 میں سپہ پستی جہا کی بات
 سو افی پڑی کر کوشش لایم کی
 کمین گاہ فوج فی جو پڑی
 کینی شہانہ او سکاکب
 ولیکن وہ تہا در کی حبت و
 وہان بہن عجب تیر اندازیان
 جو حیل پری حرم پرواز کرد
 کہ بہرنگ ہلین اور کس جان ہم
 مسکان کیل گاہ میں آئی و
 کئی آدمی سی جو تہا میں و
 وہ کرنی لگی غازیون سی مصاف
 ہونی واردات اکی اور
 نمودن با ہم و کرتل عام
 قدم کہہ جلادت کی میدان
 سکھان فرصت و بھی نیتند
 چھی دامن کوہ میں لسی جان

چوئی کفرستان اسلام کی
 کین چوک اور سہروردی کی کام
 وہ وادہ اور فوج کرنی بہرین
 فلک کی نظر لک گئی نہکمان
 کہی کوس حری کی جہد و صدا
 چوئی کافرون کی شکست آشکار
 سپہ پستی ہی ہو کر وہ شاد کام
 کئی اپنی سالار سی ٹوٹ کر
 کئی بار وہان خالد ابن ولید
 بنا کوص آتی و جب اسطرح
 نر زہ کارہ سی بہا و تہا ہاشو
 یہ تہا خوف اسلام کفار پر
 جو دیکھا او ہون فی کہ بہر سہروردی
 بس ایک بار مل سب حملہ کیا
 اوسی اور او ان سکو کر شہید
 مسلمان کی فوج پشت پر
 باخوج اسلام از ان خوف ہم
 لگی کرنی آپس میں جبکہ حملہ
 مسلمانوں کی سرکاری لگی
 شہید اکثر اصحاب علامہ سی
 لگی بہاں کچہ شہر کو اپنی گھر

وَ لَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَكِيمٌ
 خدا الی خطا ایست علم عفو کی
 وہی آپ محبوب اور عیب دار
 تھی ہا کہ کی مانند گردنہ
 زیر اور طلحہ لپی ہی خبر سہروردی
 کی مردانگی ہر کینی پدید
 نبی اور غرض کی کا دلاو چھا
 او سی وقت تلوار کر کی علم
 خاک لپ اور تہا غصہ و خور
 او کر ذلت و ناخشنودان

مسلمانوں کو اکثر ہر دست پڑی
 لیکن تالی تالی تالی تالی ہم
 مسلمانوں ہی سب کی جالی تیز
 ہونی منقلب کر دین جہان
 اوہ پروای ویداکا ہی غل چھا
 ہوا عبد اسلام کا کارزار
 حقیقت کی لالچ پر کس نام
 کمین گاہ سی گر پڑی لوٹ پر
 لی افوج کفار آیا یہ
 کرانی تھی تیر و سنی یہ بعضی
 کہ ہونا تہا قوس قزح چشم کر
 کہ آتی نہ ہی وہ مقابل مگر
 مسکان کین سی گئی لوٹ پر
 کمین گاہ کہسار کا آسپا
 کہسار ابن جہل و ابن ولید
 لگی مارنی تیغ و نیز و تبر
 فدا داغخان اضطراب و سیم
 لگا کرنی ایک و سہروردی
 شہادت کا پیا لہ بلانی لگی
 بہت بہاں کر کن پر جارجی
 ملی عبادت کی جگہ آن کر
 چوئی اونکی حق میں ظہیل رسول
 پھر او سمان کینی حکم ہی گیا
 وہ ہی آپ کی گواہیم جہد و
 تہا شہید احسنہ کے نام و
 اور ایک سعد بن جواد اہل شان
 کہ کرنی تھی و ایک گدو کو چار
 گراتا سر و پای کفار کو
 کری گردن و غرق کا مسلم
 اکل نازہ مرچا گیا مشاخ پر
 خال و کھانہ کار بیکار پر

حقن بر جوی آب کی وقت نیامد
بوده او کو آنستند که
صدافشوی شیریند آمدند شهادت
مخا برید و در دلاور و لیس
بینید در جنگ جسد بزی
چینی عوش بلزید فرشت
شهادت در رتبه عوش داد
مرد هستی اتی جسدی می نمود
هنو کیون و شیر خدای اند
هری خدایستون کی بختدیز
بنیانی که مر جبا آفت بر
پیر بیت ایکه خرم آیا نهین
جناب رسول خدا کی
کمان کاتیری شیر و تیری و ما
چو اسعد سس سجاب لدا
ابو طلحه انصاری بی آن کر
چسپ گوشتی بی او کی چسپ
زنان صحابه چو همراه نهین
چنانکه سید سیدی و ان ایکن
جو تخی بر ترم و ان جنگ
چو مرد اند و ان زن خیزن
نه زن زن است و نه مرد مرد
بهر اخفشی روی رسالت بنا
شیریک و مسکی شیطان بیو کی
بصد ناله و در دجان کا داغ
چو یونین قویای کلمات
که شکرست نهشته کائنات
اوس احسنی ایامیکه نکند کار
و در یک جسامی حو لو آناه
از سبیل نزک بر او سبیل
که نیک جسامی ملاخون مییم

ایمان است و در کتب و کتب
عقل
عمر محمد مر لقتنی شد شهادت
حد و بند کشور که شهادت
بدش بدید او در بد و یکید
بهر شش جنیم بنی شکر
شجاعت علی بن ابی اسطوخ
و در کتی اتی جب مود حیدر
لکی خرم سوله جو فرد بر
شجاعت کی اسطوخ و داد
شجاعت کی طلحه بنی اسطوخ
بهر یکین سیر اندازان
میری دل کوی حدیثی
فرمود رسول خدا صلی الله علیه و آله
یا سعد انم هذا انی اخی احب الی الله و انی احب الی الله
هوار وی الونکی الکی سیر
جو سیدان بن اتی مشرکان
که یانی و دین خازن کنین
و در کتی تخی حاکم برین
اوسی یکید که و نهی اتی
که شد موجب حیرت مردوزن
خیزان گشت یکسان کرد
هوی سنج رو آید و رو سیاه
اسی شور و بر طلی سی آواز کی
بصد شور که تی هوی آه
کز نپای حضرت چه حضرت
حیات البنی بن یقوت خات
نگاه و روی رسول زبان
و در سیر طرف کاتیاخی کا داغ
بدر آسب یو چاه جفای خدا
وی نور اوسی و در سبک و تیر

دخانی و فانی و فانی
بر نام او سکا سکا که آید
بر در و فانی و فانی
ز و ناه و وحشی فانی
چو شیر رسول خدا شد شهادت
علی گفت شکر کشا شد شهادت
که سبلی که با واد و ای شکر
و در کتی اتی شکر سبک و دی
به لای و در میان ایک کی
که سبلی شجاعت کی آباد
که استی لکی خرم و ان
که تریف کتی تخی کرو بیان
فدا تیر و یون میری والدین
لکی مدعا کی حرف پر سدا
جو کتاها تار کتاها و سی خدا
که فوین و بان من و لکی کان
شجاعت سبلی سبلی کتی
که جیران تی سبلی که و ان کا حال
که هوی تخی کتم عقل انسان کی
و در سبلی لکی تخی سبلی لکن
که سبلی سبلی سبلی سبلی
که حضرت پیروچی و سبلی سبلی
محمد اطالی بن مارا گسیا
لوی خاتون جنت ردا او و در
بیدار ان قبله با شرف
کی کرد قدم سر سبلی شیم
برادر بد انوار بد کار خفت
بهر اسکا خرم سبلی کو هر سبلی
و در ایک اسکا کسار گرا
بهر اسکا سبلی سبلی سبلی
بهر اسکا سبلی سبلی سبلی

یابا رب اوسنی نہ تیرا خط
دی توڑا اوسنی اونک تونکی لڑی
زمانہ کی دولت کودی کر اگر
رسول خدا ایسا سہ دیا
ہوا سپہی دل نہا و کا ہلا
کیا وار پر زار تر و ار کا
رہی غفلت حق کی سپہ دریا
تھا اصحابین الکل کی شان
علی ولی و جنت اب تول
رکھا زخم پر زک گیا خون پاک
الی بن خلف ایک سین و سیا
کی نیزہ کی چوٹ اوپر لپی بان
ارسی دوڑیہ فوجی ہائی
کہا لوگوں کی جسم تیرا نہیں
وہ کہنی لگا سب سے فریاد کر
جو کتا تھا وہی ہوا راہ میں
کہ فلق سلاح اور صربا وکی ہی
ہوا عبداللہ طلحہ کا وہاں گذر
علی فی لیا ہاتھ اوپر سی تمام
جو وہ کہا یعنون لی یہ ہوا
خوشی کرنی کفار سے ایمان
جو چون شہید دینی تھان مجن
شکر چرب کا لاجب کر
چلا بس کر زندون اونکا جس
ہی تزلزلہ ہند بہت کدور
جو تاوین جربی جگر کی گور
عجیب ہی قدرت مجتبیٰ اہل
کہ ہر گاہ خانی تین با صدیا
تکھا طلحہ لی دوش پر زند
رکھا دوش بر لونی ہر اقدام
عز اور ابو بکر سب سے مرگیا

میری ہی کا کیا اوسنی
کہ سلاک ساسل ہی جو ہری
خرید اوسین کا کچھ ایک
وہ کا فر نہ سمجھا خدا ہی گواہ
پھر اوس بھائی مقابلین
خطا وار تھا چرط وار کا
رہا سب شہر تو نگار دریا
وہ خون آکا جو سنا تھا دہ
تھی دھونی ترچ پاک کھانک
ہوئی دوست آباد دشمن ہلاک
ہوار ویر دی رسالت پناہ
کہ گردن پر اوسکی گانا کہان
ششانی دو ایچھو دای و
کچھ ایسا کہ جس میں رہتین
کہ اس بات کی ہی نہ کو حبر
نمک کو پہنچا موارا ہ من
حضور ایک گڑھی میں لگ کر
پڑی غار میں آپ اونکو نظر
لبام آبا سے ذوالکرام
کہ سر ارشدر کا اب گر گیا
چلی آئی گنج شہیدان
جو فوارہ لال تھان بدن
ایا ناک اور کان ہی کاٹ کر
تو مرد دوش کی نکالی ہوس
لگی چابی حجرہ کافی حکم
وہ ڈرائن فی بالوین پیر ملی
چو پڑی ملی ہر میں ہنلی
اودھ بیکر ظہر کی کی ہنات
چڑھی کوہ پر شاہ عالی ہنم
رکھا عرض فی سید پر قدم
تو بیتاب ہو کر خستہ فی لانا

وہ کو ہر کون شکر دل مدی
کہ ہون وں ہی کی میں آیتا باب
ایکین جہری اور سودا گران
ہین وہ در مکون یکد انداپ
جناب پیر یہ یکبار کے
جو نگوار کی اوسکی چوٹین گین
خدا لی رسول حسد اکو سدا
کہا آپ لی جنتی سدا
ولین نہ تھا تھا خون آیکا
اوسی ہر کین کم خون
لی نیزہ کسی یار کی ہاتھ سے
پھر از خم کس کردہ روتا ہوا
بہر زخم سنان جان علی لکھا
بہر کسو سطلی نالہ وادھی
کہ بہر زخم کاری ہی کس تہکا
پھر ان قیہ فی نایک تیغ کا
چلا لا فوجی قبلہ گاہ تول
وہن کو در اوسنی خستیا
گر ہی ہی نکل کر شہا شرف
وہ کا فرتون کو خجائی ہوئی
دیکھا ہی ہوئی ہستی سنگینا
لگی دیکھی کا فراوسکی ہوا
نابا تھا رسی میں ڈال دیکھا
نہ مرد و کا کچھ رسی کینہ ناک
کیا زور یہ خلق سہی وہ تلی
بہم آواز غیب آئی باجو ودا
جناب رسول اولو العزم پر
لگی چڑھتی ہر کوہ برصطفی
کہا آپ فی طلحہ خوش شہر
ابو سفیان فی یون ہر کی کار
کہا کی کوسنہ ہو ہر کوہ

تھا کس طرح کھاد کہ در وحی
گردن اوسکی جنت کا کیا ہر باب
کہ ہرگز نہیں ہی یہ سودا گران
کہ میں زینت سلطنت خانہ
گر ہی چوٹ پر چوٹ تلوار کی
لو راوی لی لکھا ہی ہر قدم
حفاظت میں اپنی ہر ایک جاکھا
چوہ چہ جلی گاہ ہرگز کہو
قوتی بی بی جلدی سہی کچھ جلا
بڑی مشکون سہی تھا تھا اہو
رسول خدا خود مقابل ہوئی
کہا اپنی بار اوسنی ہی ہی ہوا
خلق قلب کے متصل دی گیا
بہر کینون غرہ در دجا کھا
چلی کون کہا زخم اس تہکا
جناب ہی پر ہر چہ ہر گیا
ہوئی چشم مردم سی بہان
لیا آپ کو در سنان کنار
چلی خار کوہ احد کی طرف
اکڑتی ہوئی چچ بنائی ہوئی
لگی دیکھی رکی گلیان
لگی کرنی لاسون کو سیدہ کھا
شہید دینی ہوئی ہی ہر تار
کیا فوج کاکینہ سہی سیدہ پاک
نہ اور تو اوسنی ہاتھوں کو
کہ اللہ اللہ ای فی شہار
ہوا صغفہ اس جنت اس قدر
ٹرا پتر ایک رو برو گیا
کیا آپ بر لونی و احب شہر
کہ مارا گیا شاہ عالی شہار
عز اور ابو بکر و شہادہ عوب

اگر چیزی فی کیا تھا خطاب
 اب رسالت سی تو نہ ہو شاد کام
 چار انتہا را سی وعدہ دیکھ
 کرن کی جو ہر شک کی جان قدر
 بیکہ کر عید مکہ کو بہا کی دوسب
 رسول خدا فی عجب و نیاز
 سپہری کو اوس دم رسالت بنا
 کیا صبح کو کوچ کر شب کی شب
 مدینہ سی ہی پہلے کو کرب کی جا
 پہرے سرخبر حسین صبح شام
 یلا سا لٹا دہائی خوش گوا
 شیک کی سرخ فی ہاروشان
 جو باد چہم ہوا جلیں گر
 کردہ و ذوق بہا فی لعین اہل کین
 پیہر پیہر خست کا کار شرف
 ہی دہان تابندہ بین ایک کوہ
 وہ قوم اسد کی جانی سی پیش
 الی ساتھ فرج ہر بران جنگ
 یمن ساتھ اسد کی جانی سی پیش
 مواشی سب جہاں بچا ہلا
 کہ بوسنیان شاد کا دنیا لعین
 خوشامد کی بابتیں کر اور دیکھ
 بہا صغری و غابا و غابہ
 سائق موافق تو اوس کی سپ
 چار سی جوی قوم اسد کو دین
 کہ عاصم حبیبہ و زید امیر
 لیا عاصم ابن ثابت کو مار
 خدا سی غام کی کہ ناز و کج حال
 ہوئیں اسد کی دوزخ عادی
 مسلمان ہر جس زبیر و
 خالی ہوی تیر تیرنا لیش

کہ بوسنیان کا کوئی نہ ہو
 سلامت بر چنگا لائی نام
 کہ اکی برس آن کریم ہی
 ہی بچہ جو حد جنگ میدان
 لگی کرنی ارشاد شاہ عرب
 شہید وں پہ کی باجماعت غار
 مدینہ میں داخل ہوی بکسپا
 پیہر پیہر مشرکوں کی غت
 مقام آپ فی تنہ ان کا
 لگی بہا کی کہ جلدی تمام
 کہ جو جس کی ایک صبح چہا

مگر ہوی غصہ کرنی کہ
 کہ باہر بوسنیان فی بہر
 کرن تہنی پہر ایک غت
 وہ دانست میں نا ہی مستویا
 کہ بعد کج کی دن کی بارگر
 کیا دفن آشتہ خون حسین
 او نہیں کو کوئی لڑائی حال
 کہ دل میں نہو کا فزون کو حال
 ہی اوس حاجی نام حرالاسد
 بتایغ بستم رسالت سپ
 بکرویر بچہ خدا خوش خصال

کہ اسی مدنی حضرت فی حیا
 بہن بدر کا سایہ فی کسپا
 کرن نگوارا سی شہر ایک اور
 حقیقت میں فخذول و مقور
 نہ پاؤں کی کہ ہر لوگ چہر طغر
 اوسی مہر کہ میں سب لی کفر
 کہ جنگ احد میں جو ہر ہا ہی
 مسلمان ہی ہی کی کچہر حشر حال
 جہاں جاک ہی پیری رسول احد
 مدینہ میں داخل ہوی بکسپا
 کہ لکھتا ہوں میں چارم کا حال
 لکھا سال چارم کا یوں دہان

وقائع سال چارم

نو محمد الدین اسد شیر
 ہی خالد کی بی شفا و تیر
 پہر پہر چا جو قوم اسد کی طرف
 کہ فطن اسد کا ہی نام ہی بکھو
 ہوی تہی پر اگر گندہ ای نیک کش
 یہاں آگیا لکلی سلمان جنگ
 بن ہو سکی کشت ہر زو انکی شیر
 مدینہ کو ابن اسد لی بچہ
 کہ پیہر میں کرتا ہا جمع آدین
 کیا وقت فرصت سزاو سکا ظم
 سر بار جب جمع عوب کا ہوا
 لگی اکی کہنی کہ شاہ عسرب
 کرن چل کی تعلیم احکام دین
 ان اہل دغا کی پہر ہر کھی
 کئی قتل ساتھ اسد کی ساتھ
 ہی کو دیکھنا دی چار ہر حال
 ہوی موافق و اوس ہی میدان
 کیسک نہاں لگی آئی دما
 نہیں بر پناہ لکلی ش کی رویش

کیا در شہر سی و دہان
 خوشی ناؤ کی قوم و سکودہ لعل
 کیا فخر و فطن میں جب زول
 مواشی جو تہی بی کاشی و ہا
 جو قوم اسد کو پیہر ہی خبر
 رسالہ میں اسکی جہن ناشام
 تو ماندرو باہ و سکل شغال
 تھا بعد الدین پس لکچان
 پیہر پیہر تہا رزم کا اسکو غم
 اوسی بار کرات لایا جو سر
 ہی عصفان دور لکلی در میان
 ہی ہم سکودا سلام کی اور زو
 دہن اصحاب جاب کونا کہاں
 جو داخل ہوی پہر قرب حج
 شہید ابن ثابت جو ہوتا ہوا
 ہمارا مدین کر کی اپنی سدا
 ہوی عین ہی بچہ اسکا
 وہاں کاشی کہ جو آتا تھا شہر
 ہوی راج حریف تہا لکلی سدا

ہی سلیطیح منافق جہاں
 دلائی تھی ترغیب جنگ رسول
 لگی بجاگ دشمنان رسول
 پہر لائی رخ سناہ لی کران
 کہ ابن اسد مثل شیر سبز
 چہا جہاں اور انصار میں وہ تمام
 شہنشاہ جبل میں چہی بکمال
 کیا اوسکو اس خانہ میں و نا و نا
 پہر جانی ہی اسکا دنیا ریزم
 ہوی شاد بان سہر و زنا مور
 رجب ایک پانچا نام ای میان
 پہر ارشاد ہو جانی اصحاب کو
 کیا آپ فی ساتھ و لکی دہان
 ہوی بیکہ غر مشرک جیس
 تو کہ نظر جانب آسمان
 شہادت سی حد کی ر کنا بگا
 ہوی ذہل مشیت خلد اسکا
 تو زبورین کرنی تہن اسکو
 ہا لکلی ان شہر دیکھا

وہ لاشیں شہید و فوجی ہنگام میں
 یک قضا و ان حبیبہ رزید
 دین بجای میا اوینین اونکی ہاتھ
 دور کت نماز از حبیب ای بخار
 کہ کیا پبلی سولی پر ایک یار کو
 وہ بولانہ رکھو یہ پچھسی سید
 اسی سال اسی ماہ کی درمیان
 خباب رسول خدائی و بان
 وہ شتر کی شتر صحابی تمام
 وہ منت کر اور اوسی ایک کر ملک
 شہیدان صحابین سبکو کیا
 نماز سحر میں زین کھس
 ہو اپر پر یہ جنگ فوج سیر
 کہ ہر ایک کی خدمت شہین ہو
 ز قدر شکر سلطان کجست چیزی
 اور ابی رحمت نواز اہل شان
 غیب انوار آپ بین یار رسول
 کیا ظاہر سباب دعوت تیا
 یہودوں کی فرصت سچ کر کیا
 وفاسی کرین کام انکام تیا
 ہی اس مکر کا انکی دل میں خیل
 کہ دعوت نہیں ہی عداوت ہی ہم
 اوٹھی و افغانی جوت شاه حب
 یہودوں کی گھر کو روانہ کیا
 مندگار حبسکا ہو رب برین
 ہی ہتر ہی اب بجال خراب
 رہ گیا جو میعاد کی بعد کھان
 جو بعضی منافق ہی اور اس میں
 فریظہ کی بھی قوم سب بی عدد
 جی ابن خطبہ کیس اونکا
 یہودوں کی وقت کا پلہ ہی

ہونے خوق دریای رحمت میں
 ہوئی گیدگی دم میں مندر قید
 عوض بدر کالین جو وہ انکی ہاتھ
 بری قتل کی قتل میں باو کار
 کہ باو کار کی زید گرفتار کو
 کیا باو کار کی خضہ اوسی ہی شہید
 ہی مرحومہ کا حبشی میان
 کیا ستر صاحب قتر و ان
 یزنا کرنی قرات سی قی کا کلام
 مع رطل ان پر ایک بیک
 دیو سی ہر ایک ہے مستر

شہادت سی ہی پد افق ہو
 پیکر کو اوینین باندہ کو کا پاتھ
 کیا دو کو کو کیتون فی شہید
 ہی مقولہ کین قتل کی قتل
 وہ او کار تر پنا دیکھا کر کہا
 یہودوں کی جان ہی مردانہ
 یہ ایک گنہ گنج مل و کنا
 جو جمع اہل عرفان تھا
 جو تھا عامر اس طفیل شفق
 مسلمان پینسی دم کفارین
 رجح اور موندی اور شاہ سپر

عزفہ می نظیر
 کہ سلطان عالم شہر فی نظیر
 یہودوں کی منزل میں درو

زائنات بھمان سرئی تانی
 جو شتر لیلی میں حضرت یہا
 غوجون کی کچی یہ دعوت قبول
 کیا ولین ساز عداوت تیا
 ارادہ کہ یہ خوف نہیں مصطفا
 کہ عالم سی سلام کا جامی نام
 یہودی میں مزوہ اور بد کمال
 ضیافت نہیں تخت آفت ہی ہم
 چلی آئی ہمہ اصحاب سب
 کہا اوسنی جا کر کہو بر ملا
 خبردار حبسکا ہو روح اللاین
 نخل جاؤ اس شہر سی تم شتر
 اوسی مار ڈالیں گی اسلامان
 لگی دور کرنی وہ اونکا ہارس
 کر کی تمہاری ملک اور مرد
 ہو ہنسکی شاد اس لعین کا قرا
 دغا بازی سخت مکارستی

حفاظت سی ہی آپد ہوس
 لعین لگی کہ کو ابی ساتھ
 لگی دین برقی بدو نو سجد
 دور کت نماز اسکا موصی
 کہ دیکھ ابی اس میں ہی نا
 ہوئی داخل رحمت کرد کار
 ہی مرحومہ کو سی اسمن کا زنت
 ہر ایک اوسمین قاری قرآن
 جو حبیبی سلم اور ذکوان کی
 ہو عامر آمر کہ مارواہین
 کہلی ایک مجلس میں اگر جبر
 لگی روز کی آپ فی بدو عا
 وہ عکار اسطرح عادر ہوئی
 کیا عرض مضمون اس قطعہ کا
 کہ سایہ بر شمس لکن چو سلاط
 کہ یہودی ہماری ضیافت ہو
 یہ غلط ہر ایک کی ولین دفا
 لگی بیٹھ دیوار کا ٹکینہ
 اگر اوین شہیت رسول جہان
 کہا یا رسول خدائی سیر
 نہ ایک دم کی سیر مکان میں
 کہ حبیبی کوئی رفع حاجت کو جا
 حج میں سلمہ کو وہین
 دغا صاحب جی سی مٹی کی
 اوسی کیون ہنوار ذول کی خبر
 نکل جاؤ اس عرصہ میں جم کہین
 نکلنی کا وائسی ارادہ کیا
 لڑن کی نفوج شیعہ لام
 وہ عجد العارین بابی تو لعین
 یہ کذب بد ذات ہی مقترع
 یہودی بیٹھتا سب سرد دغا

چونکه در ابرار قول غلط
چند آید که اثری که جسی می
بود داخل ادکی منازل میں
منافق نزدیک بار او کا ہوا
ہو رعب خوف انکی طلیس غلط
ہو دی منافق میں سبب مال
خود و رسی انی وہ خانہ خراب
جو ہی سورہ حسر قرآن میں
سرس کر کی جب اللہ کی ندا
کسی کو ندا وین سی حسر دیا
رکھا کر کی ہی بجائی چارہ کی
یہاں تک کہ انصار کی اگر
ہی مال سی ہمار کو بستے
اور انصار بعضی جو محتاج تھے
حریم کی و خبر خود بند نہیں
علی کی وہ تین مادر نکست
عذاب بخدا سب کو ہی ہر کہین
ہوئی شھر شعبان جب چارین
ابو سفیان کی جہاد سی ستر
تو کہ نکواس عہد کی وفا
دین کو آ کی روانہ کیا
تو دہشت زدہ ہو دل سلین
ہوئی آپ کے حاضر ہر کہیر حل
مع فرج اسلام ہارے دین
بہایت ہو خوف و خطر اوسی
ہی ہتھکڑا ب پھر کو ہر چارین
سی جابہ آیت نزول فی کی

یہ تیر کو کفر فانی اکتا کو خط
کر کی بجاری مدیکہ سسر
رکھا اندر وہ دن ملک انکو
مکوئی مددگار او کا ہوا
ہو اوں پہ خبر خود رسول
جو کچھ اور پڑ سکے کسی لیا دل
خراب پناہ کر کی باہ نظر اب
اور او میں چ اول کی ہیں تیر
کئی مال جان لیکر وہ شقیہ
کہا بہ بغیر از لڑائی ملا
کی کر کی الفت کرم کی حواء
کسی حور میں کہتا تھا اپنی کہ
کیا کچھ سوا آب فی باخوشی
کچھ اونکو سخاوت کہ آب فی
وہ تین زد و کچھ سیر سلین
کیا انکی غم میں انہیں شکار
ہو گا مگر فاطمہ کی تسین

یہودی ہوی سخت خود
رسول خدا لہر کی پڑہ نماز
ہی کو کہ جنگ و روان مگر
کسی فی ننگی آ کی و انکی ملک
ہو لیا باروں سب چاہی ہا
و لیکن حکم بغیر از سلاط
گر انبار کہہ میں سوا وٹ
سی اوں سب میں اول انکی
جو کچھ سر اوں ہو و خال
اور اب تک جو انصار صاحب
زراعت میں باغات میں ان
طلان ایک حور کو وین سسر
کہ انصاری ہو نجات انہیں
اسی سال وہ جان بحق ہو گین
ہو یمن فوت بت اسد فاطمہ
رسول خدا قرین او کی آ
اسی سال میں آب فی افلاح

عشر وہ بدر صحر

کیا تھا تو میری کی ہمار قرار
کیا محرم رزم رسول خدا
کہ حضرت کی اصحاب کی دمی ترا
برین خوف سی پھر میں ہٹ تیر
بہر تیر بنا اللہ کے لکیر
دین میں انکی تیر تیر تیر
سالی گویات اپنی ہر ایک سی
ہر گلی برس انسی اگر تیر

کہ باز دین بدر کی اکی سال
نیم لیک کا فر تھا اوس قرار
کھی اونی جا کر ساری تیر
بہت شان و شوکت کی ہی ہا
کیا بدین آٹھ دن تک تمام
ابوسفیان مکہ سی آیا محل
کہا تیر لوغین برای دلوب
یہ کہ کی بھانہ خودہ بھر گیا

کیا تیر کو آ کی روانہ کیا
تو دہشت زدہ ہو دل سلین
ہوئی آپ کے حاضر ہر کہیر حل
مع فرج اسلام ہارے دین
بہایت ہو خوف و خطر اوسی
ہی ہتھکڑا ب پھر کو ہر چارین
سی جابہ آیت نزول فی کی

الذین امنوا بالله واليومئذ

کہ تیریت کا سب کہ علم خط
کہ تو کا خط پڑہ کی ہو سنا
کہیں سب یہودی فری بشر
باز نہ ناک فی سبکہ تیر

کہا کر کی مین ہکو نام یہود
اور او کا جواب انکی طور
وہ کر کی تیر تحریف قول خدا
یہ تیر عجز پیجری ہی حیان

کہا یوں میں ہم ہر گلی باب
جللی سا تیر کی لڑائی کا سنا
نہا راکیا کوئی ایہ ہر دہر
وہ لہر ویاور ہی بیک یک
انکی حکم کر کی رسول زمان
کہ ہی اہل اسلام کی یہ صلح
کھی شام و شیر کو خستہ جگر
ہی حانہ خرابی کان کی بیان
کیا آب فی صوف اہل حال
مختار کی سنا تہ ہی مبارک شفا
شیر کت کو رکتی ہی ہر حال
حوالہ دہ کرنا تھا یا رسی کی
اور انصا انکی مدوی چین
کہ ریز چ تہیں مادر موشین
کیا کڑہ یا کی برخاستہ
کئی لیت قرآن پڑا اور کہا
کیا ام سلمہ سی اپنا شاح
ہوئی جلوہ آرا حسین حسین
کرین کی مسلمانوں سی ہر جہاد
بہت مال کا کر کی وہ حیلہ کار
ہوئی جنگ کہ جمع تاجین شیش
ہر اسان ہو کوئی تھازی یہاں
تجارت کا اسباب بیجا تمام
پھر راہ سی سن میں تک فعل
ہی نایاب گاہ اور کہ یاب آب
اوسی راوی فی بدر خری کہا
جو ہی لڑین استجا ہوا ہوئی
اور اہل دغا میں سیرا یہود
ہماری طرف سی تو سبطہ کر
ہی قول میکہ پائسل انکو کیا
یہ تیر عجز پیجری ہی حیان

کہا یوں میں ہم ہر گلی باب
جللی سا تیر کی لڑائی کا سنا
نہا راکیا کوئی ایہ ہر دہر
وہ لہر ویاور ہی بیک یک
انکی حکم کر کی رسول زمان
کہ ہی اہل اسلام کی یہ صلح
کھی شام و شیر کو خستہ جگر
ہی حانہ خرابی کان کی بیان
کیا آب فی صوف اہل حال
مختار کی سنا تہ ہی مبارک شفا
شیر کت کو رکتی ہی ہر حال
حوالہ دہ کرنا تھا یا رسی کی
اور انصا انکی مدوی چین
کہ ریز چ تہیں مادر موشین
کیا کڑہ یا کی برخاستہ
کئی لیت قرآن پڑا اور کہا
کیا ام سلمہ سی اپنا شاح
ہوئی جلوہ آرا حسین حسین
کرین کی مسلمانوں سی ہر جہاد
بہت مال کا کر کی وہ حیلہ کار
ہوئی جنگ کہ جمع تاجین شیش
ہر اسان ہو کوئی تھازی یہاں
تجارت کا اسباب بیجا تمام
پھر راہ سی سن میں تک فعل
ہی نایاب گاہ اور کہ یاب آب
اوسی راوی فی بدر خری کہا
جو ہی لڑین استجا ہوا ہوئی
اور اہل دغا میں سیرا یہود
ہماری طرف سی تو سبطہ کر
ہی قول میکہ پائسل انکو کیا
یہ تیر عجز پیجری ہی حیان

اسی سال بربیل لای پیام
 کہ کر جمع پانچون جو اس ایاناب
 سیرکی مویشی فی بامد مستفا
 اسی سالین اونی کرکی نکاح
 کرین خورت مرد پر دوسم
 جو تار من جو احارث ابن رار
 پیسیری لڑنی کو حارثی نشی
 غنیت کے لایچہ کر اتفاق
 متقابل ہوئی فوج حارث کی
 ہوی قتل دس آدمی انکی جب
 بہت کرئی مرد و عورت اسیر
 جو یہ مرتب حارث اسیر
 جوان الی تھا اتفاق النیام
 تو زید ابن اوسم فی سنگی بہت
 قسم کہا کی کہنی لگا و حسین
 بہم سنگر سخن زید حسین جو
 تو برحق ہی تھا سیر اور علم
 کتاب سماوی سی ثابت ہوا
 یہی تھا سفر اور بریں یہی
 یہ کہنی میں حمد حق نشان
 ہوئی جبکہ پردہ کی آیت نزل
 کہ ہوج میں ہم سہلی آئی ہستی
 پہری منت کر جب رسول خدا
 میری پاس ایک عقد حرمی تھا
 جو ہوج کی کسی پر پاسور
 کہ شاید یہ ہوج میں ہی خوابینا
 بہت درین اپنا زور و پا
 میں سمجھی کہ ہوج میں کچھ کہہ
 میں ان اپنی سبت پر مٹی نڈال
 تھا صفوان جو طفل اس کام پر
 کہ اور بڑا مال رکھی نظر

شراب آج سی کی خدائی حرام
 کہ ہری ترا می ساقی باشعور
 وقایع سال
 لکھا حال یوں پانچون سال کا
 جوین دختر محشر زینب نام
 ہوا آب کا اوجی جہل نہ فہ
 عذوقہ مریم
 مریم عذوقہ ہوا آشکار
 کی قوم اپنی جمع اور اہل عرب
 ہوی اور ہی ساتھ اہل فلاق
 لکی لڑائی اون حارثی عرب
 گئی یہاں وہ کا فران عرب
 ہوی لوٹ کی مال اسی سیر
 انہیں قید یونین ہوئی
 لکن الرجعتنا الی المکد
 کیا عورتیں شہ کانیات
 کہ یعنی یہ کہ کہا ہی ہیں
 پشیمان خاطر پریشان ہو
 میرا حق یہ ناحق ہوا ہی کریم
 ہوا زید صدق کا حق گواہ
 کہ آیت تیمم کی نازل ہوئی
 کہ اس غ وہ جنگ کوریا
 تو ہم جتنی تہین و جہائی ہو
 اوٹا کرا و سطح پر مرداوی
 تو ایک سنبل بریں بڑا کیا
 تھا خوش قیمت مزدور آب اور
 سمجھ کہ ہوج میں جلتی ہو
 ہوئی وہ روان فوج استخار
 میں آئی تو لشکر میں کوئی نہ تھا
 نہ پاوین گی چھہ پاس اون کی
 کیا خواب فی چھہ غلب کمال
 چلی یلکی لشکر میں کسی خبر
 کہی ہوا پختوری ہوی کی خبر
 پیمبر فی زہ عدالت سی جب
 حضور سحلی میں جن جنی کہا
 کہا دین ای پاک برحق الہ
 منافق کی شورہ ہی قصد تو
 یہ صادق مسلمان شان ہوا
 جو بہت نبی عایشہ پر بیان
 جی میں بھی جناب پیمبر کی سنا
 سفر کا ارادہ جو کر فی کعبہ
 کیا کرتی تھی پشت اشتر بہار
 چلی رات کو کوچ کر کی حضور
 وہ آئی ہوی گر کیا ناگمان
 میں تھی خور و سال اور لاغرا
 ہی میں یہاں اور شکرتا
 نہ انسان تھا وہاں نہ جوان تھا
 سیاک کی محل کو گیا میں گی
 نہ تھا بات کو پاس میری کوئی
 میں پشت فوج اپنا دیرا کی
 ہوا از شرب ہوا نشی روان

یاد چھو کا ہم شرب ہوا
 لکھون پانچون سال کا حال
 جناب رسالت فی با احترام
 ہوا حکم قرآن میں اوس و رضا
 سی آیت میں تفصیل اسکر رقم
 رقم کرئی تین غزوہ اعلام میں
 جلی شاہ لکھ با اوج و مرج
 خود داخل ہوئی وہاں رسول خدا
 وہی ملی ہی حمائم لون شکست
 غنیت پر اون کا فروعی پڑا
 غنی اور تو بک ہوئی سیر
 کیا داخل مادر مومنین
 کیا اس سفر میں یہاں سنی کلام
 کیا اوس منافق سی تہمت
 وہ جو ماہی چھہ کہا ہوا
 ہنیں ہی میرا کوئی تجھ گواہ
 ہوا اور ابن ابی کا وہ کید
 وہ کا ذب منافق پشیمان ہوا
 میں اوسکو کچھ کرتا ہوں محل بیان
 امیر و خداوند لشکر کی ساتھ
 ہماری سوری کی بہرہ وضع تھا
 بجای مقام اوسکو کہتی اوتار
 لگی تھی میں جکل کو بہرہ زور
 میں اوسکو کئی دھوکہ دینی میں
 اوہ میں اس سبب ہی بہرہ گذار
 روانہ ہوا چور کر وہ مقام
 فقط ایک کف دست میدان تھا
 جی آن کر چھہ نشی ایچا میں گی
 ہوا خواب غالب میں سوری
 موجب کوچ نہ سبب تھی پھر
 وقت سفر کی میرا نہ نشان

سیاحتی کوشان کی دیکھ کر
مجھے اوسنی دیکھا تھا میں نے تجاب
کلام اوسکا اسکی سوا تھا نہ اور
تجاسو نہ کہ اور کر کے بچھو سوا
کہ لشکر میں ہم آئی داخل ہوئی
کیا جس نے بتایاں ہو وہ ہلاک
وہ بہتان طوفان کا جان بھٹا
نہیں ہو گیا آخر میں مدخل
چو اٹھانہ چھڑا تھا ہرگز کہیں
بی ان آیت میں خدا خود کو
بہر چھوڑوں کی حق میں ہو کر
کہ اللہ سیر میری بات میں
کہ اپنی کرم اور رحمت سی رب
روادہ البخاری بطلس
تو حضرت نبی کی جو بی تاوان
بہر دو تو تھی تو حسل در کرم
آب آگ ہی یہ لکھا ہی احوال تیر
اسی جنگ ازرا ابھی یقین
کہ دین محمد ہوا آشکار
بہر نہیں بے ملوک جانی لگی
کیا ہی بگڑت پرستی کیوں
ابوسفیان سی مل کی قوم
اگرچہ تھی قوم الکی ہی شمار
مسلمان مقابل ہو کوئی جہاں
رسول خدا فی یہ نہ کہ خبر
کیا حکم خندق کا لشکر کی
اس ایام میں ہی بہت محنت
وہ تھا اسقدر سنگ سخت تنہیں
لی دست بند کی بی بی و بل
کہ اللہ اکبر رفعت شام
دو بار چہرہ مارا درمل

جیک کر کڑا ہو مارا ہر
ہنا منہ جہاں اور جابر نقیب
انا لله فی ان الیہ راجعون
جلو اٹھتے ہیں کی شکر کی ہمار
جسب ہی سی جوسل ہی
پڑی اوس غبار کی ہو نہ ہو
وہ شیطان کلبان امان تھا
کہ ہی چھوٹ چوٹ اور سیج شل
تیر اسکو سکام کی ہو نہ ہو
ان الہین کحاف بالافان
کہ مارو انہیں حد بہتان اب
نبی کو دیکھا دیکھا کچھ خواب میں
یہ آیات قرآن میں ہی چکا اب
مفضل میان جیش مول
اونہیں حد بہتان ساری عیا
ہر ابن ابی فی دیاں کودم

عز و خندق
رغم کرتی ہیں غلامان عیس
مسلمان ہوئی لگی بی شمار
محمد پر ایمان لانی لگی
الکی لات پر لات عز و ہر سول
کہ بی خانان ہو گئی تھی شیر
ایا اور اہل عرب دس ہزار
چھوڑیں جان اوسکا نام و نشان
انشاءت سی سلمان کی کن کر
اودہر کو کہ ہاروہ مسکر کر
ہوا ظہار از سہ کائنات
کہ اوسکو چھین کاغذ تک تبار
وہ ہا کر جو با تو سنگ نقیل
خدا فی مجھی بخش دی میں تمام
جوا دو سر احصہ ہی کہا کہ

نکا اوسی جب خوری کی ان
میں آوارسی اوسکی جبار ہو
انا لله فی ان الیہ راجعون
جلو اٹھتے ہیں کی شکر کی ہمار
جسب ہی سی جوسل ہی
پڑی اوس غبار کی ہو نہ ہو
وہ شیطان کلبان امان تھا
کہ ہی چھوٹ چوٹ اور سیج شل
تیر اسکو سکام کی ہو نہ ہو
ان الہین کحاف بالافان
کہ مارو انہیں حد بہتان اب
نبی کو دیکھا دیکھا کچھ خواب میں
یہ آیات قرآن میں ہی چکا اب
مفضل میان جیش مول
اونہیں حد بہتان ساری عیا
ہر ابن ابی فی دیاں کودم

عز و خندق
رغم کرتی ہیں غلامان عیس
مسلمان ہوئی لگی بی شمار
محمد پر ایمان لانی لگی
الکی لات پر لات عز و ہر سول
کہ بی خانان ہو گئی تھی شیر
ایا اور اہل عرب دس ہزار
چھوڑیں جان اوسکا نام و نشان
انشاءت سی سلمان کی کن کر
اودہر کو کہ ہاروہ مسکر کر
ہوا ظہار از سہ کائنات
کہ اوسکو چھین کاغذ تک تبار
وہ ہا کر جو با تو سنگ نقیل
خدا فی مجھی بخش دی میں تمام
جوا دو سر احصہ ہی کہا کہ

ہو جان چکا دیو یا بی کمان
اوس ہی جو نہ چکا کر کے ہشتاد ہر
ہی مہی کسے سنا کی جو غور
تو اوس وقت جنگ چاہا وہ
چیمبر کی ناموس پر کی نہ غور
بتا ایک دشمن بل بیٹے سولی
خزیر خرد شتر بی محنت
کہ خور کا اسنی بدن سیر ہر
ہو میں نازل اوراق قرآن میں
کہ صادق ہی صدیقہ سگناہ
تھی اپنی خدا سی میں امید و
نہ تھا چھو لیکن گان بیان
اللاوت کرین اسن جن ملک
کہا یا کد امن ہی یہ بی گناہ
اور ایک مسلح صاحب امان
پیر آخرت بیان ہر مانگے
ہو اوز و خندق اس سال میں
کہ جب کافروں کی سحر لی تھی
مسلمان نہ ہوئی لگی رات دن
الکی ماری لات و خراپہ لات
ہوئی کافران عرب بے ملول
روانہ ہوئی لکی جنگی سلاح
کرین اہل اسلام کا قتل عام
وہ ان دیود کو بھی آوی غواہ
کہ یہی سلاح نام و سکا ای شگون
لگی کہودی آپ خندق عیس
ہو اور ایک پتھر ٹرا
اور اوسکو جنبش فرادی
الکی کر بی ارشاد سلطان میں
ہی مثل شفق میری الکی کہلی
ہی الکی میری زبان کی سب نہیں

فلانی ہی ایسی عمارت وہاں
جو کرتی ہیں مصیبت اسوقت اب
کہادی ہی چھوڑیں کی گلی
چکاسیہر جو کی کچھ روٹیاں
ہوئی سب کھائی وہی طعام
ہوئی اور کافر شریک فریش
ہوا کہ تم تک اہل سلام پر
مجاہد اور انصار اور کائنات
خصوصاً علی ابن سہم رسول
جو کہستی تھی کہ یا علی
کوئی رو برو او کی آمانہ تھا
عوب کی ہتھکڑیاں بطل سی
علی ولی فی کرایک ضرب تیغ
خواب رسول خدا فی کھا
کیا توئی مردار وہ نایکار
کہ ہوئی تھی بلخون سامان جنگ
وہ عاصدنی لگی کردگار
شہادت کا باعث ہی ترسم
کہ قوم تسلطی اب آشکا
ویدیم فی اوسکی دل کی مر
مسلمانوں پر جو کہہ روز ب
اور ایک روز کھارنی فی چہرہ
اہم رسل فی جاعت سب
فضائیں یہاں فغانیں ہیں
مقابل جو میں مشکلیں ابل کیں
شتابان کوای بادیاد کر
کیا اونکا حیدر او کھڑ جیسی سب
چوہی سورہ احزاب قرآن میں
باہمی آن شاد مقبول رب
دی کچھ ڈال ایسی تھڑال
ہوا توکے دلیں بہرید اہل

خدا کی قسم ہی اسی چھب کاسب
میں کرتا ہوں اب صبا کا دین
او ایک بندہ کو فخر کرائی یہاں
ولیکن نہ کہا تھا وہ تمام
ہو یا بھان تلک بشمار او کھائیں
یہ لڑنی لگی فارسی پار او تر
شجاعت کو دیکھائی تھی شان
جو کرتی تھی فرج عدو میں بول
تو کرتی تھی بی سہرزار آدمی
جو آتا تو جینا ف جاتا نہ تھا
وہ گویا کہ تھا لطف زال
چہنم میں ہوا اوسی فی رنج
کہ شامش شیر خدا حرم
کہ کو ایک قتل کافر ہزار
تہا میدان حشر و پیر میدان جنگ
جو تیری میرسی پھر کارزار
کہ جنت میں بن جا کی ہوں جلوہ
بنی سہی جو لڑا ہی قول و سار
ہوا اترسم چنکا ہوا سعدنا
ہوا اس لڑائی میں رنج و تب
کیا رات تک ہر طرف سی جوم
اور اون کا فروں کو بہر کی دیا
کہ لڑا اور عطر و مرعہ تہین
کہ میں بادخوت ہی بادیار
ہمیں بادیاد تخت بہر بادگر
ہوا پھر فرشتوں کو لون حکم رب
وہی مخمصہ صادق اس شان میں
کہا وہ نزدیک قوم عرب
کہ تھائی انہیں میں تلوار
شبائے گئی بہا کلب ہر اس

میراں کا ایسا محل ہی سید
لگا یا جو ہر تیسری بار سیل
کی جاسرئی ایک دن نظر آپ پر
جانب رسالت کو وہ لیکھا
جو کہ حشر خندق فراخت ہوئی
قریب ایک مہینی کی انکو وہیں
جو پٹھیں کھا کر کھڑی لگی
وہ لیری شجاعت کیک یک یار
تو کرتی تھی اسطورہ قاتل عام
دیکھا فی تھی جنت آئینہ شہر
بن محمد و دایک ہتھ نام
ہزار آدمی میں کرتا تھا جنگ
پڑا زلزلہ کفر کی فرج میں
کیا تو فی دوزخ کا کڑہ اوسی
علی اور سب یار کر کارزار
جو تہا سعل بن حاد انک یار
قریشو نبی ہوت نہ تو چھکوا
مگر اسقدر اور مہلت عطا
میں مقصد پر اپنی اونہیں کہہ لو
ہوا خود بخود بند دریا بی خون
کسی اور غزوہ میں انناستم
لگی شام تک ہر کسی کی ناز
کہ غارت کر اب لگوای بی نیا
یہ باد صبا کو ہوا حکم رب
دیکھا اونکو اسطورہ کھانڈ
ہوا اونکی لشکر میں ایسی جلی
کہ دو کات جیمو کھانکی طناب
نیم بن مسعود تہا اشجعی
اور اون سب کھائیں میں ہی
جلی جگہ اون برخص کی ہوا
جو اکر ان تہا شوک نہ خست

کسا حشر سلمان فی ہی نور
دیا کات اخل وہ سنگ قتل
تہا چہرہ و پچھو کھاسا تر
ہزار آدمی آپ کی ساتھ تہا
تو گرد آگی اہل عدوت ہو کر
ہر ہی کہری فوج مخالف
تو خندق سی باہر ہو کر لگی
ہزاروں میں کتا تھا تھو کھا
کہ انکدم میں کرتی تھی سو غم غام
تو کرتی تھی منید انہن لاشوں کو
دلا و شجاعت میں کامل کام
علی کی مقابل ہوا بی در
کہ آیا ہی شیر خدا مو جہن
کہ سب دوزخی جہنم غور
لعینوں کا کہتی یوں کارزار
ہوا ایک ٹیڑا و سکی شہر کی ک
وکرہ میری پاک پڑ و در کار
کر اپنی کرم سی سیک کبرا
پھر آگی ہی قہمت جو بی بون
ہوا خشک بحر ہم ہستار خون
نہاں پر ہوا تہا نہ ایسا الم
قضاات کو کی بشوق نیا
قضا کی انہوں ہی ہماری ناز
کہ لاکا فران عرب برخصب
کہ ان موزی کا اور زور شور
کہ چوہی سہی ہر ایک مذہبی گری
کہ دینچ و بنیاد انکی خراب
کہ تہا اشجعی ملحق اور ستقی
کہ آسمن انہیں پڑا اختلاف
اور اون برترزل ہوا کا ہوا
لگی بہا کلب چھاسو نہ کو مو

کتابچه میرزا علی محمدی
چون که چون معتمدی شریف
قریبه هجری مسافری بین
رسول خدای دین پسر
بجای می اور و عورتین او کی جو
رکبا او را که مخصوص بحسب
جو سعد معاذ سعد سعد بنا
جو او تری نه ده صد کی حکم
سوانی کئی پریشان آج
جو تپی مرد اوین پس او را که نام
جی این خطبه اقل بیان
قرن بجای انکاسی جو تا
جو که چون بجای او و در شتر
اسی سال میں و در سب و در
کمی و در انجمنی که شریف
کسی شخص الی آپ کو دی خبر
بجای که خبر سید نام و
مگر جامع عام سی ایک کتب
جو او کی سوانی گل دانید
پلا بجای ایک جام آبجیات
جی احوال سال ششم
مگر ایک جماعت فی ہجری کہ
اسی سال میں اور غزوہ ہند
ناری و مصلحتی و تبلی
جلی آپ و دن وینہ سی راہ
جو داخل ہوئی ہان سولہ
درین میں آئی امیر حجاز
سی ذات الرقاع اس کی کتاب
رجح خستین میں و با جدار
بہرین راست لشکر انکاسی
سند کہ با شرفیانی شریف

کرم کی لڑائی شریف
کرمی میں داخل ہوئیں
قریش و منی ہم سو فوج
کیا او کی قلعوں میں بکافر
یہ ہر وہ کیا ڈال لیں کہ
ہم ہی جو مخصوص بحسب
یہ انصار میں تہا کی فوج
پس اوں کو دیا حکم دین
کروانی مریکا سامان آج
کیا سعد کی مرض شریف
کرمی اوں کے تہا و در شتر
کیا مومنو نگاہ باندی غلام
کہ تسلیم کی سعدی جان

ہو اس سال شریف
او سید وقت لڑل ہوئی جری
سوار آپ ہون ملبہ چون
لیا کہ ہر اون کا فزون کو نام
لکھای و ان آپ فی جاکب
تو کہ ہر کی کا فز صلا خطب
قرظہ اور انصار اوں ہی
کہ کا فز مسافری جو ہم
کبا آپ سی کجی ان کو قتل
اور او کی تپی قاتل زید اور
سب باب انکا فز و درین
جو تھا سعد جی سعادت نشان
آپس باہ کو اس میں ہوا

نہ آئی خرسین الی
کبا یا رسول خدای تبلی
اوین و در شتر رسول
کیا قوم کی قوم کو قتل عام
سج لشکر فزبان عرب
اور آئی قلعہ سی ہجری
فدلی غمی بار اور ہم
پس با پی مری پستان
رسول خدای کی ہر قتل
مباشر ہی اس کو کم کی
کیا آپ فی مسیت مومن
جی خرسین انکا کہلا نا کہان
تاز خسوف آپ کی ادا
ہی اسطرح احوال رخ و کا
درینہ سی ہی ہند و دن کی
اوسی لوٹ لیتی ہیں و مکی
کیا کرمی تپی دن کو در حضور
کیا جاکہ ہر ہر ہنر بد
کی مینی تری شش جہت
کہ لکھون چہی سال کی وار
ہو آج سی حج اسلام فرض
کچ فرض سال ہم میں ہوا
کہ میں ایک جگہ جمع الی سفر
پیش سہا سہا سہا سہا
کہ میں موضع کل ادسی کا نام
کئی تپی کہیں سہا کچھ
تپی باورن پر جا موی مگر
ہیں چہن کی اور ہی اس مقام
پہر شہر کچھ عزم سی سو شام
ہی بات ایک کچھ راہ کا
سجھان فی فی ہا شریف

غزوہ دوم سنہ ۱۱ھ

سایان و کہہ کی در میان
کہ میں لوثی لوگ و مان و گز
ہزار آدمی سی ہوی خود سوا
کیا کرمی خیمہ شریف
درین میں آئی وہ بکی سائبہ

فصل ششم

میں شہر کہ تہا ہون سیطرح
اسی سال حریف کی ہجری

غزوہ ذات الرقاع

کہ ذات الرقاع کہہ او کا کہہ
ہو جی جمع کا فز مسافری
بجای کہہ کی بہا کہ و در
نیا یا و در ہان مرد و در
ہوئی خوف کی ہا شریف
جو اصحاب فی ہر ہنر ہا سی

غزوہ بنو حسان

کہ ایک سہا سہا سی دو سو
ہی وہ سرزمین ختام کی
سج خیمہ کوینہ در زب
کیا قصہ عاصم کا لین
درست اور بجا تھا جو
جو خیمہ انکاسی

پہر شہر کچھ عزم سی سو شام
ہی بات ایک کچھ راہ کا
سجھان فی فی ہا شریف

ایک روز وقت وہاں
 جوین مسئلہ تجسبویا
 بہ ہر نام مادر سل یک باب
 دراکر تاشام اوس جای پر
 نخل پر دہ شب سی کیا کہاں
 کسی بجاک باقی تو یہ ننگام
 جوہو پناہ القصد فی القصد
 گری فخر اسلام پر سید
 مسلمانین ہی کی خاک پر
 پیو پختی ہی غارت کی اسی سب
 مواشی اور سب بالنگام
 ہوا غنہ غلبہ پروردگار
 بیس اس سال میں غنہ جو
 پیو پختی ہی اور ننگ سور غنہ
 کی تہا یہ مردانگی اسی جا
 پہری راہی شاہ صاحب کار
 جوہو پختی مدد میں شاہ عرب
 کہ قوم اسدین پر بھٹا
 را اوکا دو سو شتر فی حصہ
 فریش آتی تھی شام ہی شام
 تہنہ میں جویت رسول خدا
 ہو پختی ہی نہ کی میدان میں
 ہوا ماہ شوال جب آتش کا
 ہو چکر اور تہنہ میں کھجور
 جوہو کا کلمہ ہو پاک ہو
 سب کیا کہ حاکم بشیر کلہو
 رئیس کو اکثر مسلمان ہو
 ہوی بن ہم جیسع دل نفاق
 یکا یک سے اوس قسم پر جاگری
 وہ ہاکی تمام اور مواشی کو
 ہوی ناگوار اوکو بیانی ہوا

نیا پناہ میں نیا نام و نشان
 کسی شمس سہارو کی تنگی ہو
 جلالت تو اندازہ خاک
 پرند و غاری جہان جاک پر
 مع غازیان شجاعت نشان
 مدینہ میں لایا موشتی غام
 تو کا فر مقابل ہوا یک یک
 کیا ایک مسلمین کو شہید
 اسی روز کہہ کی لایا پناہ
 کسی کوہ پر ہاگ کچھ نہ سب

اور اور دہر فیروز کج کج وین
 دیو بیچ دین میں ہی قوم کلاب
 لاکر ہتھارات کو راہ راہ
 نچایک کر ایک دوڑ گھار
 پو خور شید شمشیر خن پناہ
 دیا کچھ پھر دوسری بار اور
 ہون تیر اندازان ہر دو سو
 بن مسئلہ رستم سی جو چور
 دی ہالیں مرداب فی میں ہیں
 گریسان امید کو کر کی چاک

غزوہ غابہ

کہ سلطان جالس لاکر سوا
 تو نام او پکا پختی فروری ہا
 کہ سلمہ بن کوع دین دوز
 کہ سلمہ لایا اکلا جٹا
 لی ساتھ ہی شہر و نکل قضا
 تو حکما شہر لکھنؤ مشب
 تھی ہنگامہ آرای شور و فضا
 مدینہ میں لایا یہاں و نکل قضا
 کسی اسی غارت و دشنام
 او تہنہ اہل زیت کاشور پناہ
 وہ داخل ہوا شہر ایمان میں
 کیا عبد رحمان کو با صد قضا
 کہا عبد رحمان اسی کا فزان
 کہ و خور اگر حمل ادراک ہو
 محمد کی کلمہ سی طاف ہو
 کہ کیا اون پر جزا جو کافر ہے
 مدینہ کو آئی کا راتفاق
 فک اور خیر میں غارت کر
 مدینہ کو شیرا لہی پھر سے
 ہر اس کو اندازہ سب قضا

جو یا مدینہ کی نزدیک دور
 لئی ساتھ سوسا ہتھ پناہ سوا
 گیا دوڑ کر حلد او نکل عقب
 رہی مرد و مردانہ شیر دل
 نہا کر اوسی خلعت آفرین
 چیل مرد و مردانہ پیشوا
 جو عمرہ میں ہو پناہ پناہ
 کسی بار اس سال میں زید کو
 ابو العاص ما جیز الورا
 اوسی میں اسلام کا دیکھ پناہ
 سر عام ظاہر سلان ہو
 روانہ بنی کلب کو تیم پر
 کہ و دین اسلام غم قبول
 ملا و کی مٹی کہا روٹھا جا کہ
 محمد کا کلمہ ہو وہ پاک
 اسی ماہ میں بہر خبر ہوئی نمود
 بہا چو ال منکر علی کو دان
 جو شیر خدائی اوٹھا پناہ
 اسی سال حکم دہر پناہ
 ہوی جیسع ہار زار و حیف

مدینہ میں ہی ہر خبر میں
 کہ تھا مارا اوس کو کتا قوت
 بوقت سحر چور شہر راہ
 جہنم میں ہو جای اکثر بشر
 زمین بیابان شفق زار کرد
 نئی شلمہ پر کہ سومر دہے
 یکا یک و سواد کی کر کی ہو
 مدینہ میں آسانی کی حضور
 کیا واجب و کواون یقین
 تھیں اس کوہ میں کینہ ناگ
 مدینہ میں لایا یہاں ہشتام
 کسی لوٹ لی ناغہ ہا حضور
 ہوئی آپ علوان کی سچی سوار
 ہنگامی گناہ تو کی رستم
 کہ تہا برادر و کردار جھلس
 ہوئی اخل شہر سلطان دین
 کیا اور و ن پر روانہ کیا
 لگی ہاگ لگی اسکی خبر
 و یا ہج کفار کی صبد کو
 گرفتار اس قافلہ میں ہو
 دیا قیدی چوڑ و حتی شہد
 خداوند اسلام و احسان ہو
 کہ تھی کلب ناک و مسکیر
 کہ اب یون ہی حکم خدا و نکل
 محمد کی کلمہ سی ہو جانی پاک
 کہ کرتا ہی ناپاک کو پاک تر
 بنی سعد و بشر کی کافر ہو
 روانہ کیا دی کی ایک سحر
 تو کہہ یا ہو دو کا نام و نشان
 مدینہ میں اگر مسلمان ہو
 تو حکم ہی سی وہ ہر ضعیف

جوشی جو مسجد کی نزدیک دود
جو صحت ہوئی اور توانا ہوئی
پھر آخر کو بڑی ہوئی شیب
کہ وہ کوچ آگہوین کی وسیل
نہ سبجو حفظ معصفا کا غضب
کیا حکم انکو اسی روپ میں
تلی اونکی تہاریت کیا ہوا
ہر اس غضب ہی سے کہ اپنا
دو عبد الدین بدوا چوتھا
یہودوں میں ہی دہشت بدلا
جہنم کی جانب روانہ کیا
کہا کہ دین میں چپ کرو میں
یہاں قدرت حق ہی جلو نما
کہ عجز امیہ کو سلہ کی سیات
جو پہونچی بہرہ و نوخون باکی
دین میں خط اس میں ہوا
ہی تاریخ پہلی وہ ذقیدگر
ادامہ کرئی کو ہوسوار
حدیث مکہ سی ہی نو کردہ
قریشان مکہ جو ہی وہ ہی
پیمبر کی خدمت میں پہونچا
نہ جب تک کہ ہم لڑی نہ کر
نہیں آئی میں مت نام ہو
یہ تو کی حماقت نہ آئی پسند
مروت کی آنکھ اور نظر بند کر
جنر سلیمان کو پہونچی ہاں
جو دیکھا صحابہ حضرت رسول
تو بیعت ہی کی گئی ایک
ہوا تو ال پرانی ہر حاجت
مذا ان ہی راضی ہوا خدا
نہا کہ ہوا متحیر نہ تباہ

چراغی میں ہی اختر من سحر
تو متر ہوئی میں ہی پیر گئی
ہوا اون پنازل ہی غضب
کہ کہتی میں مردم جی سیل
بنی کا غضب ہی خدا کا غضب
او تہاریت بڑوالی و چوین
اور اوپر ہاتھ سورج دکھتا ہوا
کہ اس فخر پر ہو رسول الہ
اوسن سینا روستی حضرت
ہماری عداوت میں ہی بدلا
سلامت مینہ میں آب آچرا
کہ قتل ختم اہل کو کہیں
کہ آیا تھا کیوں اور کیا کر گیا
مدینہ سی بھیجا اگر اوس ہاتھ
ہوئی حال سی اونکی واقف ہو
برسی کو نہ نہ آپ کی دعا

کلی کرئی شیر اور دل و کلاو
شتر بان کو مار کر جان سی
کہا کات دو انکی تہ سی ہاتھ
سنا ہی کہ تھی اہل وہ آدمی
ہوئی جہنم میں ہی چور و کلاو
موسی سب کہ کہتی ہوئی ہی
یہ پیر و زبر کی کہتی ہی ناگ
وہ خون ہی تھی تھی تعلقا ہی
کہا جاکہ سینہ میں ہی نامور
یہ خیر میں پہونچا اور کو کلاو
اسی سال موسیٰ جناب ہی
لفظ اسکی سدوم ہی بر پڑی
دعا باز دشمن کی شکر عرض
تو بوسفیان کو مارڈالو کہیں
کئی روز ہی جہت جو میں رہا
ہوئی بازش ایک ہفتہ تک مضمر

انانہ ہوا اور جو جمع ہو
شتر کی پہاکی بیان سی
اور اسیا کر دکام ان کی ہاتھ
ہی حالت اصحاب ان اونکی کی
اور اوپر اس آفت کا آباہ ہو
ادھر حکم تھا آگ لوجا سی آب
جو کہتی وہ آب پ کہتی ہی ناگ
میں کیوں نہ اس آفت شاق
اسیر نزم کو قتل کر
مع جملہ احباب ان بدلتین
ابوسفیان کی بھی ایک آفر
سلطان پہونچا اوس کلاو
کیا یوں پیمبر ہی عزم خوش
کہ ہی دشمن دین و دین میں
مدینہ کو بی نیل مقصد پھری
ہوا تاد اہل ذراحت کا دل
تہا دن پر کا جو جناب ہی
عرض چودہ سو سی تو ازاد ہو
ہوئی فاتح سید الشہر جان
کہ اسپین سب کافرون فی سلام
نکر ناخال قدم حرم
پیام او نکو بھی لڑائی کو ہم
ہوا خواہ کوئی نہ تہا دشمن
او ہون ان و نہین پہونچی دیا
اور اوان کو لگی دیروہاں بچیا
ہوئی سخت خونخاک اور سقار
ہی مروز خاطر خیال قتال
کرین کی خدا ہم حق و مال و سر
ہوئی انشی اتنی رسول خدا
کہ وہ ان مغفرت یہاں فرجات ہو
تہ تیغ ہو کر ہوا بی نمود

صلح حدیبہ

صلی ساتھ اصحاب لی دو ہزار
جو پہونچی ہاں شاہ دین شاہ
سوی مانع مقدم حاصل
کہ مکہ میں آئی کا لینا نہ نام
یہاں آپ سے نہ کر جا میں
کہاں مانتی ہی وہ ایمان گم
تو اون لی و تو توئی دینی کو پند
دین او نکو رکھا نظر بند کر
کہ عثمان کو مارڈالا وہاں
میں جدی زیادہ غم و طول
لگی کہی حاضر میں ہم مروت تک
کی حضرت سی جہت بنیر وخت
کہ فرآن میں دینی نہا کی خبر
لا مال ہر ایک کوئی حساب

دیا کہ ہی اصحاب و اکث
سب طرف کی جمع ہو کافرا
لڑا ایک تیار کر کی سلاح
و مکہ کی سستی میں رکھنا قدر
پیمبر فی فرما کی پانچ حرم
ہوا انکو ہورون تھی سب ار
جو عثمان کو وہاں روانہ کیا
پیری وہ جو لیکرو مانتی جواب
یہ نہ کر خبر سیدنا عدا
ہی چہرہ بظاہر نشان مال
خدا کی قسم آپ کی حکم پر
خدا کی میت سی راضی ہوا
خدا انی کیا اون سی وعدہ ہو
دیار عرب میں انہا جتنا ہو

دیا کہ ہی اصحاب و اکث
سب طرف کی جمع ہو کافرا
لڑا ایک تیار کر کی سلاح
و مکہ کی سستی میں رکھنا قدر
پیمبر فی فرما کی پانچ حرم
ہوا انکو ہورون تھی سب ار
جو عثمان کو وہاں روانہ کیا
پیری وہ جو لیکرو مانتی جواب
یہ نہ کر خبر سیدنا عدا
ہی چہرہ بظاہر نشان مال
خدا کی قسم آپ کی حکم پر
خدا کی میت سی راضی ہوا
خدا انی کیا اون سی وعدہ ہو
دیار عرب میں انہا جتنا ہو

قریشوں کو کہہ دینا جو نبی خبر
اولو العزم ہی وہ رسول خدا
شہادت سمجھتی ہیں مئی کو وہ
یہ بختان موجود ہیں لیجئے
ہی آئندہ کو صلح دس سال تک
کیا صلح نامہ جو باہم لکھا
جو خبر بانی کی جانور ساتھ ہی
جو انکھتہا ہی قسم زن بن
اسی سال میں نجات آپ نے
نہ لاؤ گیک ایمان جو بادشاہ
ایک انگشت ہی آپ فی لی کہد
چہ نامہ لکھی آپ فی مھر کر
کیا ایک پرنل کو نامہ رسم
موقوف تھا ایک مصر کا بادشاہ
تھا ہونہ نامہ کا ایک شیوا
زبان ہر ولایت کی تعلیم کے
پہر تھا فضل و احسان اللہ کا
اور سخت مئی نامہ مصطفیٰ
میں ایمان لایا ہوا اللہ پر
یہ چھ دھ ہی رسول انام
زبان نبوت کی تصدیق کی
بسا حنہ و ان خداوند جاہ
وہ او سوقت فارس کا تھا بادشاہ
نہ وہ دین اسلام میں آ لکھا
اسی تیش پرستی مئی نہ ہو کر
یہ سنکر رسول خدائی کہا
اسی سال بدیسی ہوا وہ ہلاک
وہ نامہ نہ پہاڑ اٹھا اوسکا نام
ہوا اوسکا مہرہ آئین نگالان
موقوف مئی نامہ کی قسطیم کے
لی کاغذ پر مئی لکھا کہ

کہ باذیہی ہر مئی ہم بر کسر
ہی غازی ہر ایک صاحب مصلحت
غزاکہ مئی مئی قتل کرنی کو وہ
اور اب قصد عمر کا مکتب لکھے
پر ان جاسی ہر مدینہ ملک
ہو اسکو حکم رسول خدا
وہ مدبرج راہ خدا میں گئے
وہ ہی سورۃ فتح اس شان میں
سلاطین عالم کی جانب لکھی
تو ملک اور مال اوسکا ہر گناہ
اور اس طرح موقوف اوسکو کیا
چہ شاہوں کی نام اور وہ ہر مئی
کہ تھا قہر روم و جہتشم
بنام اوسکی ایک فن نامی لکھا
لکھا اوسکو ایک نامہ باصفاء
خدائی بھر یک رسول نبی
یہ اعجاز تھا شاہ ذیجاہ کا
کہ کہہ آکھوں یہ پلکے پڑا اوسکا
اور اوسکی نبی صاحب جاہ
ہی نوریت و انجلی میں جگانام
بہ تصدیق مئی میں توفیق کے
نمودنذیر زمین تکیہ گاہ
کیا اوسکو نامہ توفہ رو کیا
خبر پرایمان نہ وہ لایا
نہ لاؤ گیک ایمان اللہ پر
سر پر زور اوسکا توڑی خدا

صحابی ہر مئی لکھی حجت تیار
بنیں بہتیا سوسی ہونہ کہ مکتب
توکی صلح اس شرطی اختیار
دین کو اس سال ہر مئی کمال
جو کچھ اور اقرار تہائیشوں کم
کہ اپنی سرولنی کردور بال
ہر ایا کو کورج پلٹی رسول
یہ خاطر میں کھلے تہی نام کی
لکھا بادشاہوں کی ایمان لائیں
زبیں ہی دست و حجت دیا
باین شکل وہ نقشن کچھ نگاہ
نچا شہی تہا حبشہ کا ایک دشا
اور ایک فارس کا دشا لکھا
کیا نام زوایا طراکی نام
اور اصحاب اعلامی چہ دین
کیا حبطف یار خیر اللہ
نچا شہی کی جیس باس ہو چا رسول
گواہ اسکی رہنا تہی مردمان
خدا ایک ہی مہن کچھ شکستہ
جو ہر مئی کو نامہ نبی کا گیا
نہ سمجھا کہ دنیا کا ملک مال
جو ہر مئی تہا توشیر وان کا پیر
لگا کہنی نامہ کو دو بارہ کر
نچہ پڑ گاہ رسم آئین کفر
بتوں کی پرستش نہ چوٹ کا گو
کیا چاک کافر فی نامہ میرا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ہر وقت مئی مرق اللہ ملک
پڑا اوسکی حصہ کا اوپر بال
کی ہماؤاری فرستادہ کی
نہ سمجھا کہ فانی ہی تہا ملک مال

برای ہر مئی کو کارزار
بہت سخت مئی بہت بوقت نہر
کہ یا سید و مرسل کر دگار
قضا کچھ عمر کو آئندہ سال
سیکی کتا لون میں ہی قہر
جو عمر کا محرم ہی ہوا حلال
ہوئی سورۃ فتح رہ مئی نزل
حقیقت میں تہی فتح اسلام کی
کہ وہ سلطنت دونو عالم میں
کہ فی مئی نامہ مئی ہی عہد تیار
لکھا تھا لکھی رسول اللہ
اوسی ایک نامہ لکھا اہل جاہ
کہ کسری ہی جسکا لقب ایمان
کہ اوس عہد میں تہا وہ سلطان
کیا ہر ولایت کی جانب میں
زبان وہ ہوئی خود بخود اوسکا
کیا اوسنی فی انورایان قبول
بہ تصدیق و اقرار طبع زبان
نچہ ہی ختم الرسل بالیقین
نبوت کا اقرار اوسنی کیا
ہی ناخیر رہتا ہی آخر طول
بسر اوسکا پر دیز تھا بد گہر
پہر گاندہ شخص اسلام پر
نہو ہر مئی گار کشتہ از دین کفر
کہنی آگ سی مہرہ نور تیار
کری چاک ایک سر لعل کا خدا
بہا اوسکا ملک اور ہر ایک چاک
کی سخت نالائقی اور بیجا کام
ہی ستا صلی اللہ علیہ وسلم کہن
کہ وہ دین نہ بخت کافر نہ بخت
بہا حوہ و بانی یوسف جلال

چو رفتند درین خانه پیرا
از آن جگه حجر سفید ایک تا
رہا خاص ملک ساریت لعین
ہو جس سرخ کج کا جنگ
ولی خوف قہر سی اظہار دین
چو ہر د کو بہو پناہ وصل بنی
جو وہ ملک دنیا ہمین باطنین
کہا آپ کی لقمہ ہر زسین
پہری آپ مکہ کی جستج کر
نہ سہا کہ دنیای نامیادار
نہ اسکو قباہی نہ اسکو قرار
چو شہر ہودی بو ہر د و ہار
یلا ساغ باد و حیرت
سیر کی سورخ نی باخ و شال
محرم میں خیر کا غنہ ہوا
مدینہ سی سلطان کوں مکان
یا گہر قلعہ کو بہت سے
ہوا آتش الہام ایک دن جنگ
اوٹا کر نشان ہی میدانین
کی اہل من باز کی ایسی ندا
بہو دون پہ تھا وہ قیامت
لگی کرنی کرو میان بہر بیان
وہ سپاہی کی اٹھاکر عات
جہنم کا را اوسی مرحب آ
اسی سفر کہ میں میدان جنگ
در قلعہ تھا جو نہایت گران
ہر جیک خون میں زار و تر
زرد و ازہ قلعہ درہم نکست
کیا وزسی ہزار حیرت
چتون پر جو مٹی ہی بخت
دو دانی ہی لکھی تھی

جہر و نہ ہر د و غیر از محل
کہ حضرت فی نام و سکاد اللہ
بہت پلج و بہر دہ باتین
اوسی سال دہہ گر گیا ہو تک
نہ اوسی کیا ہودی شاید
کہا نیک ہی راہ اسلام کی
تو مقبول ہم دین اوٹا کرین
نہ بخشو کا ہر کر میں اسکو کین
تو جبریل فی رلو میں ہی خبر
دغا باز ہی اور بی آستہا
مگروان کی ہر چیز ہی پایدار
ہوا اس برس ہون دیندا

وقایع سال ہجری

میں کہتا ہوں اسکا ہم سب
ہو چوہ سو لگی سیادی دن
کئی روز تک خب لڑائی بری
کہ جوین ہوین فو و نجات جنگ
جو تشریف و دلائی میدانین
کہ قلعہ کا دیوار و دراصل گیا
قیامت بہو دون تہا ہر د و
ہی قلعہ و قلعہ کا نشان لیشا
حلی کا مقابل ہونا کہاں
ہی اسی حلی کو کہاں حربا
بہنگام کشتن بدورین جنگ
بلا تازہا جسکو ستر جوان
رہا ہاتھ میں اسکو جا ہی سپر
جیف کا فزان نیز درہم نکست
کیا قلعہ تہر قلعہ خیر
دہ اندھنی گری گری سخت
انی جناح ہلکے کی باغی

اگر چہ ایمان کیا اختیار
وزا تجملہ مارے قطبہ نام
کہا آپ کی نادر ملکس یاد
مگر ایک ریت میں ہی ان کہا
چنانچہ یہ کہتی ہیں خیر کہ ہی
گر دین جو چھو حکومت رول
قیامت ہی غل اور دنیا ہی آج
ہو ملک اس شفاوت گریں کا ہاک
کہ ہر دہ موائی خدا کی حبیب
اگر بھیاں تباہی ہی تو بیچ ہی
اسی سال میں ام روان مین
مٹائی ہی آسانی حق پرست

وقایع سال ہجری

ہی خیر خداوند حصن مدینہ
سوا انکی ہی اور دوسو سوار
جو تہی قلعہ جانا دریا ہر د و
حلی علی شاد و دل دل سوار
تو دروازہ قلعہ پر آن کر
ہی شان ید اللہ ایسی نمود
وہ شیر الہی نشان ظفر
تہا حرب بہودی دلا و دون
حلی کی کر ایک ضرب دم لفظا
جو حرب تہا ہاتھ نیز و ہاں
یہ الدن ہاتھ میں سی سپر
یک ہاتھ سی اسکو چیت پٹا
دلا بک کی سپر تہ کی زور سی
ہلا یاد قلعہ جب کے کل
گر ابرج اور کاف یان کر گریں
بہو دون کی کیا فریادی
یہ سنم تہی زور و فغان لزان

یہ بھی تھا ایف بہت ہی شمار
بر اہم کی مان میں فانی تمام
ہو بر یاد و ناسا دہی مراد
کہ وہ اپنی دل میں سلمان ہوا
کہ ایمان لایا مگر سخت نفی
تو البتہ کرتا ہوں ایمان قبول
ہم امید کر سکتے ہو کون
یڑی اوس طلبکار کی سپر خاک
را مانک نہ دوس کی خیر
وہ کہ بادشاہی ہی تو بیچ ہی
کہاں حضرت عائشہ کی و ہر
حلی کی کیا عشق فی دلو کوسیت
کہ کہتا ہی دہ و ازہ خیر
کیا ساتوں سال کا یون با
مدینہ سی ہی اٹھ منزل خیر
جو خیر میں پہو پچی متہ اعدا
بٹہا ہمیں ان چو کیا نیت
ولی علی صاحبہ و الف
دیا کا زور و راستہ برطر
کہ بہت سی ہی دست پاتہی
اوٹا کر جو لای نشان ظفر
بہو و و خاسد و ارا و ہلوٹ
کی اوس جس مسو ہر جنم کی
جہی اوس تیرہ کی تین تین نشان
گری توڑ ہاگر قدم زور
کی میدان میں ہی سپر کی آڑ
ساخت کی سپر کی زور
کئی چار دیوار قلعہ کے
سندھروں ہی سپر کی گری آڑ
امان الامان یا علی عباس
سہر خنسی گذری ہر د و

شہنشاہ زمان حیات کیا ہے
 ہر ایک کی نگاہ زمین کی بن
 جو احسان لائق بنی سو کر گئی
 اکی کرئی شمشیر کا شیر دار
 اگرچہ تھی اوسوقت شان جلال
 خزانہ چھاپا ہو سو بتلا بیوہ
 زن و طفل کی باندہ کرکھڑا
 کہا جھکے ہو سخی مہاراجی بہر
 ہوئی جھکے محنت کی جست حصول
 محل حیمہ سی آئی ہر دن در
 ہی تیری شجاعت کے کوشش قبل
 ہو اہر جو بہ کا غنہ خود دید
 کنارہ موافق بیان جست
 یہود و کفریہ قتل کو مسخ کر
 وطن نبی زمین ت کرو بیوہ
 اور اوسکا جو حصول تہر نیکی
 پیمبر فی جسم اولیہ کر کی کہا
 نظرف میں اپنی اوسی لائیو
 ہوئی داخل لشکر بامتنہ
 ابو موسیٰ اشعر خوش ادا
 نجاشی لی حضرت کی فرمان
 جناب نبی سی باغ از روشن
 کو زینب بہتھی جو رحمت تھی
 زینب فضل رحمان تہا آپ
 مفصل سنا جو بہ و ارادت
 سفر میں جھیکے تھی نیک نام
 گزر ہر قافل سی آلودہ کر
 سیری روبرو کیجی نوش جان
 وہیں بی تکلف شہ انبیا
 وہ بکری بیہ بولی رسول خدا
 یہ کہ نہ جیسری اوس سی کہا

ایسا ہی نہ زبان نہ نام
 اگر دو بخند فکا پانی چلا
 یہود و کفر کی جھک گئی
 کہ یہاں تک میں باندہ پایا سکار
 اگر آپ کو رحم آیا کمال
 خیانت امانت میں ست لائیو
 کیا عرض حاضر تھی ہند وار
 ہوا فتح خیر تیری نام پر
 ہوئی جھکی راضی خلد و رسوا
 علی سی بی شاہ عالی گھر
 ہوی بندہ اہل دین بیان رسید
 صفیہ گرفتار ہوئی اوسکی زین
 کہا ان کو بیاضی نکالو دبر
 کہ میں ہم گرفتار رنج و محن
 وہ سرکار میں لائی ہو چکان کی
 کہ حصول کر نام آدم ادا
 نہ سرکار میں اوسکو پہنچا ہو
 ہاں جعفر علی کی جو بہائی خیر
 انہیں اہل سجت کی ہمراہ تہا
 وہیں کر کی حضرت سی نکاح او
 ملی ساتھ اس قافلہ کی یہاں
 تہا نام اوسکی والد کا کاش شفی
 ہوا زندگی تک اوسکا
 کہ دل کو ہوئی فکر شیر بہت
 کہ اوس زین جعفر علی نکاح
 ہر ایک عضو سہم ہلاہل ہی
 کہ ہو دیکھ کر دل میرا شادمان
 وہ کہا فی لکی لکی ناخدا
 تہا دل لفظ ادا اس سی سوا
 کی اب تو کی کیوں جی ناخدا

جس منیت پہنچا دہ بار سی کو
 ہوئی میان میں بندتھ آدہ
 کہسی بن میں خیر کی سرست شیر
 کہسی آپ اندر جو در توڑ کر
 کہا جان کی ٹکاو بخشی امان
 تمام اونکی عورات کو قید کر
 بہت خوش ہوئی تمام لالہ انبیا
 کیا عرض قبل سرکاری
 جب آئی بھان شمع کر گو حسن
 خات سی لی جو انکی چین
 ہوی سات سو گھر ہو جی ہاک
 اوسی کر کی آزادیا افتراج
 اہی کر کی متی ہون سب بی بات
 کچھ اس ملک میں داخل ہو گیا
 برہن کی رحمت کی مانند ہم
 اور آدہ تہاری ہی جوتہ کا
 ہوا فتح تہر ہر جھیکہ کا جگ
 ہاں جرتی ساتھ اونکی دو کا
 تہی ام جیدہ بی ساتھ لگی ہی
 مدینہ کو حبشہ سی رحمت کیا
 ہی یہ بھی قایح سی اس سال کی
 خدا کا جواز مل ہوا اوسیدہ تہر
 ہی گواصل نسخہ میں تہا لکھا
 تہا حارث جو جھک کہا لی چین
 کہ ہون ایک بکری کو اوسکا کہا
 کیا اکی خوش آن مسالت تک
 سن اوس دعویٰ کی یہ انتخاب
 لگی کرئی آپ کو جو جھک
 میں سب ہر اودہ ہون کو پسند
 جو سچ بتا ہی زین جعفر

ہر سادہ کردار سیسی ہر
 بندہ ناخون گذر کا کافشار
 کہسی ساتھ شیران جلی دلیہ
 کر سی پاؤں پر ہاندہ جھک کر
 گھر مال بچان کرنا یہاں
 کیا ضبط سب و نکادینا روز
 بہت کی شادا و رب دی نا
 یہ بندہ فقط حکم برداری
 اودہی بہر تعظیم شاہ زمین
 کہا اسی علی مظہر شان دین
 ہوی جھکی راضی خدا و رسول
 ملا اوسکا وہ تہہ خون مخاک
 کیا آپ کی ساتھ اونکی نکاح
 کہای سرور رحم دل پاک و نا
 گھر نہاں کی جوتا کر گئی زمین
 برہن کی زراعت کی پابند ہم
 تہاری عمل کی ہی اجرت کا حق
 اوسی روز حبشہ سی داخل تنگ
 سمندر کی راہ آئی دھن شینک
 ابو سفیان کی دخت اہر جو
 ہو جعفر کی ہمراہ وہ پار سا
 ہی خیر کی غزوہ کی احوال سی
 جہا کر دیا اوسی حضرت کو زہر
 وینان تو اسی بخوش صاحب
 تھی دخت اوسکی اہل دین معتبر
 بنا لائی پیش محل جناب
 یہہ دخت میں لائی میں ٹکوکا
 کہا آپ فی لکی لکی رکھا
 تو ناطق کی اوسکی خدا فی زبا
 بھرا ہی میرا زہر سی بند بند
 کیا کس لئی تو فی یہہ کار بند

میرا کیا دل من آیا تیری لیا
تجارتی بنوت کا تھا اسخان
فقط مسخر او کیستی کو میر کا
دو دل اوئی بکری اور دینا
ہی اکثر روایات میں لکھا
ہوا زہر کا اوپر اتنا اثر
عوض او کی حکم سنی ہی ہاں
مگر حیرت نازیبی وہ سخت
لگا اور پچھنا کینچا یا ابو
میری زندگی بعد از ان تین سال
مغض ان پر پچا جو سال فنا
ولیکن رگین میر کی سن کی
پر محبت جناب الہی کی ہی
ہوا اس سفر میں پہا ایک عجز
افاقہ میں آئی جو عالی جناب
دعا کی رسول خدائی جو میں
سلی فی ادا وقت پر کی نماز
حرام اور استبراسی بیشتر
حرام اس سفر میں ہوا متعجب
ہو زنا ہو وی زنت سنا
اور اصحاب جو آپ کی ساتھ تھے
ہوا صبح و جب طلوع آفتاب
خدا کی ایک صفت ہی حیر کی پاس
پس از گفتگو کی پہا ٹیل قرار
جو داد القرین ساری کر
لگی جنگ کرنی وہ اہل حیر
ہوئی فتح سلطان اسلام کو
پہو دان گمانی فتح ہو گیا
جبر کو پہا شکر خدا کا کسا
سرا عمر ان خطب کا
سوی مصنف نعت غالب ہوا

بد آیا تھی خوف اللہ کا
تمہاری جو سیمبر کوزا
کیا جا میں اسی سیدنگام
میں ہوں زہر آمیز چوکو کیا
کہ اصحاب میں ہی کوئی شخص
اک ٹکڑی ہوا تکی مگر ہی جگر
ہوئی قتل وہ عورت بد لیتین
اثر او سکا البتہ باقی رہا
کیا حکم سب امت خاص کو
پہر ہر سال فرمائی ہی خوشنما
نور کھنی لگی شاد والا صفا
لگین کشتی اوس پر قاتل کی
کہ تا نیز اوس ہر کی رہی
کیا آئی عیبت وہی خدا
تو سب ہو چکا تھا غوب فنا
تو سونج سب اول پہا پس ہوا
اس عجز کا او کو ہی امتیاز
جلع حواری ہوا فرخ پر
اور او سکی نہ علت ہوئی ہو
ہوئی او کی کہانی شکی انتفاع
وہ ملک خسرات کو سوری
تو حضرت بنی کر کچ روٹا شاد
چلی آئی دانشی ہیر کی پاس
کہ ادا خدا ک لین شد ذی دعا
افادت دان چارون علی کی
چہ تم ہو پچا ہی جی کس شہر
جو کچہ او کی دولت ملی لوٹ
سنی اور کیا آکی سیر منزل
ظفر باب شاداب و دہری تھو
اسی جانی تیر کی جانت ہوا
نرج او خدا ک نشتہ پیر جا گیا

دو لڑن اوس وقت ہوا غور
نہ ہو چکا تو او کا جھک لیتین
سو اسی سرور و رحمت بشر
ہوا اب یہی خطبہ چک لیتین
کیا وہ کباب و سی ہی خوش جان
اوسی تھا قاتل ہی دی اوسی جان
اگر چہ رسول خداوند تر
جو سونہ ہون کا ہی طہیر پیردا
کہ جبر ہر کا ہو کسی پر اثر
وہ خیر میں لغتہ جو میں کہا یا
میں در او سکا پانا را دیا
رسول خدا اتی جویا ہی وفات
پھر آخر خدا فی غضب
اور او سوقت سر سفر فانی
غلی سی اس آداب ہی ہو گئی
پہر ادا یون و ہوا آفتاب
ہوئی بیج قسمت ہی کی نام
ہو جب تک نہ ایک حیض کال نام
جواہلی گدا بار بردار ہے
ہوا قصہ ایل خریس بجے
اوس سوی ہی آخر شب کی شب
نماز سحر با حامت قصہ
جواکان وین جالین ہی ساکن
جوبانی رہی در ادھی زمین
لٹی گھر سکان و دان کی نام
تو بجائی وہ نہ نکل کو سیا
ر کہا او کو ہی مان کو قرار کار
سرا بہت ہی اطراف کو
سرا یا او کو کہ حبشہ دنی کا
ہوا بعت شیرین سودا ہی ہر
سرا شجاع بن وہب کا

کلی کہنی اسی شاد ملک و دین
کہ ہو تم رسول مان زمین
نہ زہر او سکا تم پر ہوا کار کر
کہ ہو تم رسول مان زمین
پیمبر کی ساتھ ایک سفر ہو در
ہوئی خلد کو روح او کی روان
ہوا زہر او سکا نہ کچہ کار کر
لگا میں مان تین جانت لگان
تو شاخین لگا وین اسی طیر
شنا تا ہی در او سکا چکوسل
وہ خیر میں لغتہ جو میں کہا یا
تو باقی شہادت سدا ک صفی
شہادت ہی کی اسی ہمار ک صلب
کنار علی بن مختار کہا ہوا
نماز کو روت اوس اوٹ کے
کہ دہو پکی دیکھا ہر ہی کتاب
مناغم کی ہی اس سفر میں جہم
نئی چوکو کہی ہی صحبت حرام
فدہ کہا نا حرام اور در داری
وہ اسطور سی تھا کہ ایک شب بنی
تو سوئی رہی صبر تک سبکی سب
اذان و اقامت سی کی پہا روا
جنت خیر کی سکر جان
لین اجرت کی حق میں وہب آدمین
اور اسلام لایکا ہی پیام
مستطرح ہوئی غازیون کی سب
کہ اجرت کو لیکر کرین کار و بار
اسی سال میں ہر طرف ہارسو
ہوا سوی قوم کلاب اشقی
احبار اور میں اور بنی مرہ پر
بنی عامر کہ سہ در پر ہوا

نبی تو سید اور دو بان شقیہ
 بڑے شکر رسول اور اللہ کا
 دیا دین رب کو عرب میں
 کیا بت بڑوں کو واسیت
 ہو احکم بہ ما دلفیعدین
 کرین سمرہ حج کو کفر قضا
 جو قربانی کی جاوے ساتھ ہی
 چڑھی جا بہاروں پہ ہر گول
 ادا کر کی عمر شہنشاہ حق
 کیا اس سفر میں بصد افترا
 کہ من میری مقصد میں ہو
 سیر کی مورخ فی تاریخوں
 ہی نام اوسکا خالد بن ولید
 مدینہ میں کر حیرت باصفا
 اور اس سال ہی لشکر اسلام
 پہنچیں میں بعسرو و قبا
 کیا حکم ای حارث ابن عمیر
 یہاں فوج و دولت ہی گنگام
 ہی دینا کا گھر سخت ہی سہا
 خلیل بن عمر نامی سین
 پہنکر رسول خدائی وہاں
 اہی تینوں ہزار اس طرح لیر
 کسی اوس لڑائی میں دس گاہ
 حبشی چاہیں اوسکو نابین امیر
 مقابل اگر لاکھ کفار مہون
 ہی اللہ بار حسن اسلام کا
 کہا جاوے سونا ہی اللہ کو
 جو پہنچا وہاں لکڑیوں میں
 یان صد ہزارو بائیں ستر ہزار
 لگی جلتی تو اسی سید انہیں
 نہ ترکیب نہ تیب بن مطلقا

ہوا اور نہ بہت بن اوجا
 جو ملک عرب میں پہلے جا
 لیا سرکشان چرب ہی خراج
 حدیبیہ کی حاضران سپہ جلیں
 تو لی دوسرا آدمی ہوتا
 شمار اور گنتی تین ہوا ساتھ
 ہوئی داخل شہر حضرت رسول
 وہاں رولت افزا ہی تین دن
 زمیمہ بنت حارث خراج
 کیا اکھوین سال کا یوں سا
 دلدار بجا ہر شجاع اہل پیش
 یہ عینوں سلمان ہوئی باوفا
 سلاطین کی جانب روانہ کیا
 سراپا ہوا منہ کا رو بجار
 تو اب جلی اور ملک کا لکیر
 وہاں ایک ایمان آدمی کام
 ہی ملک آخرت کا سدا بدار
 کہ رکھتا تھا اسلام سخت گیر
 کیا زید بن حارثہ کو روان
 ہی گویا لیری کی جھل میں شیر
 تو عبد اللہ ابن رواحہ ہو
 مگر جب مقابل ہو فوج شہر
 مقابل مسلمان ایک یار ہو
 سمیر مد کا ہر کلام کا
 کر دھل کفار بدر خواہ کو
 شہ خلیل کی ساتھ لاکھ دین
 ہوا ناگہان کارنہ از شکر
 لگی ہوئی صفائی ایک مین
 ہوا فرق تقدیر و تاجر کا

نبی فرماں کیا تو میں اور
 تو بتی نبی احوال میں ملکین
 کیا راج احکام اسلام میں
حکم القضا
 جو صلح حدیبیہ میں ساتھ ہی
 برآمد ہوئی شاہ عالی گھر
 جو ہو نبی رسول خدا کی پیش
 کی بے وطن اور طواف حرم
 بروز چہارم کیا کوچ فوج
 دیا کر بھی ساتھ ساتھ
وقایع سال
 سحر کی پہلی مین بن لید
 بن طلحہ عثمان بن عاص عمر
 ہوئی الکی اسلام و ہجرت نبی
 باطراف مکان ف باوج حوج
 یہی شام کا شہر ہو لکیر
 کہو شاہ مصر ہی ای پادشا
 جو اس قید خانہ منی جاوے گا تو
 جو موندن ہو بخار رسول نبی
 کیا اوسنی کہا زہر فشرید
 روانہ کسی اوسکی ساتھ ہوا
 کہا زید اگر موشہاوت پذیر
 میری حکم پر ہو جو یہی تیار
 تو اس کرین اوسنی جنگ جدار
 نہ سچھین لیل آپ کو زینجا
 بنا کر شجاعت کی راہ صفا
 پیمری لیکر دعافہ کی
 پس ان غازیوں کے مقابل ہو
 کیا ایک صفیان دونوں اہلین
 بنا تھا جسطوری آپ کی
 جواولی کہا تھا سول ہوا

ہوا اہت عبد اللہ بن
 کیا زہر فرمان اسلام میں
 کی بر باد بنیاد احصا
 ہو اور رضدار کا زہر
 جلیں بیت اوعین ہی کوئی
 مع خیزہ و خود و تیر و تر
 تو کر شکر کہ کو خالی تیر
 کی اپنی ہر وطن پر کرم
 ہوا کہ باغ و داوچ و موت
 مٹی عشق شہت پہلو گلاں
 لکھوں سال ہیشتم کا مین ہوا
 مدینہ میں ایمان لایا پیر
 کہ تھا قوم جن صاحب روم
 بہت صاحب ابو خیر العی
 سراپا روانہ کیا فوج فوج
 یہ بیت المقدس کی بھی متصل
 خدا اور محمد پر ایمان لا
 وہاں باغ فردوس باوے گا تو
 امیر و عین مجری تھا ایک
 رسول رسول الہی شہید
 کہ ہی مرد مردانہ سب ملے ہوا
 ہو جو حق ملی کا برادر سیر
 ہی اکی مسلمانوں کو اقباب
 کہ اپنا کیا پائین وہ بنگال
 لڑن اکیلے ہو کی تینوں ہزار
 طہر اور نصرت کی دی کرد
 مدینہ ہی ہر فوج خضعت ہو
 لڑا کیا دونوں طرف غل اوٹھا
 دو جانب ہی تھوڑے چون طہر
 اوس طرح یہاں تینو ماری
 جواخر کہا آخر ہوا

ابن مکی خالد کو سب فی السیر
میان حملہ کر دو آن بیست
اسلمان سب ہو کر کبل و کین
وہ جی سونہرا و برہہ سبز
خاقب کئی او خا خالد گیا
دہی اسطر جکی داد مردانگی
ولیکن او خطا تھا نظری جواب
جناب سول خدا کی قرین
کہ اب یون ہوا یون ہوا یون ہوا
بہی محرکہ تھا وہ کافر زاب
کہ او سنی جہان چاہتا ہی ہاں
کہ ذات السلاسل جہی ظم آب
محاجر اور انصار حضرتین
کہ باری کو ہون ساتھ کواور
اولوا الخیر مرسل فی سب کلام
سحر اور ابو بکر ہی انہیں تھی
فریقین ہو جب مقابل بہم
دو قتل نیک شود لشکر کوسا
منزل میں کفار گراہ کی
ہو بعض نامور اور کرسار
جو تھی بوجہ سیدہ امارت نشان
انہیں خطاب ہی انہیں تھی
بیان تک ہوئی نکتہ نامور
ہوئی اشتہاسی جو چاند چخت
کیا اب فی ہمسہ مرد کی ہر دم
ہو ابو بکر ہی سب جو لشکر ستو
باین فوج اسلام افراط و
تہاد و گشت فی خار و لی حلا
کھڑی کیر چہ پہلو کی دو ڈیاں
تہا کا لشکر اور سبھی انگہ کا
کوئی اس سب میں نہ دشمن

کیا او سنی مردانہ قتل کیر
کہ ہتھیخ دروست پاکست
انگی ذہنی او شجاعت زبان
کیا اسبہ بھی دو سکر دن عمر
ہزاروں کو دو رنج میں نروریا
کہ ہوئی لعل باد مردانگی
وہ حال اہل ہونہ کا سبب جفا
جو او سوت اصحابی عین
وہ غازی ہوا نہ نوادہ و
جو جعفر کو طیار رخت خطا
بہا وڑ تا ہی ہر اور روحانی
مدینہ سبھی دیکار ستہ خراب
کئی تین سو ساہتہ اسکی تعین
نوسب کافرو کھا کھلے مار
فی حضرت غازیان کرام
نہم متفق کر کی رخصت کئی
نوسب ہر مکی تم دو نو کدیم
پراگندگی آرد او نو را
جو بیوچی بہ اصحابی شہ کی
انہوں کی کیا کچھ دونوں جان
کیا بہ چندہ پراون کوروان
بہیمہ تیون تو اصحابی رخت ہر
کہ جفا جاسوت زاکسہا
نوکھانی لگی چہا برگ حرت
کہ مشکل سی سینہ میں ہاتھ
نوکھانی ہی الدفی مثل کوہ
ہو لشکر دین اسلام شاد
وہ مختار من سلو سنی اید لذہ
سوارانہ کا گذر اہو درین
انگی ترہ مرد او کی اند سنا
سہا جنگ ہوننگ لشکر ہر

درا تا تھا سجد کہ سیدانین
کیا سنی ایسا کہ او سنی جنگ
جو تیخ شجاعت و دام زور
کئی بہاگ یون کفرہ بگہر
کیا او خا چچا یا او کو مار
مدینہ کی مسجد میں و حرم
تہا پیش نکل رسول جہان
وہ اون حاضر تھی وہا کجا
جو خالد سیف لعل و کا خطا
کیا دو نو تا تھو کھا لاوسی
جہاد و دم میں باخار و نشان
ہی او کی چیل میں موج رنج
بہت واپزار بہ کفار تھر
کرین منکر کون کی سپہ کو تہا
کیا ابو عبیدہ کو او کھا کھلے
کہا ابو عبیدہ کو او کھر کھر
لعینون کی فوج کو کر تا تہا
دل و جان سی ہر نصیب
وہ کھڑ سب اپنا مکان چوڑ کر
پہا کھر کو باعوت و جنتام
مہاجر اور انصار حضرت نشان
ہو راہ میں کھا کھا نامور
نوکھانی خرا حصہ تھا ایک
تہا اون برگ ہشتی میں
اسید اسطی نام اسعت کا
کنانہ بہ ریاسی لاواک بو
قریب ایک ہشتی کی استکرا
اور اوس ہی میں کلا کی کلا
وہ بالادرا زائستہ اسوار تہا
حضرت معظم میں آیا وہ کشت
جو خروہ مار رمضان سب

گرا تا تھا سو کافر ایک امین
کہ کفر ہون جان سی ہی تنگ
صف جیل کفار بر جم زور
نہ تھی ایک کو دوی کی خبر
ایا او کھا چچا یا او کو خوا
اکر تہا لڑائی سنی تھی تھی دور
تہا میدان جنگ اکینہ سنا
بیان کئی تہا جی وہ خوش فعال
اوسی جنگ میں و کھا کھا
زمرہ کی دوبار و اسی ملی
کیا عمر و بن حاص کو وہا لوان
ہی اس نام پر دس لڑی اشتہا
کیا عرض یون شاہ اہلاری
کرین زمرہ رو سبہ کو سب
تعین او کی دو سو کی مسلمان
کہ لشکر بہ ہم صاحب اہو
کہ دایم مظفر ہی کیدل سپاہ
روانہ ہوئی جلد و نوامیر
کئی بہاگ دیوار و در و زور
مدینہ میں آیا بہ شکر نام
کیا تین سو ساہتہ او کی ہوا
لکا مرئی لشکر بغیر اطعام
بچہ آخر زور ہی میسر ہوا
ہوئی ہو تھو مثل بیان جل
سرا یا خط کا سب ہوئی ک
کہ تھی بن عبیر اوسی اہو
وہی گوشت کھا تا را صبح
کہون کیا کہ تھی قدرت و کھا
فرحت سی اید ہری و دم ہر
رسول مکرئی کھا ما و کو
سرا ہوا الوفا وہ کو تر

مسلموں کی سادہ سیرک
کی اوسنی سپہوں کو سلام علیک
محکم کی کافر سپہ کر و بین
ہوئی آیت قمر نازل ہیں
محکم کی خاصہ حضرت کی پاس
قضا را اوسنی غنہ میں مہموا
کہ دہری زمین کی جو اندراو
خدائی یہ شفقت کو تفسہ دی
آب آئی یہ لکھا جی حوائت میں
اسی سال وہ فتنہ اعظم ہو کر
خدا کی کیا غالب بنا رسول
خداوندی اپنا شبہ ہیں
ہو ادین اسلام کا آشکار
اور آوی بہت رسول چہا
خدا کی جو بخشی اہیت میں
مدینہ میں ہر ملک سی آن کر

اس قسم کی طرف کو جوئی اور نہ
کسی کی نذر کو کام علیک
کریں دیکھ کر قتل اوسکی تہیں
یا اظہار الذین اصابوا الذی اضر بہم فی قبیل اللہ فیکون
کیا حق تعالیٰ کا اہلس
جو دین اوس کفار حق کو کیا
زمین بینک تہی ہتی بارو کر
کہ عہد ہونے بلکہ مری کام کی

کہ عالم میں ایسی ظفر کم کوئی
ہوئی شکر کین مہمانی قول
دیار کر امت شہر برین
تہا اہل عرب کو یہی ظہر
یہ کہ جو شہر کہ ہو کر
مسلمان ہوا سب کین وہیں
ہزاروں سی ہوئی تہی ایمان

سراو اس فوج وین کی تہیں
سچہ تہی اوسکو جو کا فر تمام
مذہب کا سنا کچھ نہ کیا
کہا عہد تھا نہیں ہی محکو خدا
زمین فی دیا اوسکو باہر نکال
رسول نے سنی جہیہ تا
انہیں تو جو بدیز ہی اس کو کر

اسی سال سی نور اسلام کا
یہا شہر کان چہا کا حکم
کیا شہر کوئی نجاست سی پا
جب مرقم پر سید المرسلین
نورم جتنی میں ساکنان ہو
ہو ا صاحبین نور نور
یہ تائید غیبی جو شمس کو

مکہ میں ان اضطر کہیں
وہا نہیں کسی کی جواب سلام
نہ ہو چہا کسی سی کی شہر
بحال محمد زرت برین
وہ حضرت کی مجلس اسی ہوا
ہو ا قین بارو کا ایسا محال
تو کہنی لگی سر و کائنات
چہا لیتی ہی کی میں اوسکو ہر
ہو ا فتنہ مکہ اسی سال میں
زمانہ میں روشن ہو ا جہا
بجہا سفید ان چہا کا شہر
کیا لحدوں کی رجا ست باک
ہو ان غالب یہ مغلوب ان
مسلمان اوسینو ہو بیگی
صغیر اور کبر اور فقیر اور سیر
اذ اجاء یحییٰ بن زکریا

اذ اجاء یحییٰ بن زکریا فی دین اللہ اقوا حجا

اور اس فتنہ مکہ کا تہا سبب
سفر کا سبب آج کر لو تیار
ہو ا ملک اسلام میں حکم عام
خبردار ہوئی نیاوین قیش
مھا جری تہی سات سو سہا تہا
ہوئی فوج مکہ ملک کی شمار
وہ مکہ سی گہر بار اوٹا کر تمام
موی اوکی ہجرت سی خوش مزین
مدینہ کو بار اوٹا چہا دیا
بامید غنہ خطا کو گناہ
ہو ا وہ سب جب مکہ کا دروازہ
یہ ہو نا اس کو اور کو کر نہ
اوسفیان کی گہرین گہر جی
ہوئی اصل کر زرت برین

کہ مدینہ میں کین شہر کوئی
کہ ہی ایک طرف خرم دولت مرا
کہ حاضر ہوں ہو کر مسلح تمام
کہ ہم دخل نہ ہو لیکی حشر
ہتی انصار سی یاد اربع ہزار
بقری ہوئی جمع بارہ ہزار
مدینہ کو آئی تہی با احترام
کی اوں پر نہایت گرم کی گاہ
اوہیں آپ کی ساتھی سی لیا
یہ مواد اجل شکر دین بنا
ہو ا اس مراتب سی ہزار
کری اپنی گہر کا جو دروازہ
ہی ماسن زمان میں ہی غازیو
جیت خد اصاحبہ بقیہ

پیمبر فی مقصد ظاہر کیا
مسلمان ہوئی تہی جہاں ہر
یہ تہا مقصد ہر دو جہاں
تو دسویں کو رمضان کی ہر
ہر ایک قوم رستہ میں تہی گز
جو عباس میں مطلب کے سیر
ملی منزل جھٹھ میں آن کر
وہ قبل اس سی از حکم پیجا
اوسفیان آتا تہا لسی جنر
شفاعت سی عباس کی ہر
کہ حضرت فی سہا ریا فوج سی
حرم کی جو مسجد کی بلاندر
جو رمضان کی مسون کو حضور
کیا حکم فوج کو آتشکار

مھا جراور انصار سی یوں
ہو ا حکم اوہیں ہی چلو کل سب
یہو جہا جاتین اعدا ہر ہم ناہان
برہا ہوئی سید الفرج جن
ترقی سپاہیوں ہوئی تہی
رسول خدا کی چہا نامور
پیمبر سی وہ عزم پیغام ہر
ستفاد یہ مسجد کی بھی نامور
ملار اہ میں فوج سی آن کر
کر امان قبول اوسنی پائی امان
اڑا تہا ہتیار جو ڈال دی
یہ کہ کہو جب نہ کھی برین
لشکار و تھل فستوق و سرور
کہ ای غازیان شجاعت شہر

اگر اهل کفرین کسی جنگ
کریں غزم آرم اگر باد غا
ادھوس سناپ کا جلوہ ہوا
ہم حکمر اور صفوان ہو
سرزاد عادلہ آئی کہیں
ہوئی اس طرح کی لڑائی شدید
بہر آخر کو کر خواجہ باکرم
جہودار اسی خالہ تندہ
جو درون سی نامزد کرئی تھی جنگ
کہ وہ تین اسی بعض دیکر کی بند
سوار اوس مکان تک گئی تھی غا
جو کعبہ کی مسجد کی اندر حضور
مسلمان جہنمی کہ ہم سہ
ہم ہزار ہوں بارہ ہزار
خدا کا جو جیتی مسلمان ہم
وہ کعبہ میں اصنام تھی پر خلی
کئی کئی کئی کئی کئی کئی
حرم محترم کعبہ باصفا
وہ ان نگاہی ہاتھ کی دھرس
بتوں کی ہوا پاک بت الہ
کی کو شونین ان کی نماز اور
مگر کو کیا حکم انہیں اب مثا
رہل خانہ حق کی اندھی شاد
قریشیوں کا اسیان اگلان
کریں خدیہ قتل کا حکم دین
اونیں آپ کی خدیجہ کہ کہ
نہ خون جگر کی کی کا تو ہراس
خدا کو بخشتی رومواد سب
پیشیان ہوا درت جو خلی

تو کفر غریبی طوف سی جنگ
تو آرم کرنا نہ کرنا و غا
ادھو ہراس غم ادھو کٹا
ہوئی مستحق حکم سلطان
لڑنا کریر اوسنی خالہ دلیر
کہ اکثر ہوئی قتل کا طریق
اگلی کہنی خالہ سی ای تھی
قریشیوں کو بت قتل مت کیج
سب کیا رنگ بہاگ کرئی جنگ
حرم میں اسی بعض ناحیہ پسند
کہ اہل اسلام کا تھجہ گویہ
سوار آپ داخل ہوئی ہاسو
کر اللہ اکبر جو داخل ہوئے
اگلی کئی اللہ اکبر بکار
تو بن موت مری تھی کافر غا
وہ دایہ اور اساف ہیل
کئی پڑی پڑی سب کئی
کہی مسجد کا د اہل اسلام
کریں حضرت لی مضبوط کس
مخالف ہوئی رشک سرکسیا
کیا عجز اور تکر خالق کیا
سمری او سیدت دین سب مثا
در کعبہ پر اہوا ایتاد
کہ تھی جو بدین حیران ب
خدا جان کی دسمت منی گریز
کریں کی اون سب پر کہ کی نظر
نہ خوف خط سی گتو ادھو
کہ منی کیا آج آزاد سب
خبر نمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

مگر اونیہ میں قتل کرنا اساف
قریشیوں ہی کرنا نہ تم کا زرا
کہ مکہ کی اکثر شقاوت و تار
لئی اپنی ساتھ احمقوں کا گروہ
کا ہوئی ایہ برادر ہوئی قتل
ہو جبکہ ایسا ہی جنگ غلیظ
مگر قتل انکو یہ جنگ جیل
سب حکم کی در میان آگئی
اہی کی کو ہوئی غاروں میں
رسول خدا سیدنا مدار
جو ہی شان قہاری ہدیہ کلا
تیکر کہی زبان شریف
تو ادھو تھاپہ تیکر غلغلہ
ادھو اشار اللہ کے ہکا
ہما خوف غم دور دور دور
رسول خدا فی بہت حضور
کئی دور اصنام ناپاک سب
کہی تھی جو کعبہ میں اصنام
طی کو سوار اپنی کردوش پر
در آمد درون حرم لعبدان
تصاویر یحییٰ بن محمد بن
کینچین تھیں جو خلیان فیہ
امیر عرب تھیں یحییٰ بن
تھی سب خوف سی ای دین ملول
عدوت کا دلا اگر اب لیا
کیا حجت خاص سی حکم عام
جو یوسف بن قہا بہا توفیہ کیا
کیا تھو منی سیرد کریم

نہ لڑنا کرین وہ سب کئی
قریشیوں کا کرنا نہ تم کا زرا
ہوئی مکی آمادہ کار زرا
بی بندش راہ دایان گویہ
ہو اکرم بازار جنگ و جیل
کہ ہوئی گئی قتل کا فر لیم
ہیں حق جو تھی قتل میں
قریشیوں کو قتل میں قتل
کئی بہاگ بعضی بہاگ کو
کئی کعبہ اللہ کی اندر
ہوئی اوس دور و دور و دور
تھجہ داک لسان شریف
کہ مکہ کی ملکہ عین لڑو تھرا
مشار دور اسامی اصنام
وہ دن مشرکوں پر تھجہ دور
کیا اون بتوں کو دین حیران
تجاست سی مکی کیا پاک سب
یالای دیوار و جیای طیب
وہ گردای بت سرکوں سب
رسول خدا اونڈ عالی مکان
تھیں متوش دیوار و در جھیا
شاہین بہت شریف جلیل
شہنشاہ عالم جہان کریم
کراہ مکی کیا کہیں کی رسول
تو آیا غضب قہر آفت بلا
کہ اسی تہیان عداوت تمام
وہ حکم آج تم سب کو منی دیا
کہی ارجمہ کریم وہ کریم
خدا صلی اللہ علیہ وسلم

قوله انی انا یوسف قال لا اشرک بک علیکم الیوم بغیر اللہ لک وھو الحق
یہودی و یمنوں کی جو تھجہ دور
تو اللہ ہو عم رسالت نہا

سب اب بصدق دل سے چاہا ہو
 گریبان بخلت میں نہ سر کو ڈال
 میں مخلوق پر ہوں رسول خدا
 میں پیغام بانی علی کی ہوں
 فرمیں ہمارے دو صد طور شد
 مسلمان ہوتی ہتی اگر کس
 کیا حکم اسی غازیان کرام
 از انجملہ ماری گین چار زن
 و ز انجملہ ایمان لاس برس
 ایک ابن ابی سرح عبد اللہ
 فضیدہ نصب صنعت کوئی بنا
 جو اوسنی کیا تہا وہ جشی خطا
 مسلمان ہو اوسنی ہی بی ایمان
 ہی ایک ن کی اسلام میں خطا
 سرا یا بہت ان کو نہیں ہوا
 روانا کیا خالد ابن ولید
 عرض ہتی جو دنیا بکھر کہ فساد
 بنا یا ہر انسان کو و احد برست
 ہوئی جب چہٹی ماہ شوال کی
 ہی طایف کی اور کس کی دین
 اولو العزم مرسل رسول خدا
 مسلمانوں میں ہی جی میں انبیاء
 کیا ایک خیال اہل اسلام کا
 ہماری ہی اس میں ہستی جنگی سپاہ
 جو کفار و مشرک آئی ہستام
 مگر معرکہ میں رسول جہان
 سوا اونکی کچھ اور یار آپ کو
 یہ کہتی ہتی اوسدم نبی صلوات
 میں ہوں مطلب کا لیتا مدار
 یہ فرمائی کرتی ہتی حکم خدا
 اولو العزم مرسل رسول جہان

کی دین اسلام ہمیں قبول
 گئی آپ کی رو بروی شوال
 عقیدہ ہی اتنا ہی اسلام کا
 میں بنت عسم شاہ کاک و نوز
 نمودار فور علی فور شد
 بدست خداوند عالی مقام
 کروان زن مرد کا قتل عام
 کہ تین بدگمان اور کو بیڑین
 ہوئی امن میں قتل ہی ہست
 ہی ایک قاتل حمزہ و جشی سیما
 حضور معلیٰ میں اگر ٹیڑھا
 صلا اور خشا مبارک ردا
 کہ تہا حکم قتل اوسکو تہا خج
 ہنیں بکھو معلوم احوال خدا
 کیا سوط از رہ عزو خشان
 کیا چور چورا و منی حیدر ملید
 جو تہا رسم و امین کہو و غنا

غزوہ حنین

جو تہی اور تین یعنی جشی بنو نضیر
 پڑا کمال جشی بنی خطبہ بکار
 پھر آم بانی کی کہر تہا یاد
 نعل و انسی پھر سید باصفا
 در شین کا حق تہا عورت در
 جہم عورت اور گیارہ مرد کو کوا
 حرم میں باجیل میں پاؤ جہان
 اور اونیں ہی ماری گئی چار مرد
 تہا و جمل کا حکم مہا ایک چہر
 اور ایک کتب شاعر ہی بن ہیر
 وہ او سکا قصیدہ ہی بات سخا
 جو بوسفیان زوجہ ہی ہندنا
 جس سبب ہی لای اسلام وہ
 رما کہ میں پذیرہ دن مقام
 کیا لشکر خاص حمید راو دہر
 سواج ایک تہا و اس ہی تہا
 زمانہ ہی اوسکو کیا انہلہم

چلی جنگ کی کو سوجی حنین
 ہوا زن کا غزوہ بھی اہل سیر
 لی ساتھ انی اصحاب بارہ ہزار
 پیر کی لشکر سی مشور شین
 کہا دل میں اپنی کہ مغلو خج
 کیا غیرت کی را بی بی جشی
 گئی بہاگ سب فوج ایک آن
 عمر اور عباس ہی اور علی
 غضب کا نشان اور خصی نشان
 میں کاو بنہن ہوں پڑا پیر
 انا انشی کہ گئی ب
 خدا نی جو چاہا تو ایک میں
 یہ فرمائی فرما ہوا ہی عوب

جشی از دل ہی تہا بخت دل
 کہ او تہی معبود پروردگار
 کیا غسل اور چاشت کی گئی
 ہوئی رونق افزای کوہ صفا
 چلا آنا تھا ایک ہک فز فز
 کیا قتل کا حکم ظاہر عیان
 بلا خوفنا ہنیں مارڈا لوہان
 ہوئی زمرہ ہر جہنم میں سرد
 بہا صفران ابن امیہ و گر
 خفا اوس ہی ہتی صاحبین
 ہوئی آپ شہاد اور دینی و سکی
 وہ تہی فخر عتبہ بدست ام
 کتب میں مفصل ہی ارقام و
 حضور معلیٰ کا بااختشا
 ہوا روشن افراختہ و ظفر
 اوسی عمر بن عاص فی ذکا دیا
 کی بر باد وہ باؤ بند ہی تمام
 تہا ہی رہ راست قول اہست
 باقبال داغ از بازو زین
 رقم کر لی تہن اسکو ہی خوش سیر
 ہوئی چار دن ابل و منی و چار
 مقابل ہوئی آکی فوج حنین
 کسی ہی ہو دین کی ہر تہا
 ہوا عوہ والو کا کم عقل و ہوش
 رنا کوئی قائم نہ میدان میں
 ابوبکر اور ابن مسعود ہے
 جہی چہر مبارک پڑا عیان
 کسی فوج کفار میں بن کہیں
 انا ابن مسعود علی الخطک
 کرو تہا میں قتل انکو میدان میں
 زراو کمال و خضبت

عسکری کی سحر کی جادو
نہا سفیان بن عاصم بن حارثہ بن
من بن جلی بن عری ر و رسول
جو تھو آپ کی دل میں نہ لائے
مہارسی رکاب سعادت میں
خداوند نعمت سلامت رہے
یہ سفیان حضرت کا تھا کہ
یہ دیکھ ہوا اب نہ جادو تمام
کیا آپ فی حکم عباس کو
اگر موت کا آج کرتی ہو
غزاکا فون کی کر د آتے کر
بہری سکی آواز عباس
دہشت حرم اور پیش خیز
فرشتی ہوی آکی حاضر تمام
گئی بہاگ سب شکرین پاکار
مسلمان فی فتح کر کارزار
جو کفار کا جنگ سہی رخ پیرا
او عامر اشعری کو دین
کہ ایک دم نہ لینی دیا انکو
بہت سی جگہ کر کی اور خاقان
بہر ایہ راو دہری بفضل خدا
یہ کہ حکم نافذ رسول خدا
ہی ہا ہر کس اہل طایف کی
گاہی تہی ایسا دیر خدنگ
اللسل مشوق تر چندنگ
توان سب نہ ہی کہ ترغیر
ہوا جبکہ طرفین جنگ کثیر
سنا بخون الی جو بہ حکم عام
نہ جڑیڑسی او کادوا لوالکبا
درخت ایک اسکا اگر کٹ گیا
بہت سیر حاصل ہوا ہر ستر

او تہی تہی سپہ ہوا کی
یاد کر دہ سپہی کی خزان
کر دل لشکر کا فرمان بن
کرا پی جلیتی جی ای تنگ نام
کسی سر میرا فو تہی بخت سر
سلامت خداوند نعمت رہے
یہ ہی نو مسلمان فتح حرم
ہوا اسارو نکا نہ قابو نام
کہ فوج فراری کو آواز دود
تو کل کو کھڑی ہی نہ ہو کی
خدا خون کی مت کر د جان
نئی سرسی بہر فوج لڑی لگی
ہوئی دولت سرور مغربین
لگی کرنی کفار کا قتل عام
ہوئی فتح اسلام کی کام
کیا فوج کفار کا کار نوار
اور تھاجسکا موہنہ جیرو دہر
سپہ کی سہی ایس مشرکین
نہ ہوئی دیا او نکو کجا بہر
بہت لوٹ کر لو نکا مال منال
عنیت کا اسباب آنی لگا
ہوئی آپ طایف میں ملتی فز
دن تیر اندازی میں بی حال
کہ نہ ظلم نہ کبہ ہوتا تارنگ
لگاتا تھا سرائیک جنگ جنگ
کیا خستہ کوشہ مشرکین
جوابت بہر حکم رسول نذیر
لگی کرنی زاری و دست تمام
گر او نہ ہم پر عصمت کا ہار
جو کرا فقیر نکا سر کٹ گیا
کہ لشکر اسکا و جاری ہون

صد ہر فوج اعدائی ہا ہم
یہ کہتا تھا جاتی مذہب کا
کرون تم بہ زبان جان غریز
چھوڑو گامین منعمونین
سلامت رہی شاہ عالی تبار
کل کستان پر اگر ہی بھا
بی ایمان تہی جو کہ بعضی ہا
کما ان کی لشکر فی ایسا فو
کہ کیوں بہا گتی ہو خدا شہی
کروا پی ایمان کو مت تب
شہادت سعادت ہی انجام کی
کیا نہ کی بہر سطح کا قتال
قرن شد بہر فوج غریب
ادبنا شت کین شکر زری
مسلمان ہوئی چار و دہم
گئی بہاگ کفار مسدان ہی
کما بعضون فی سوی طایف
یہ او طاس نہ لگتی جی گیا
ہر ایک شت کچ میں فو شت
پورا اپنی لشکر کو او طاس
ہوا حکم ضبطی کا مال متاع
جو طایف کی قلعہ میں ہی نا کا
تو اسطر کجا تیر باران کیا
ہر ایک تیر انداز سدا دھکا
مسلمان کفار کی ہاتھ سی
یہا اندا کہ جو کبک کہسی
کہ باجات طایف کا کاوشا
کیا عرض ای شاہ دنیا و دنیا
ہماری ہی پنج و سیادی
ہی طایف کی سبک دہی
ہوا فتح تو ملک سرکار ہی

او تہی تہی کہو را او دہر
میں جیتا ہوں جب تک تہی نا
سیری عبد ہر ای سار کی خیز
چھوڑو گامین منعمونین
نصف دھون ہم جسی تہی نا
توین چھپی گو سزاران غزا
وہ موذی روز تہی کہتی تہی نا
نہ تہیرن کی یہ تادیر کیا
مسلمان اگر ہو تو قائم رہو
خدا کی ہنور و پرور سیاہ
غزای خدا اہل اسلام کی
کہ سرکار فو نکا کیا پامال
جو نصر من و فتح قریب
نہی جی جہنیک تو بہاگ سہی
ہوئی مثل کفار ستر پلید
غنمت یہ جانا جی جان ہی
گئی بہاگ او طاس کو نا بکار
اور اسطر کجا او کجا چھا لیا
را ایشہ کو با و کی عقب
ملا لشکر خشاہر الناس ہی
کرو شہر حیرانہ میں اجتماع
کیا او نکو اٹھارہ دن تک حصا
کہ بہتوں کو مجروح و بجان کیا
کہ ادنی بھی شاگردا و ستاد
جو مجروح ہی روح ہوئی لگی
تو کشتنوی سدا الہین شہید
کرو بہاگ کی لوگوں کو خا خرا
ہو شہر ہو م رحمت اللعالمین
ہمارا اسی سی کہر آباد ہی
عرب میں ہی یہ خطہ کا شہیر
یہ کہ مدینہ کا کلار ہی

بیرون بس کو حکم رسول کریم
 نہ دفعہ میں سنکر وہاں نہ فرما
 نکل کر ہر اور پر کو اس ناپسند
 جو تاعد کو گھیری ہوئی تھی حضور
 کہا آں میں اس مکان کی چہان
 جہنم کی آفت سی او کو نکال
 بیست سی ہی فزان فزان وا
 شایا اوس صورت نام کفر
 مروج کر سلام چاروں طرف
 تہا جہان ایک شہر دان آفر
 جو خطی کی تین غم و لطمہ بکریاں
 یہ زمان اور سبب تہا جعفر
 کہ جو دیکھتا تہا سو کہتا تہا وہ
 کی ایک ایک کو اسکی دلت عطا
 بہت گرجہ ایضاً کو ہی دیا
 یہ پہچان کر ایک دولت کا تہا
 کہ اور وں کی نسبت ملا کو کم
 عنایت کرو گامیں و حسنرا
 کہ جاوین کی یہ لوگ اپنی اگر
 جو ہو بخوگی تم اپنی کہ دوستو
 میں بخشو گناہ کو فی مست کسرو
 میں بخشو گناہ کو و مال مرسل
 مسلمان ہی میں یہ کہہ کی لوگ
 سمجھ کر انہیں مینی زاید دیا
 شن انصار یہ کہہ عافیت
 زہی بخت انصار وین ہی
 تہا حصہ کا او میں رضاعی چا
 امیران و اسباب او کا تمام
 جو تہی بر سر جناب طایف شہر
 وں جاننا تہا سر سر کر شان

خود رسولی تہ کا نامی درست
 نکل آئیں باہر کوئی خوف نہیں
 اور تر آئی کس نامی سی ہوا
 سلیمان ہوا دل کی آبیاد سی
 انہیں روغن جن اپنی بزم
 بر کفار اور شیر گدین کا مکان
 کہ خاکم یہ محکوم کا ہی وہاں
 ہوئی کوچ فرما ولی خدا
 کیا دور اوی شکل ایام کفر
 نبی سی علی آملی شرف
 کسی وہاں قاتلے کو ٹری کھر
 کہندی میں آئی تہیں بندہ کرین
 رسول خدا الی وہیں بیہ کر
 سخی ہو وہ عطر کا اہل جاہ
 کہ او کا او ہا ہا اوی با رہا
 پیران کیوں کی بلار نہ تھا
 جد رہا تہا تہا بخشش کی ساتھ
 لگی سنگی کہنی شیعہ الاسلام
 وہ دولت ہمیں جوہری کی سل
 تو لیا ہاں کی ساتھ دید و زار
 تو لیا ہو کی ساتھ دشمن خاص
 کرم ایسی ہی نصبت دل فروز
 نہ کہ گاہ جس دل میں کھڑو دل
 ہی ایسی وطن کا اپنی انگوٹگی
 و چشمہ کی خاطر سی ایل کیا
 بجا الای شکر اندہ محبت
 ملی جبکہ وہ دولت سرمد
 تہا ہا بی صاحبہ کی خاوند کا
 دیا بہر کر خاص انعام عام
 تہا مالک بن خوف او کا امیر
 یہاں لکری قدحون تہا کی امان

دنیا کی مٹا دینی سبکو چکار
 جو غلبہ یمنی نکلا وہ آزاد دی
 وہ یمن میں اوکو ایک شخص تھا
 خاں صحابہ میں اوس کا شمار
 علی کی تعین کر گئی سو سوا
 اوس کی جاکے برادو ویران
 وبال عسرت ہی سلطان پر
 جہان میں جہان کفر کا تہا نشان
 کیا دور سی در کا نام دور
 ابھی فتح طایف ہوا تھا سپاہ
 غلام کا بردار جو تھا چہ ہزار
 جو تھا رہیہ فتنہ بارہ ہزار
 دیا بخش عالم کو بخش گن
 ہو کو کر اسیا سچی اور رحیم
 خصوصاً جو تھی فتح کی سلیم
 غرض مہینہ کر خود سب ڈال پر
 جو بعضی خاناں اضرار تھی
 یہ دنیا کی دولت تھی جو خیال
 آیا دوشداران اضرار دین
 کوئی سہانتہ لجا جاگو پسند
 رسول خدا ہی جو حیران نام
 یہ دنیا کی سہل دینار و زر
 ہتھاری کو یمن ہی امان کا
 میں ہم قوم میری ہوا اسکی اور
 و بادل یمنی انہیں ہی بدل
 کی عرض انصار کی یار رسول
 سوا زن سی آ ایک جماعت بہر
 اوسی قوم میں وہ یہاں ان کر
 سوا اسکی پچھتاش خاص
 وہ یہاں کا تہاب کر گئی چاہت
 سرفراز ہو خلع و تاج سی

کہ ملکہ میں بہن سیدہ بکریہ
 رہا جو محصور رہا دوسرے
 وہ قلعہ میں بھی گھوڑوں میں رہا
 رہا مہر و زینت آتش
 روانہ کیا سوئی شہر دوایا
 وراون کا فروں کو مسلمان
 کریں وہ اور او کی پڑی زبان
 نشان کفر کا تھا جہان جہان
 کساد و رسی شرک کا نام دور
 کہو کہ گنج شکر عجب
 تہی چوٹیں آتش زنی قطار
 اور او کی سوا اشرافی فی ثمار
 حطاک یہ کچھ دولت سکران
 کہ فی شہین وہ رسول کریم
 کیا ایک ایک کو امت مسلمین
 دیا بر طرف سکر ایسہ اودہ
 وہ آپسین شکوہ سا کرنی لگی
 کوئی سنا تہ لیا لگا یہ مال
 تم اس دولت حق یہ راضی نہیں
 کوئی آتش سرخ و پستند
 جلب خدا سید ملک نام
 میں جنت میں گنج تو کجا تعلق و گھر
 رہو میری بخشش دشا کصبر
 ضعیف انکا ایمان ہی کجی جو غور
 کہ تا انکا ایمان بخاوری بدل
 ہی ہو کوی نعمت حق قبول
 پیری کفر سی سوی اسلام دین
 ہوا صاحب دین و ایمان ور
 کیا نسبت غیر مخصوص اوسی
 نوظائف کفر سی ایمان جہان
 مسلمان ہوا دل فی انکا خیر

جو بنی بنی بنا اور سکا اہل عیال
 سرورم کو جلد رخصت کیا
 غنیمت کو جبرائیل میں بانٹ کر
 پہونچ نیکہ بن کر کی عمرو ادا
 مدینہ میں آئی امیر حجاز
 براہیم ابن رسول خدا
 اسی سال مسجد میں بنو
 کھڑی ہوئی پچیسویں خطبہ ام
 اوامر نواہی کی دینی شبہ
 کی سطر حکمت حکمیں خدا
 ہو سکی دل پر اثر در کا
 ساتھ او سپوت زار سجدہ
 او نہیں اپنی کی دعا خیر کی
 اشخ نام صاحب تھا اور قوم
 وہ دو حضرت کیا ہی علم اور فکا
 کئی دن تک کہ یہ زمانہ انہیں
 ملا ساقیا بادہ اور غوان
 جو بادہ محمد ہوا اشکا
 لگی کہنی بہتری بہ بات اب
 مسلمانوں میں ہی ہر ایک میں
 کرن سب ہی تحصیل مال زکوٰۃ
 کہ تحصیل کرنا مال حرام
 رعایت رعیت سی کرنا مدام
 اطاعت کرین اپنی عامل کی
 روانہ کیا سوی قوم نسیم
 پہونچتی ہی اسی یکایک پنا
 پس ایک افزع حاکمیں اداوار
 ہی آپ اندر اور سوقت رونق
 خلاف ادب ایسی حرکت جو
 بہ آیت اور سوقت نازل ہو
 زمین جملہ اور کو دنا دان بن

پہری پہری کہ کو خیر البشر
 شباب پہری پر رسول خدا
 بصد شکت و حمت و اتیان
 مدینہ میں اس سال پہونچا
 پیمبر کی چڑھ او سپہ خطبہ
 رسالت کا خلقت کو دینی عالم
 بیان کرئی حکم خدا خلق پر
 کہ دل حاضر و غا کیا طلبا
 کھانپنی سینہ زن و مرد کا
 تہانما نہ وقت پر رسی وہ
 اور احکام عقی کی تعلیم دے
 اوسی پاس اپنی بھاکر کہا
 کہ انسی ہی انسان کا مقبل
 پڑا کر کی آیات قرآن انہیں
 کہ احوال نہ کر سی آسمان

جو کہ میں شریف لای حضور
 تھا کتاب ابن اسد ایک بار
 رہی اس سفر میں جو وہ دین
 ہین مان انکی ماریہ محترم
 جو مسجد میں تھا ایک تنویم
 شمالی تہجرت کا آرام و طیش
 فراق بنی سی ہونہ دیکھن
 تھی مجلس میں اصحاب جنتی دین
 پیمبر کی فرما کی لطف و کرم
 اسی سال میں قیس کا قافلہ
 کہا اوسی مشعل طرف خسر
 ہین جو حضرت میں ہی شہینہ
 یہ سنکودہ صلیتہ بخون
 دیا خج راہ اور شملت انہیں
 کہلی مجیر اور ہوئی پہونچون

دو قلع سال ہنم

کہ منظم ہون سب محالاتباب
 کرن ایک ایک پر گزرتین
 کرن سب کو تعین دوم حملہ
 کہ ہو جا قیامت کی روز انعام
 نہ لینا بجز مال طیب حلال
 رعیت کو لکھا کہ اب یون کرن
 حلیہ تھا ایک حاجت اوسکی شکن
 کہا تھا جو ان قبل عامل رونق
 نیچاس آدمی کر کی اونکا سیر
 چٹائی کو اوون قیدیون کی پ
 رسول خدا وند کو مار مار

کہ منظم ہون سب محالاتباب
 کرن ایک ایک پر گزرتین
 کرن سب کو تعین دوم حملہ
 کہ ہو جا قیامت کی روز انعام
 نہ لینا بجز مال طیب حلال
 رعیت کو لکھا کہ اب یون کرن
 حلیہ تھا ایک حاجت اوسکی شکن
 کہا تھا جو ان قبل عامل رونق
 نیچاس آدمی کر کی اونکا سیر
 چٹائی کو اوون قیدیون کی پ
 رسول خدا وند کو مار مار

کو سب کرئی ہو
 تو احرام باندھی ہوئی باسرو
 اوسی دیکھ مکہ کا حال قرار
 وہ سب دو مہینی تھی اور سوار
 کہ تہین شہادت اعظم کی حرم
 کہ کہ جسکو نیکہ رسول کریم
 بتائی تھی دوزخ کا لالہ و شیر
 وہ نالان ہوا سکنی صورت چرن
 ہوئی اوسکی مدنی سی انگن
 لیا اپنی چہائی لگا آدہ تہم
 مدینہ میں آکر مسلمان ہوا
 ہونا نگہی ہی بہ تم سبکو امر
 کہ اللہ رکنا ہی او کو پسند
 خدا اور بنی کا کیا شکر ادا
 کیا دی کی انعام رخصت انہیں
 نوین سال کا مین لکھون انہیں
 تو سلطان دین شاہ ملک دہ
 عدالت سی اور سب کا بنہ بند
 پہونچیل حق خان یونکا کرن
 اور او کو سبکھا یا بہ آئین
 کہ دنیا سی سیر بچا وئی مال
 جو عامل ہو سب کو رضی کرین
 کر اسوار سچاہ با شاہ دین
 دیا تھا کسینی نہ دخل و کو دین
 دیا بچ سبکار مین و شکہ
 ہوئی وارد در کہہ خاص ب
 دی آواز حجرہ کی باہر چار
 بہ آیت اور سوقت نازل ہو
 جو کرئی ہین ہی سید و سر
 بنی کی انکی سفارش تہیل

دی مدی چہر مدی عام
 قرینہ و کلمی سہی کی جب ہر گیا
 اب آئی ہیں کر نیو جنگ و حال
 کہ ایک لشکر ان پر زور ان کجی
 بہر کر کی تہی ولین اوروہ حضور
 حقیقت اس احوال کی عرض
 پیہر بی وہ دور کر کی خیال
 تہا قضیہ بن عام ایک دن دار
 کیا اوسنی جاکر قتال کیر
 نفی قوم کلابا ملک ناک بان
 کیا اسنی وہاں جانی ایسا قتال
 کیا سرکشوں کو بہر زیر و زبر
 کیا جہد کا غلط کو تفسین
 جزیرہ میں اونکی بہر دیا کی راہ
 علی کی تین ڈیڑھ سودی ہوا
 گئی راہ علی کی جو علی کر اہم
 کیا بت پرستوں کو روڈ خوا
 علی ابن عمر رسول عسرب
 سفادہ دی کی بہن از محمد
 دیا آپ کی بی بی اوسنی و سکی گہر
 عدی دی بہن سی سی جیہ بہت
 ہی اسطر حکا اہل دل در بند
 بی بی جوین اکرم الاکرین
 اسی سال میں آپ تی بر ملا
 نیزہ رواج کی پانچا و گامین
 از ان جملہ ایک بہر بی بی سب
 ہوئی اس سبب سی جیہ بہر
 کی دیر اوس گہرین نور شکستے
 متغیر ہی گونڈا ایک پیر کا
 اور ایک روز حفصہ نہتہا بنی
 کہ دروازہ ہی اونکی حجرہ کا بند

ایا اور عام حاصل ان پیام
 وہ تقسیم کو آئی سب پیشوا
 مدینہ کو گیا بہر کر کی خیال
 اب انکو در فرست امان فحی
 کہ وہ نہت سی ہو کر فٹ ناصبور
 لیکنہا الذین امنوا ان حاکم کم فاسق بکذا
 کی اوس قوم پر مہربانی کمال
 کہ حکم ناطق اوسنی تشکار
 لی آیا مواسی و بردہ شیر
 کیا اون پر چنکا کو حکم ران
 کہ اون کا فرون کو گراختہ چلا
 کہ بہر تاقیامت او نہا یاد جبر
 دی نیو مرد او سکی تفسین
 جہر نیو جاکر سب کر دی وہ تہا
 کہ گہر نیو علی کی جانب گذرا
 کیا شہر ویران او کھا تمام
 کیا دین اسلام و ان شکار
 ہوئی عازم علی مدینہ سی جیہ
 مدینہ میں آئی گشت ار بند
 مع خلعت و مرکب مال و زبر
 کہ ایسا ہی وہ شاہ عالی صفات
 ہی اسطر حکا نیک تخت محمد
 بی بی جوین رحمہ الرحمن
 سبب و اج علی سی ایلا کیا
 نہ پاس اپنی او کو ملا و گامین
 کہ حضرت سی ازواج عالیہ
 نظا ہر شیدہ بیاطن ملول
 کہ ایک کر تاب ہوئی دو ایک نے
 کہ بدو رو کر پتا ہی تی انتہا
 بلا کر کی مار تیکہ کو اونکی گہر
 دین مار تیکہ اور سہرا محمد

ولید ابن عقبہ کو با صد صف
 بہر چھا جہالت کی ایام میں
 کہ اعرض مرند ہوئی بن وہا
 بہر کشن مدینہ میں بن محل
 وہ آئی جو تھی شواہو کی سب
 تہا عباد بن بشر ایک نام ور
 کہ لیکر و سہا تہا ہی اب بیسی
 بٹھایا عمل وہاں یہ اسطر حکا
 کہ وہ سب شیر شکل خیل مکان
 بہت اوغین جاکر مسلمان کر
 بہت لوٹ کا مال کر کی حصول
 کہ حبشہ کی قضاقت جدہ کی پاس
 بٹھایا وہاں اس کا تختہ جات
 دی اوس ملک میں جی کو روڈ
 وہاں تہا جو تختہ مشتر کہین
 مواسی و بردہ بہت سا بہت
 عدی ابن حاتم بہر سنکر جزر
 کئی دن ہی قید میں وہ یہاں
 سفادہ گئی شام میں اور کہا
 ہی اسطر حکا صاحب شان و
 بہر بات او سکی دل میں اثر گئی
 تو موسیٰ بکس بہر مدفن آ
 بیخصہ سی کہا ہی قسم اختیار
 ہی اسکی سبب میں بہت اختلاف
 طلبہ نے چنکا کی چیزیں وہ کہین
 اور ایک ہر کتا ایک بی بی کی یہاں
 کہ وہ نہت سی مہاری شہ نیک جو
 بہر سنکر گئی کہنی حبیب اللہ نام
 پیہر کی خدمت اور نگاہان
 بہرین شکست سی خود و میہر

نبی المصطفیٰ ہر رودا کیا
 سمجھتی تھی انسا نہتہا بن
 ہوا لون خیال رسول عوب
 عذر داری میں لاتی میں بہر خلل
 مدینہ میں باہم چلی آئی سب
 بہر است او صوفت نازل ہو
 وہ حاکم کیا اونکی اصل صلہ پر
 قبیلہ سی جسم کی جا کر سب
 کہ ہفتہ کوئی بہر او دہر او ہا
 ہی محمد ان نعمت سی عوفا گنا
 بہت اوغین مردار و جیان کر
 کہ لالہ پیش گاہ رسول
 حجاز کی کیا کر گئی بہت کاسپاس
 ملی راہ گیر دن کو راہ نجات
 کہ اخراج گنا را و علی خراج
 اوسنی ڈاویا مشیر حق تی بن
 حضور مقدس میں حاضر ہوئی
 گیا شام کو بہا گ چہر ڈاویا گہر
 پیر آخر کو راہ کرم سی جیان
 برادر سی اپنی بہر جہرا
 ہی اسطر حکا اہل احسان و
 کہ بی شیدہ و شکستہ میں ہر حق کر
 عدی ابن حاتم مسلمان ہوا
 کہ لیس ایک نہتہا بنک اب زنیہا
 بہت قول میں مختلف بر خلاف
 کہ او صوفت میں جو مسیہ نہتہا بن
 کیا شہد چہر آپ کی نوش جان
 متغیر کی سی پچھ آتی ہی بود
 کیا معنی شہد اپنی اور حرطام
 وہ آئین تو بہر حال دیکھا وہاں
 کہ بات لکھہ کے بی اختیار

لی بارہوی بنی اور پیر سوم
 کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ راز
 یہ آیت جو حضرت پیر تامل بنو
 خدا کی کیا ہی جو بچہ حلال
 ربی غزوین شاو جن و ملک
 ہوی روفی افزائہ آئے عالم
 برام ہوی غزو سی تاج و در
 پس این جی جی کیا چستیا
 تہین جی کہ یہ زود چاہی ہو
 کی جی یہ دنیا ی دون تہیا
 یہ دفعہ نام اس جگہ ہو چکا
 کہ دربار میں آن کر بر ملا
 عورتی کی اپنی زچہ پٹن
 دینہ کی اور تمام کی در پٹن
 اسی سال میں دہانکا غزوہ ہوا
 بڑی منزلین اور مسائب
 تہی گرم طلع کی ہر ایک صبح و شام
 اور اٹھارہ اصحاب یکا لٹ پر
 سو جو گرم خور و در طلع
 پچال اور چال میں باقی نہا
 بیابان میں اتنا تھا کیا آب
 تو ایک دھت کورہ میں فک
 یہاں تک کہ اکثر صحابہ کا وہاں
 کہتا اس سفر میں ہر ایک صبح
 کہ یہ وہ تہا دھت فضل مبار
 نسیم چسپہ لیتی تہی بار بار
 لٹی دست قدرت میں ہدایت
 شئی کو بلوئی بہی تہی خرت
 اس آیت میں حکم الہی ہوا
 کہ راہ خدا میں بخائی ہو تم
 وکیل ہر ایک کی کوئی ہی نہیں

کہا ورنہ مگر اگر کی تمام
 ہوی سکنی ناخوش اسیر
 یا ایہا النبی لکھ مخبر
 حرام اور سکوت کردا ای جاہ
 کی ازواج ہی جرت ایک دانگ
 ہوا سخت اندوہ ازواج تر
 یا ایہا النبی قل لا
 خدا اور میرے کو با اختیار
 رہا نہ فضل خدا ہی رسول
 طلسم کی زینت بی و فار
 اب آگئی سنو اور کچھ خبر
 زناؤں کا قہر ازاد ہونے کیا
 کہ خولہ ہی اور کی اوی بٹن
 غریب ہوک
 چلی جنگ کو خود رسول خدا
 زمین بیت کی گرم گرم شدید
 کہ کرتا تہا پانی ہی آتش کا کام
 چڑھا کرتی تہی بار بار اندوہ کر
 بہ حال گذار تھا تہا سبب
 تہا با وصف ہکی یہ سہرہ خرا
 کہ کرتی تہی جائد اسب آب
 تراوت سی کرتی تہی جلیق اپنا
 درم گلی تہا کنار و مان
 مصیبت مشقت سی کوچ و تمام
 تہی طبع خردان مصلح
 تہا سر شاخ اشجار اور بار بار
 یہ کہتا تہا ہل ہی یہ کلمہ شئی
 گل و بار سادہ کار کشتی ہی خرت
 یا ایہا الذین امنوا صا لکم اذا قیل لکم انفر و
 طبیعت کو سختی پر لائی ہو
 کہ انہی لی سبب مضبوط کر

خبر دار ہی غصہ یک ذات
 اسی بات میں تامل بیت ہوی
 صا ارجل اللہ لک
 ہی ممکن کہ ایلا کا ہو کچھ سبب
 سبب و اج میں ایک وجہ کو کچھ
 ہوی تامل آیت یہ تحریر کے
 یا ایہا الذین امنوا صا لکم اذا قیل لکم انفر و
 وہ قایم ہی اور ثابت رہی
 خدا اور نبی کی محبت پر سبب
 وہ دنیا سی اور دین ہی ہر کچھ
 اسی مال میں دو زنا کار بار
 تہی ایک امراہ عادیہ کوئی
 ہونین آستین حکم لعان میں
 غریب ہوک
 حواصبا کو یہاں سخت ہوئے
 یہ گرمی تہی و س ملک میں
 سواری کی قلت ہی تہی ہتھور
 لہیز از جو حر طبع زادارہ
 بجز مہرب نہ روغن کا نام
 کہ رت اور بہاڑا و جہاں
 دیس کم سواری بہت تہی ہوا
 اور اوس چاچہ ہو گلتی تہی
 اسیدو اسطی نام اس غزوہ کا
 دین میں جو بار سردار تہا
 گل و بار با ہم ہم خوش تہا
 چمن بند قدرت کی ایجاد سی
 کری نوش جام اسکا ہوا کیا
 رسول خدا پاس رخ لائین
 اگرچہ ہشت آیت سی ہی ہست
 جوی ایک و در خندان جہاں

کسی دوسری ہی کہا بہا
 جناب الہی سی سوی شئی
 اس آیت کا مطلب بتلایہ
 کہ حبس ہی ہون یہ جوت
 نہ خلوت سر امین بلما کیا
 کہ بی تر جمہ ہم ہی تحریر کی
 یہ آیت پڑ ہی آگئی ازواج پر
 اوسی دین و دنیا کی نعمت ملی
 زمین قایم ازواج محبوبہ رب
 ملاوین نہاد و سکونہ دنیا
 ہوی سبب کی حکم سی سنگبار
 اور ایک غویا یک اسلامی
 جو تامل سودا بطل میں قرآن میں
 تہو کہ ایک ہی تہی محض رہا
 ہوی تہی نہا تہی کی محنت کچھ
 کہ جلتا تہا بن گل کی خار خوش
 ردیف ایک کہ تہی پہ تہی دو نفر
 نہ کہ تہی سی سائیدہ ہی اہل سپاہ
 نہ کہ تہی بن آباد شہر اور تمام
 ہو شکل جی جس زمین پر گذر
 یہ ہوی تہی جی پاس بقیرا
 موسیٰ جی لکائی تہی برگ خرت
 یہ کہا غزوہ العسیر اور ہی کہا
 اوسی یہ سفر سخت و دشوار تھا
 پیالہ میں رکس ہی نوش سبب
 چمن کی گل اشجار و گل شاہی
 نہو کچھ جو زور خندان لکھا
 یہ آیت اوسیدو لای میں
 کہ اسی ہو منور ہو گیا ہو گیا
 تہی ناخوش میر کی سبب جگم
 وہ سبب نگاہ آگیا ناگیا

بہارِ دہلوی و سہیل دہلوی
ہمیں ہر روز دیکھتا ہوں کہ
جناب رسالت سے کرم و رزم
کے نام کی ملک میں ہوتی ہے
کیا فوج اسلام کو حکم عام
کو دے اور حق میں خستہ اور خستہ
جو کچھ مال و اسباب جس کی گھر
اگر کوئی مال انسانی نام
کی عثمان اور عبد الرحمن کی
یعنی تھی صحابہ میں بہت دوزار
کہ جتنی سلسلہ میں پاک
کیسکہ ہو خضر و دہلی اگر
ہو اسٹام کو جس کے کچھ
رہی ہیں اصحاب جس کے گھر
ہوئی یہ جو ان صاحبوں کی خط
مخالفت جو کرتی تھی ان پر
جو غزوہ میں حضرت کی ہمراہ تھی
تو ان میں سے کسی کے بعد
مناظرین نے اسطرح علی کے
تو مشروح کرو چاہی یہ بات
علی کا کیا حکم یا مصلحتی
یہ کہ نہ کہ ہوی دنگ حضرت علی
خداوند نعمت شہ انور جن
ہو اچھو جس سے ہوش و شعور
جو اچھو کہ رہا گوارا نہیں
ہنا ماروں جو ان ناپ ہو
رجب کی مہینی میں وہ دین فرو
بنوک آپ پہونچی جو باغ و شان
مسلمان جسے وہ لی لاکھ مرد
اولو العزم ہی اولو اسکی فریق
ہی ہی صلاح اور اصلاح جا

سفر کی ازاد و پرہیزگاری
کہ خبر لیں کہ کون کون سی چیز
مدینہ کی سیکار کہتا ہے عزم
کرنے کے شرم اور پیش قدمی
کہ اسی خازن شجاعت مقام
کو عزم کفار کو لی ملا
وہ محتاج کو بابت دین کی دگر
وہ بارہ العبدین لا کلام
بہت دولت اتفاق با صدقہ
جو کچھ لکھی داد و دہش کا
وہ چل کر کرن کا فوجا چلا
گری آپ سی موضع ان کے
مدینہ میں حکم ہمیں بہت
کہ ہرگز نہ تھا انکو عزم
تو اتنی خطا کی ملی بہت
خدا کی وہ آیت میں اظہار
کی صرح اوکی قرآن میں لکھ
تو بعد ورا و سکود خانی رکھا
ہو اوپر رحمت خدا کی کہی
تو جا دیکھ آیت سورہ برات
مدینہ کا چھو خلیفہ کیا
ہوئی سخت دل تنگ حضرت علی
ہی دشوار رہنا چھی آپ میں
نیکو کچھ مینی چر حضور
مگر حکم عالی سے چاہا نہیں
تجھ کا ناپ ہو تو باطل
چلی کوچ کر چٹھہ کی رو
رہی ہیں دین و مدینہ میں
تو کہ آیت پہونچا رہی ہے
دلاور رہا و دین با ہم مقیم
کہ کہیں نہ پناہ صلاح حال

جو تھی بعض اصحاب مرم
کہ فقیر جو ہی دم کا بوش
یہ کہ مگر ازاد ہوا آپ کا
اولو العزم رسول میں مد گریب
کر و بل کی اعدا سی دین کو تبا
یہ اصحاب عسلی اور عری
بدل مال فانی سنی مال لین
عمر ان خطاب فی اسرہ
کتب میں سیکر ہی شستہ
مدینہ سے لشکر جو چلنی گا
خبر دار سی نہ پادی کوئی
اجازت اگر ہو تو رہ جا سی وہ
کئی بار عزم دور گہرہ گئی
وہ ایک کب ہی اور واد میں
کہ البدنی بعد عجب ہو
کی قرآن میں لکھ اوکی بیان
کی تعریف اور صرح اوکی بیان
کہ ہی صدق مقبول عزم
جو مشرک منافق ہیں کفار میں
ہوئی کوچ فرما مدینہ سی جب
مدینہ میں سبکداری اور عیال
کیا عرض ای جا ہم لا انسا
نہو دین جہان آپ جان چٹ
نسا اور اطفال کی در میان
کہ آپ فی ای مری ہم جگر
علی کو کہ اس بات سی ضرر
ہوئی عزم سدا واد
سستی فقیر و مری جیتے
کہا و دیون سی نہیں ہی خبر
اگر ایک کا سبکداری
کر دلی ہی خوف و ہراس

ہوئی وہ اس آیت سے کہ
وہ کچھ سبکی لونی کو سپاہ
کہ اولیٰ کرین بڑی کی جنگ و
ہو اوکی خاطر نہ عزم ملند
سستی کو دوا ہی خاطر میں
کہ دولت بہت نہ مار گئی
کہ نقصان آوی نہیں ملے
رکھا مال آدائی کی حضور
پیر اس وقت چھو نہیں پاس
منادی ہوئی شہر میں جا جا
کسی طرح گہرہ بجا و سی کوئی
بجہ حکم نہ ہی نہیں پاس
اجازت لی اور لی حذر رہے
کہ خوش وضع خوش رسم خوش
قبول اوکی توبہ کی ای میں
کی بی و قری اور سب اور کھا
کی قرآن سی عزت اوکی عیال
نہیں کلمہ حق میں خوف شکل
خدا کی غضب میں گرفتار
رسول اولو العزم شاہ
تو کہنا ہر ایک گہرہ اپنا خیال
کہی آپ سی میں با ہون جدا
فقس ہی چھی وہ مکان جہان
چلی چھوڑ کر آپ چھو کہان
تو راضی نہیں اپنی اس قدر
کہ اور اولیٰ اسٹار واز و نیا
مسلمان غازی جو ان ہون
کہ شہر مدینہ سی حالی صفات
جو ایابی اب رزم کی عزم
تو سب شکل نہ واد میں
کہ آیت لکھ نظر رکھتے

سکندر را که از آن جوانا حیات
هوی است ساری صراطی
لغز و کشتان بیان بجای تمام
که با دود و آلودگی یک بی گناه
و ده کاخ و خند آلوده بین
او بی گناه بودی رسول کریم
نه آتای سیری رود و دیده اگر
کوئی آتی اسلام لای لای نگاه
خطمت کی کی منتظف نباشد
سوارای جو پیرنجی مدینه کی پای
بامرد و ماهر اصل لفاق
سحابی بی جهت گریا اودی
نهایت هی دل چسب و وار و
که اس غر و ده بین کچه اراده میرا
تهاب و جود اسباب میرا سیمی
بهین با خون من خنجر زان
سفر و در کا آکب نا که بان
رکان سعادت پنجر و درگاه من
در مستحق سب که کار کردار
گیا با تبه سی وقت مانند تیر
و ده سبزه گلشن به باغ و جفا
مناقصه من و ده معذور و
چو بر که سفر سی سال سپناه
غضب و در قهر خند و رسول
سیری خویش و در اقبال بی گناه
کیا مینی جودت عجب خنجر
جو خنجر صلیق بی گناه
بی بی شمل اسدق العبادت
بهت کذب باطل به کلماتی قسم
کیا خنجر مینی نه بار اجتهول
که مینی و در بار من جودت

تو که تازده تسلیم کن اوربات
هواست تر حکم فرمای روم
هوی ملک گیری چرخه الانام
و ده حاکم هی و ده کا اودی لای
رسول او سکا همکون من و جانا
مین که ترا اس وقت اسکو و نیم
تو که ترا من حکم اسکا و کاش
کوئی جبهه خنجر کی جانی نگاه
سبب مفر که است عفت
نگی حکم کنی شرف شتاب
کمی بین بنا اسکا حارب و جانا
گریا اودی اور جلایا اودی
سلوکش دل سی رخ را تبه با
نه تها به که شکر سی و جانا
چو کچه تیاری کی حاجت
تهاب و جود و گلزار بلخ و جانا
هوایا روشنی بین بی گناه
کی سطر حسی مینه و نور و جانا
هی الصبح کل کومین و جانا
را مین مدینه من شکل اسیر
که مینی آنگه من جونی نگاه
راکس لای هیاب کیا کردن
هوی داخل شجر با عتبه و جانا
خورد جانی سی بیابا کی و جانا
جی جودت سکته لای تی اسیر
هو الذب خاطر سی کی سخت و
نگر نایان کذب و مدینه غم
بی بی محفل عاشق العاشق
بهت جونی جونی شتاقی قسم
نگرانی دل بین به کلماتی قسم
که اسلام لای صبح الا حکم

بهت سنگر هوی است مدینه نام
بهت خالید هوا عیب اسلام
اکید و پر فراکی چرخه مدینه
کی و لالا اودی زنده جان کی
کیا خالید او را و کور کی اسیر
بر تانی هی آنگه منی مانع حیا
بهت سنگر لای رحیمی کی نشان
جو ربا و در اربح اور ارباب کی
مدینه من آئی رسالت نهاده
هی اب یون چو حکم پر و جانا
قبایا جو سحر کی بهت پاس بی
جو کعب ابن مالک را تها به
بهت تیری کعب کی مدینه کم
که معذور کچه بین نه تها به
ولیکن هوا بسکه جی گرم تر
شکو فون سی گلزار تها به
هی مکر و ده کچه بهت سکون
بهت چس روز شکر و جانا
کمی روز و دین و مین گذر
نجمی آج کل فی بهت سحر
بهت جانی مدینه من ناخوش
مین زرات هوا تها و مدینه
چو جیسر ان تها کل کومین و جانا
کرو جانا من کس طوری او سکود
تباوت کی با مین تانی جی
که اول فی جونا نگر نا کلام
که گایانان کذب خور و زایل
مناقصه مدینه من بی جودت
بهت جانی من کتی تر مدینه
بی بهت حق باطل سپر و خدا
اسلام ملک کی بی جودت خدا

نگی کرمی منی چو شوی نام
که با بی عجب سی زنده من
رودا که خالید این و لای
کرمی و ده شتاق نشان لای اودی
لی آیا حضور بی دستگر
مین چو اودی اسی اس بهت جانا
کفا آئی اید و در سی جی
و ده جی بیول آن کور کرمی
نشان و جمل بفرج و سپاه
که و داد اس وقت سجد و جانا
کین گاه هی جان و جانا
مین که تها به تبه کا و لای
و ده کتا هی کعب کی کما کرم
که تها به میرا کعب ما هوا
رطب لای تها بی بوستان کی
هوا یک میوه فضل تها نیم خام
چو تها به بهت و جانا
قوا و روز مینی بهت و لای
کیا شکر اسلام کا و دوز
که تها به لای خنجر و لای
که افسوس من کس لای و لای
جلایا تها حسرت کی تها لای
کرو جانا مین کس عذر کی گنگو
کرو جونا لولون بخون بقیعور
کفا و کت کی کباب من کبابی جی
بهان رت کفرا و و جانا کام
هی حیرلایان شایر و جانا
و ده در بار مین بار بار آن کر
کفتیج کباب من جونا و مین
و هی عالم الغیب و جانا
عکس اسلام اسی تها بهت

بجہ غضب کر کی چکر نظر
توئی کشہ و کشہ رسول خدا
بناوٹ کی باتیں نانا ہزار
ولیکن ہی چکو یہ خطرو کہ کل
تو اسوقت جو جاوگی تم خفا
تیری مہر ہی زمانہ میں نور
سفر کا ہناسا مان تیار سب
ہو الغس کی آبلے مکین
پر اب یہاں سی اور پلہ اور چلا کچا
میں اونچی تو اوٹھا لی کیا کہوں
خدا کو غضب کیوں نہ ہو وہ بول
کی اپنوں کی میری ملاست تجھے
کہا میں بھی وحی کا خوف تھا
میں لوگوں کی بوجہ کہ میری مثال
کہا ہاں جو گزرا ہی تجھے
بہت قدر صلاح میں اب دیکھتی
رسول خدا کی سب صاحب کو
بہت عیون صحابی خطا وار ہیں
اکی ہمیں جس طرح کرنی نام
ہر ایک وز تھا دل چھوٹا فرم
کرتا کوئی بات چہر سی کہی
ہلال اور مرارہ جو گہر سی کہی
ہر ایک صبح ہی ہم چہر صبح ہم
جو ہم صحت ایک مجلس یار ہی
دوست دشمن ہو گیا اپنا کیا پھر
میرا دیکھ کر عجب زور انگار
میں آہستہ دلمین یہ کرتا سخن
کچھ ہوتی تھی چشم میری جو چار
غلاموشی سی ہی کرتا کلام
تہا ایک فنا وہ میرا جہم
ناشتہ سی گلشن کی چوٹی کو کھلا

کہا چہر سی ہی کب چکو مگر
تو برحق خداوند ہی وحی کا
وہ باتیں کہ جنگا ہوصاف تھا
خبر کر کی قرآن میں عزوجل
ہی پھر چکو اسب غرض خطا
بہر ذرہ ہو کیوں اس تجلی ہی
نہ چلی کا پر کیا بناؤن سب
کیا اوسنی بر باد میری شین
میں ہوں تجھ جو خدا ہی پرین
یہی چاہتا تھا کہ حد امروں
کہ مجلس سی جسکو اٹھا و بول
کہ چوٹی نہ آتی تھیں باتیں تجھی
نظا ہر کر کی کذب یہ خدا
کسی اور پر بھی یہ گزرا جان
ہی گزرا ہلال اور تارہ چہر
کہ ہوتا ہی کیا حکم ربے کبھی
کہا منع ان ہی نہ صحت کبھی
خدا اور ہی کی گنگا رہیں
کیا ترک کسی کلام اور کلام
ہر ایک بات ہا سو مثل چہر
چھی گنتی تھی اپنی صورت بری
کھلتی تھی کرتا تھا میں لمبری
ہر ایک شام ہی ہم پیش قدم
وہ گویا تھی یار اغیار تھے
تیری چوٹی کیا پھر تارا زار
رسول خداوند عالی دہا
کای جب طلاق محبوب نہ
تو پھر آپ کب چشم کرنی دو چاہ
نہ دیتا تھا کوئی جواب سلام
نبات ہی ہر دم ہی ہم وہ ہم
خوشی سی گلستان کی گل کی گل

بہت ستر ہما سپ اور خوج لہ
انجی اہل دنیا سی بر تاج کام
اگرچہ بناوٹ کی باتیں بنا
تیرا چہر نازل کر گیا غضب
کر گیا خدا پر تین ہر مان
ہی والد اب عرصہ صادق
میری نفس سے چکو فاعل کیا
بہت سنی ہی ملی رسول خدا
تیری حق میں کیا حکم دگا کچر
بہت شیطان لانا تھا دل میں
میں دربار اعلیٰ سی اوٹھ کر دین
وہ لسانیان و طہر اریان
اگر عیب سی میں ہوا شہر
سیر اور کوئی ہی جسم درد
یہہ سنگر ہو جمع میرا حواس
اب آگي ہمارا سونو ما حرا
کر دلفنی کوئی نہ مطلق کلام
بہت سنی ہی حکم رسول عرب
اسی حال ہی گزری بجا درد
میرا سی چھی یہہ کینک تہا
جنگالت ہی ظاہر میری شکل پر
کہرتا نہ تھا کوئی اوسنی کلام
تہا ہمایون کہ اسطرح عیالی
میں تھا بعد درد دل صبح شام
جو سمجھ میں آتا میں پریشانی
چہا چہر سی کرنی کرم کی نظر
دور میں غلٹکے پڑاں از کجا
دگر شہر میں ہم کسی کام کو
میں ایک دن نہایت ہی انکس
برینہ سی باہر تہا ایک وسیع بلخ
حمار کا ہوتا تھا اونچہ کام

کیا سینی عرض ہی رسالت پنا
تو سچا میں چہر تہا ہر کلام
چہا سکا ہوں آج خصیہ
دگر صدف پر اب بلانا ہوں
میری حال پر بار رسول چہا
بھی بہا خدا ضرور ہی
جو غضب میں اوٹھیں از کجا
کہا کی کب توئی یہہ سچ کہا
بتری امر میں کیا کہی گاجھی
کسی چاہ میں آپ کو کل کی ذال
کہہ رہی میں آیا جو اندو گلین
گلین وقت پر آج تیری کہان
تو عالم کو چھی وٹھا طلبا
وہا چہر تہا یہہ جسم درد
کہا دلسی مدنی کہ مت ہوا وٹھا
کہ ہم عیون یاروں یہہ گزرا ہی
نہ ووا انکو ہر گز جواب سلام
کہ واقع میں نہ حکم تھا حکم رب
را وول کہرتا نہ ہر ایک دوزخو
کہ صحت ہی سیری مدنی گتیا
ملا ت ہی ظاہر یہہ شکل
ہم اغنم سی ملی تھی ہر شام
گری جون نہہر لسی سایہ قرار
اسطرح کا شعر پڑھتا مدام
الک گوشہ میں بیٹھتا با بایا ز
جو میں دیکھتا نہ نہہر ہرانی ودا
قرآن کا گاہ تو شوم باز گاہی
ظلمت ہی و کوئی ہمسی کہہو
مدنہ سی باہر گیا سیر کو
وہ بیٹھا ہوا بلخ میں باغ باغ
کہ یعنی بیانی علیک السلام

دیا و سنی سرور و مجاہد و
مسلمان ہوں میں مسافر ہوں
یہ بیکسر میری بات و چٹا
پر ایک بار ہی مجھ سے نیکو
ہوئی اسگ سی میری شہر
یہ بات اب سکی بیکسر میں تھا جو
حران جان کر اور جن کی کیا
جو داخل ہوا میں در شہر
یہاں حرکت کو آیا جو مجھ کو
جو بازار میں تھی یا یا گذار
کسی نے کہا اوس میں اس دور
کوئی شخص ایسا نہیں شہر میں
میری اتہ میں ایک نام نہا
یہ مضمون خط تھا کہ کسی کہ نہا
حفا جیہ اصحاب او کی تمام
بھی علم مجاس بہت یاد ہی
لس لے ہاںسی وہاں کہا کو کتاب
اوسے آن کر دیکھ لوسی گاتو
کہ یہ جان ابائی میں دردناک
اس آفت یہ ایک آفت ہوئی
دولت ضلالت نہ کرتا ہی وہ
کہا نامہ برسی یہ کہنا جواب
جہی گذری جالیس میں تب تمام
قبیلہ سی اپنی گزرتا کلام
قبیلہ کا سیکر جان تھا پیر
کیا منہ اونکی قبیلوں کو ہی
کی آگ باہر ہوا اگر تنور
یہ کہتا ہی کوٹ قبیلہ درود
ہوا ختم اجلال طلع طلوع
کہ ایک شخص رہتی کی اوپر گزرا
یہ میری یاد رہتی تھی کہا

کہا کہانی میری بہت پیچی
میں رہتی سمجھتا ہوں چکی نہیں
نہ لوانہ میری طرف رخ کیا
نہ لوانہ مجھ سے ملائی نکاد
تو مجھ سے جو کہ کا بہت پرہیز کر
سو بہت شگاف سے ہوتا ہوا
جہاں ہی ہوئی درد کا دلچسپ
تو ادا اول در ایسا سو بہت
تو پہلا کی خاطر سی اور شگاف
تو کیا دیکھتا ہوں کیا کیا ناظر
تو طالب ہی جیسا سو ہی ہو
کہ بہت شخص جسکی نہیں در میں
تو سہرا مراد کا جو میں ہی رہا
یہ سنتی ہیں ہر ایک میں ہم
کیا کرتی ہیں رات دن میں ہم
موضوع بہت میں قلم ستادی
زیادہ ہوا اور اس خاطر اب
وہ اتنا ہی کی سب تیری دیر
کہیں موت آئی ہو تو بلاک
قیامت تازہ قیامت جو
ملاست ملاست یہ کرتا ہی وہ
کہ اوس دل جلی فی کیا خط کتاب
کہا اپنی دل میں یہ مینی کلام
یہ اتنا کہی ہاوس سی صحبت کا نام
دیا ہی مینی اوسے اوسکی گھر
کہ اوسے نہ صحبت پر کیا ہی گھر
تھا شعلہ جسے کرنی ظہور
جو گذری چہاں پوری خاک و
ہوا جو فضائل شارع شروع
یہی مجھ سے کرتا ہی ہر دم نہا
کہ نگار کعب آج چٹا گیا

کہا ہی وقت وہ تو ہی جو تھا
تو کیون مجھ سے کرنا نہیں ہی
اسی بات کو مدنی نگار سے
اس احوال کو دیکھ کر اور ہی
کہا اوسے میں کچھ نہیں جانتا
پہرا شگاف جستم نمناک میں
پہرا پھر مدینہ کو با جستم ہم
اکلا میں درو کیا دار دار
خجالت میں سر کو چھپا ہی ہو
جلد اتنا ہی ملی کی راہ تمام
یہاں یہ تھو رو غضب ہے
مستی ناہر برلی پتھر جرب
جو میان تہا حسن و ملک تمام
کہ کرتی صاحب نے پتھر عجب
شجاعت میں بچائی وہ دن جو
تو انسان اس وقت کا ہی نہیں
تو اس ہمارے تیری حال پر
نہا مینی جوت نامہ تمام
بلا پر ملا اور غالب جو
وہ دیتا ہی کا فی طمع مال کا
دل ابی کو چھپا کی بس لفظ
گیا ایللی او سطرف اور حسان
کہ اسی کعب ہی حکم عجب ہم
کہا مینی کیا دون میں اوسکو
تھی مضمون و فوجہ خوش حال
جو گھر میں ہی صورت ایک آرام
کا جلی دل شعلہ درود ہی
تو یہ صبح اقبال روش ہوئی
میں سوتا تھا ناخوش لبیم پر
فتا رب ہوا ہی کعب ہوئی
میلانی در اندر اندر نہا

کہ ہوں میں ہی کویت ہاں
نہ دیتا ہی چھو کہو اب سلام
کہا میں بارانی اپنی ہاں
کئی میری خاطر کی کلا کے
ہی اعلم خدا اور رسول خدا
مذا مت ہی دل شکم نامک میں
کہر دل پر اور ابرو دروالم
کرمان کرتا ہاں تار تار
یہی ہی بہت ہم کہا ہی ہو
میرا یو جتا ہر کسی میں مقام
کہ ایک شہر یہ مطلب ہے
تو اگر میری رو برو یاد ہو
وہ نامہ تہا اوس شاد کا میری
نکالا ہی مجھ سے اصل کعب
شرافت میں جمل انسان ہی
کری کوئی آتہ درو جگو کہیں
جو ہو وہی آتی ہی یہاں ملو
کیا اپنی دل میں یہ مینی کلام
یہ دیا میری دس کی خاطر ملو
دو باتا ہی آج طبع مال کا
دیا ال میں ذال مینی و خط
رہا میں اوسے ہر کی در میان
کہ اعراض تو اپنی عورت ہی کر
کہا جو رست حکمی کر فراق
مراہ تہا ایک لے رہا ایک ہاں
وہ ہم مینوں سی ملکی حقیقت ہو
لگا گلی تن نالہ سرد سی
مزمور درو کی تمام کھش ہو
تو کیا دیکھا ہوں وقت سحر
ہوئی آج تو یہ تہا ہر غولی
میری آشتاد دست اور میرا

جیہی باس آئی سنانی چو
زمین سی لختا تا برش برین
کیا مینی جس وقت جا کر سلام
نہی بیکہ کر مسکر اگر کہا
میری آج تو بہوئی سب بول
ہوا مٹی جو عصیت کا غل
ابا بیہ مجلس میں با صد
کیا عرض مینی کہ اسی پاکدات
کر دیکھا نہ ہزار سستی کچھ کلام
کہ کوئی اگر چوٹ بولی نہ گاہ
ابا کی یہ لکھنا ہو نہیں وار دات
تو بہت سی آپ پاس آن
کہ خلعت ہر ایک ملک سی آن
ہر ایک شمع سی آپ پاس آنکر
سب طرف انکاف سی فوج
جب آتی تھی مردمی ملک کے
اس آپ عہدہ ہیں کہ مدام
دیا کرتی حضرت کی وقت اور بھی
مناسب یافت کی کرتی کرم
موا اور حضرت فی جا ہا نماز
نماز اس پر ہرگز نہ کرنا دا
وہا مغفرت کی تو اس کی فکر
کیا در بخت السرا یہ لعین
تجانی جو چہ کا پہنا بادشاہ
پیمبری اوسکی خیر موت کی
ازنی طالع فسرخ و بخت یا
وہ زو جہ نہیں بخت کی عیوض
مرینسی مکہ کو کہ سب علاج
نجانا ہوا اس برس آپ کا
الونکر کی بھی پہچا شتاب
کہ بہت میں ہر نفس مومن کوئی

بشارت یہ اور مسکن آتی چو
سارک کی تو از تہی ہر گرس
تو دیکھا رخ بالک شب الزام
ہر ایک ہوا سی کعبہ فی سنا
تیری حق میں ہونی حق پر
ہو آج طاعت سی و کمال
بہ از عید کر کج بل حدو
سیری صدق بل جملہ خوشی
نہ لو کچھ سی چوٹ مانو کا نام
ہلا سی خدا و سکر کی کھا
و علی الشاہدہ الذین خلفوا و کوئی مع الصادقین
مسلمان ہوتا تھا سارا اہل
ویرکت الناس کی خلوت
مسلمان ہوتا تھا جن ہر
جلی آتی تھی لوگ با وجہ
تو فرمائی تھی آپ ہر ایک
کیا کرتی اندر سی باہر خرام
تجانی مقدار ہر سدا
نہ زاید نہ اوسکی مراتب سی کم
خجازہ ہر اوسکی پڑ میں بنایا
منافی تھی بھلا یہ درجہ گیا
کہ اڑا ہونہ اس شخص کی فکر
ہو داخل اسفل السافلین
ولا فصل علی احدی قنصلہ مات ابل
نہ میں سکو اوسی روز
کہ دو نو جہان کار ہا شہر یا
بہت دن پر اس غمی گذرلا
پیمبری با فرحت و اہج
روان بار بار کس سے کیا
کہ عفت میں کج کی دن توڑ
نجانا کجا غمی مشرکینوں کی

نار کد و سر کجک از سخت
میں گرجا د شکر فوراً
جگلتا ہی با خند شمس تو
اندانی بھی آج وودا
ہر ایک نہیں علم ملے ہوا
قیامت ملک در کلام خدا
اگر آباد اور ست آواز دہول
ہر ایک تو بکای یہ نشان
اب آگ یہ کہتا ہی کعبہ خج
کہا ان فلاں کی حق میں نہیں
و علی الشاہدہ الذین خلفوا و کوئی مع الصادقین
مسلمان ہوتا تھا سارا اہل
ویرکت الناس کی خلوت
مسلمان ہوتا تھا جن ہر
جلی آتی تھی لوگ با وجہ
تو فرمائی تھی آپ ہر ایک
کیا کرتی اندر سی باہر خرام
تجانی مقدار ہر سدا
نہ زاید نہ اوسکی مراتب سی کم
خجازہ ہر اوسکی پڑ میں بنایا
منافی تھی بھلا یہ درجہ گیا
کہ اڑا ہونہ اس شخص کی فکر
ہو داخل اسفل السافلین
ولا فصل علی احدی قنصلہ مات ابل
نہ میں سکو اوسی روز
کہ دو نو جہان کار ہا شہر یا
بہت دن پر اس غمی گذرلا
پیمبری با فرحت و اہج
روان بار بار کس سے کیا
کہ عفت میں کج کی دن توڑ
نجانا کجا غمی مشرکینوں کی

جستجو و برین جہان ہوا
بسم سی دستان میں جلوہ گر
کہ تو آج مادر سی سدا
کہ ان یمنون کی مٹی پختی خطا
راؤ ذکر بخشش با دم شبا
جو پختی ہوئی رہوں نویں
کہ باقی ہی جتنے میری تیر
یقین ادا در کر کر خوش غیر
خدا کی تو کوئی مع الصادقین
پہری اس فرسی جو عالی صدا
کرم استقدار دین حق پر ہوا
ہو فی حق اسلام
شرف دین برحق کا پانی گئی
ہی اس مال کا نام عام الوفور
وہ تر میں بخل سی ہو جلوہ گر
کیا کر لی تھی شاہ فرشتہ خان
تہا اوسکی موافق کرم حمت
رئیس شافی عقد رسول
کہ ای خاتم الاسباب نام دا
کہ دل میں کافر بد انجام تھا
میں ارواح سب کافر دلی جہان
سودا بخل ہی قرآن میں
اسی سال ہی اوسی جنت کی
کیا اوسکو فردوس کا بادشاہ
ہوا باغ جنت میں اونکا نزل
تو صدق اکر کہ حضرت کیا
کیا اونکو سب حاجتوں کا امیر
علی کو چڑھا اوسبہ با احترام
انہیں میرے کافر و فنی بہت
سچ کا جو کچھ برحق رسول

ہی جنت کی برباس اور سیرام
 ہر اہل جنت جنت خدای برین
 کو اب بجا بیت کی زمین کلین
 کوئی وقت اس کا ہو اگر
 ہی اس و اماں انکو ناچار
 کوئی مال لی کو نکایا جان لی
 کیا اس فصاحت سی خطبہ بیان
 پر پھرین میلی آیات سورہ رات
 جو ارشاد مجھسی نبی کی کیا
 رسول خدا کی رسالت تمام
 سنا اور سچا کی سب کو دیا
 اگر صحیح بنا دسون مدرکات
 سیرکی مورخ فی ہی یوں کہا
 مسلمان لیا اسنی جا کو پڑھ
 ہونین آپ فی ایک نامہ کہا
 ہر احب سی میں خاتم المسنین
 سزیت پیسیری کی کا کمال
 جو عالم میں انجیل کی نکلا
 میں شاہد سیری صدق احوال
 ہی یاسین کی سورۃ اسپرگوا
 میں ہزار اہل ہون امام امام
 کہو سیری مصدق فی استبانہ
 کہو کی مذہب دین اگر خدایا
 کہو زمین سیری دین کے رسول
 ہر حق بی جنت تمہار نصیب
 کہو آپس میں اون سب کے استبانہ
 یہ کہہ کہہ کہہ دین کہہ راہین کی
 ہر اہل سب کا رو بارانگی آئے
 الکی کر لی بخت اور نیکو اردین
 علی و ہون جنت حسن حسن
 کہہ سیری دعای رسالت تاب

چشم ہی او کھا ہمیت تمام
 خجس اور ناپاک بین شکرین
 ہوا ظاہر آنا سلام دون
 تو ثابت رہی وقت اقرار پر
 کہن غور دل میں جو سب سب
 عوض کچھ نہیں ہر کوئی جان لی
 کہو صیف کر لی تھی کرو بیان
 کہی ہر سب کا فروں کچھ بات
 وہی بی کم و کست میں کہا
 ادکی حضور ہمہ خاص عام
 مدینہ میں آئی حکم و فوایا

وقائع سال ہجری

کہ دسویں برس کا ہی ہر ہزار
 دن داخل ہوئی میں اسلام میں
 کہ عیسا کا دنیا سی دین و دنیا
 ہوا نفع سب انیا و نفع دین
 طرعت میں سیری نہ دیکھن
 دین واقف سیری خالی پٹی تمام
 و خوش اور طیر اور حج اور حج
 کہی شبہ ہونین رسالت پاد
 خجی سیری امت تمام
 کہ ہرستان روح روح الہ
 تو ہوگی قیامت کو رسوا و خوار
 کہ ہون نکو دو اجر عالمی حصول
 ہر دنیا میں ثروت تمہار نصیب
 بی درک مصداق ہون مدعا
 تو ہم سب مسلمان ہر جا ہمین
 ہی کفرانکی ساتھ و دین کی نکلا
 الکی کر لی تکذیب و انکار دین
 دعا کو ہوئی مستعد خجین
 الکی مردا کی ہر پرست تاب

اور اس سال کی عبادت کروا
 خجیج نکھادین کر کی صاف
 خدا اور رسول خدا سی جو قول
 موفت ہونو میں ہی قول و قرا
 مسلمان ہون عید اسکی اگر
 پہون کھین کر کی حج کو ادا
 جو حج کی مناسک کی تعاد میں
 کہیہ چار باتن جو معنی کہین
 کہ اس بلاغت سی پیغام ادا
 ابو کریم حاجون کی امام
 بلا سب قیامادہ خوشگوار

وقائع سال ہجری

روانیا خالہ ہون وید
 ہی ہجرت ایک شکر ملک میں
 ہوا ہونین اب خاتم الانبیا
 کہ بجا جو عیسیٰ نہیں قبول
 کلام خدا مجید نازل ہوا
 میں صدق رسالت پیسیری
 قسم کہا کی مجھسی خدا فی کہا
 ہی سب سوا شان مشوک سیر
 صداقت کا سیری ہر شہر ہوا
 کہو دین اسلام سیر قبول
 ہمیشہ ہوگی جہنم میں
 الکی اجر اکین نصرا نیت
 نصرا سی بخوان کو انی گور
 حضور رسول از رو استحان
 یہ چودہ جو عالم ہوگی جیل
 مدینہ میں پہونچے جو انکی رسول
 نبائل کی آیت فی پانہ نزل
 کہا ایسی مانگو فی غامین جواب
 نصرا الی و کچھ حق پیسیر

کری کوئی شکر سیر کعبہ کا
 کہن کعبہ عتہم کا طواف
 کیا کا فروں فی جواب و حق ہون
 دیا عید مطلق ہون نہ ہار
 تو مال او کھا پی خطبہ اور خون
 ابو کریم نہیں خطبہ پڑھا
 ادکی عید اسکی علی و فی
 زبانی پیسیر کی ہین بالیقین
 کہ تبلیغ کا حق نہ باقی رہا
 علی تھی رسول رسول انام
 کہہ ریدہ میں ہی عمری اعتبار
 میں دسویں برس کے ہون ادا
 جسی حارثہ پڑ جمع مسجد
 ہوا عیسا ہونو نجات دینی ہون
 یڑ ہوا کی کلمہ سیری دین کا
 کہ بجا سیرا دین برحق قبول
 مقام رضا چھو کا حاصل ہوا
 فرشتی تمام اور رسالت پناہ
 کہو رسول نبی ہی تو ای مصطفیٰ
 سب سی بہتری امت سیر
 سیحان مریم پارسا
 کہ ہو تم سخی خورش و عیسیٰ
 رہوگی سدا محنت و غم میں ہم
 دکر اجر این دین رحمانیت
 جو ہونجا بہ پیغام پیغام بر
 کئی و ہائی چودہ نصرا باروا
 میں ہم کی مختار کار اور قبول
 کیا ایمان و ہون فی نہ ایمان
 تو سنا نہ اپنی لیکر جناب رسول
 تو علی سیری کہنا تم آمین سب
 الکی کر لی آیت میں سہ سون

اواسی سبیل نہایت ہلکا
 کرین کوہ پر کر خضبت کے نگاہ
 ہی تپاچ کی بد دعا بد بلا
 وہ جزیرہ کی دنیا ہی کر کی قبول
 رسول خدا کی کہا یہ سبب
 کوئی شکل بند کی بنت ایہی
 بیچتا کہین دین نصراست
 جو کچھ ناک بعد اوسکی دیکھار
 سطر کہا بعض بعض اور پیشہ
 بعد ان کجا ہنستہ بھر
 معاذ ایک صاحب تپا ابن جبل
 معاذ جبل جبکہ خضبت ہوا
 سوار یمن اوسکی رسول خدا
 اطاعت کی تالاج ہی اداب
 کہا سال آئندہ چھ کو کہین
 معاذ جبل کا دل ایک کو ہنہا
 کہ جسکی سوار یمن ہو وہ امیر
 ہوا وہ رمضان جب آسکا
 کی ایسی بان دعوت اسلام
 بلاحت و بی کرامت طلب
 پیمر فی اشفاق اوجسان ہی
 حضرت فی ہر حق میں اوشان کی
 بہت دیر تک ہاتھ دونا و ہنہا
 وہ اسسٹر سہی جائے نہ ہنہا
 ہی ای خوش نوا فکا رشت
 بتا نہ بہدراز بھان خیم
 بس اس راز کو کر کی بندج
 جو ہی ستر خاص ہی و علی
 علی ولی ہی یمن میں ہنوز
 ہی ہی علی راہ میں آئی
 مدینہ کی گزشت حج عساک

اواسی سبیل نہایت ہلکا
 کرین طرہ العین میں اسکو
 ہوا اس بلا میں کوئی مبتلا
 پیری اپنی شہر کو ہو کر تول
 میبایل ہوئی ہوتی تپا کر
 بدت کوئی شکل خضر کی
 زرتا کہین نام نصراست
 وہ تقیم آب فی کر دیا
 جو باذان کا ہتا ستر نام شہر
 ہوا بند و ست لکھانوں تک بر
 دیا کچھ اوسی ملک سبیل جبل
 تو اس شان ہی اوسکو خضبت
 شہر و بان رتی پیادہ
 مثل ہی کہ الامر فوق اللہ
 تو شاید کہ دنیا میں با و یمن
 ای جسی ہی ہر غور و جت اوشا
 کہ جبریل ہو چکا فزا ک گیر
 دیا تین سومر نصبتی کو سوار
 کہ شبان کی صفت مسلمان ہو
 مسلمان ہوا شہر کا شہر سب
 سرباک پرستہ مردان کے
 دعا کی بہت تپا ہی القہر
 کی حق میں علی کی بہت کچھ دعا
 بہر ایک سچ کی ساتھ ہی ایک دعا
 تیری دل میں ظاہر ہی ہر خوش
 کہ پردہ نشین میں عود مساب
 کہ ای خوش انظار ظاہر ہنہا
 کہ ہم الرسل سرور دین فرور
 رکا بعد سعادت کی ہمراہ
 جلی شہر کوہ کو با حوزہ شان

اواسی سبیل نہایت ہلکا
 ہرین سطر جلی ہی ہی روی پاک
 نگاہ غضبت الکی ہی ہر رب
 مسلمان نہ وہ اہل خزان ہو
 نہر ہی ہی ہر اصلی صورت طیرح
 گذر تاند ایک سال سال تمام
 اسی سال تاندان شاہ یمن
 قضات اور حق دہی پیچ دعا
 دیا اوسکو شہر و دیار یمن
 ابو حوسنی اشعری کو عطا
 تہا جس جا پہ کم رایح احکام دین
 کر اہل یمن پر وہ صاحب وقار
 اگرچہ ہر لطف و سپہ شوار تھا
 اس اشفاق و عزت کا دی کر شرف
 ہماری تیری آج وہ مات آ
 ہی ای خوشت قبول و شکار
 ہو اقوم مدان پہ خالد تعین
 روایہ کیا سوئی ملک یمن
 خصوصاً زان و مرد و ہلان کا
 یمن کو جو جانی ہی تپا جوتل
 دسی تپا سبار کی سہا پانڈہ
 جناب الہی مدین با صندب
 شہر حق پر لطف و سبار
 دعا یمن دہ تین جمع کل صفات
 ہر اس خلق میں اہل یمن تپا
 جو ہر اشفاق و محبوب ہے
 کہ انظار ظاہر کو ظاہر عیان
 حجتہ الوداع
 مدینہ سی کر غم حج الوداع
 تپا ہی یمن میں ماہ ذیقعد کی
 ہوئی اس سفر دین میں جمع آدم

دعا الکی دلی اوسی و ہر رب
 کہ چاہن تو کر دین جہان ہلاک
 ہی ہر رب الکی نگاہ غضبت
 ولین طریح مسلمان ہی
 بدت سونہد انجا سور کی طیرح
 کہ ہو جانی ساری انصار تپا
 ہوا خلد یمن رونق انجن
 کہ احکام شرعی پہ ہون حکم ران
 کیا شہر کو شہر یار یمن
 کچھ ایک ملک میں ملک یمن کی
 کئی وہاں پہ وہاں یکیل فین
 مدینہ کی بازار یمن ہتا سوار
 کہ حکم شہر سی وہا چار تپا
 کیا اوسکو خضبت یمن کی طرف
 ہنہا ہی یار آخر ملاقات ہی
 عجب طرک کا ہی وہ صاحب غضبت
 ہوا شہر و کجا تمام اہل دین
 ہوئی داخل اوس ملک میں یمن
 بیکار کی سب مسلمان ہوا
 نور خضبت کو ہی حضور رسول
 جولی شہر مردان و دستار تپا
 نشان جیبی و انداز تپا
 جو کستہ کار کا پیچ سجتی حضور
 تپا کچھ اور ہی دن دعا و یمن با
 تو انہیں ہی ہر کز کسی کو کہی
 وہ ہتا غنی یمن میں محبوب ہے
 کہ بہت نہ غنا ہی ہی جان
 نہدین غریب اوس دقت کوئی
 جلی شہر کہ کو با ر تپا
 سب کجا دن تپا حضرت
 کہ گشتی ہی گزشتی ہی اون ہی

بروقت انجیاس و قرون انجیاس
 ہوی دافس کہ نور جلیب
 دمسد حریف غائب میں مہدیج و
 انی کی قاعدہ اسباب
 مع آراء حجت بیان
 مع جیسے کنون
 کا اذکو کمال
 جو روزگار و روز آخستہ ہو
 میں بہت کاتیری حساب کتاب
 نہ جاو گیا جنت میں ایک آدمی
 جو امت میں تیری ہنونا کوئی
 بروز قیامت تمام انساب
 تیری گرچہ امت ہی عصبانی
 ہی جتنی میری رحمت غصہ تمام
 کرو گنا عایت کی انسی نگاہ
 جو ہو دجا ایک انسی کار گاہ
 میں دیدار پنا دی کجا کہ تمام
 ہنونا جو اس بات نہی مجھ کو کام
 بہرہ منظور ہو نامہ مجھ کو کر
 محبت ہی میرے پیہ پیہ خبری
 پڑ ہی کلمہ لا الہ الاک بار
 جی لا کہ بار ایک سمجھی کوئی
 مقام اوسکا و سرخ ہی جنت پیہ
 سمجھی تو ہی شاہ عالی مقام
 کیا جتنی پیدا انسی بی یق
 بہرہ دنیا و ناچیز ہی بدال
 بنا تا میں پانڈی کی اولی جنتیں
 اگر چہ بہرہ دنیا چھ خوش نہ ہو
 ہی اپنی خدا فی کی مجھ کو قسم
 جنت کو جب تو کہ کیا بہرہ بات
 نہ ہو بہرہ بہشت اوزد و زخا

ہوا، آج اس یارو فیاض و
 سنا سناک ادا اور خطبہ ڈیا
 کہ جو فی سحر کی امت میں ہم
 کیا اور کیا راز معنی حیان
 کیا رنج و آلام و فرخ
 الہوم اکلت نازل کما
 الیوم اکملت لکم دینکم
 تو امت کو کی مسرت کی دعا
 کرو گناہات کسب سی تباہ
 بنادگی جنگ سب امت پر
 بنانا دشت میں ہرگز کہی
 تیری وچہ امت پر رسم خط
 مگر میں بھی ہوں ارحم الراحمین
 کرو گناہات تیری تمام
 کو طاعت سے لگا اٹھا گناہ
 میں بخشو گناہ امت کی گناہ
 کرو گناہا واسطہ یہ کلام
 کہ امت سی تیری کرو فیض کلام
 کہ واقف ہو خلق الکی اسرار پر
 کہ سب عمر اپنی میں ایکباری
 جودل سی ہنوا کر گرو دینار
 مگر چپکوب تک نہ جان بی بی
 وہ دشمن ہی صا محبت نہیں
 عطا کرنی امت کو تیری تمام
 ہی ہر وقت ہر خطہ اسکا فنا
 کہ ہلو ہنوتا اگر یہہ خستال
 چڑھتا میں سولی کا زینا نہ
 برائی لئی انکو ہی عینی دی
 بی بادشاہی کی چپکوت
 کہ میں خوش ہوا خان کاٹنا
 ایشار

ہوا حکم ملے کہ میری رسول
 ہی رحمت کا جتنا خضر انبیا
 میں بخشو نگار تباہ نہیں بقدر
 جو رحمت میں بخش ہی بہتر عطا
 کہہ گئی ہی اگر زود مسد
 کنا ہوں پراگئی نگر خوف بیم
 قیامت کی نئی ہی شمع لام
 جو ہو وگا ایک انس کا رستا
 ہر ایک حیرتی امت کی انسان
 تیرا آرزو درگاہ بیلا چمک گوارا
 تو کرتا ہی حساب و کتاب
 تو آنکھ ملاتا نہ محشر میں
 جو کوئی تجھ پہنچی درود اور سلام
 ولیکن پہنچی شرط او سہیں رو
 نہیں واسکی وحدانیت پہ قول
 پہنچی ہی وحدانیت کی قسم
 مذہبی کسی غیب کو زنیہا
 جو ہی آج دن اسکا وہ کل نہیں
 کہ پہر جائیں گی دین ہی منیر
 جو کفار کی گہر میں دیوار و در
 کہ آوی نہ رنگ انکو اس چیز کا
 کہ تجھ کو اس امت کی خدائے رسول
 ہوا میری امت بر اتنا کرم

دنیا اور کارزار و میدان
 کہ تکراری تھی اور اس کوئی دور
 تو دوری و جہش میں سترت میں
 وہ ظاہر کیا سبب اب تک
 وہ دنیا میں ایک سخت برادری
 کی منت تمام اپنی اور تمام
 عطا کی اور نہیں بنتی نور
 اور مہنی کی یہ بھی تیری نور
 کرونگا سبب پہ تیری نشان
 کہ حیران ہووے گی سب ویکہ
 وہ انکی تواضع کو ہی صبر
 کہ اسی کا شہوتی اس امت
 کہ یہی نام میرا غفور الرحیم
 کرونگا تمام ان پہاڑ کا
 یہ باوہنگی و کس حصہ اور
 قیامت کی دن اظہار احسان
 سبھ تو ملیں اپنی تو میری کیا
 چلی جاتی جنت یہ بھی حساب
 انہیں بھی خلد اظہار میں
 ہی اور رخ کی آگ کو کی حق
 تیری نام کی ساتھ مخلوق
 بجز دوری اور کو نہیں کہچھ
 کہ دنیا کی قدر ایک فرہ و ہی ہم
 مگر ہی یہ ناچنے نہ دانا
 جو سوچو ہم میں ایک بل نہیں
 تو دنیا میں سب مروت میں
 میں کرتا اور نہیں غائب میر
 اگر چہ ناچیز ہی ہے وفاق
 کرونگا میں ایک ساعت
 کہ راضی ہو میں خدا کی قسم
 کرونگا میں بدای سہ نامور

مدارج میں ہی اس طرح لکھا
 بہت سیری امت گنہگار ہے
 مقدم موجز سب انکا گناہ
 انہیں کی بھی فکر دن رات ہے
 ہی اس مرد سی دل میرا بقار
 وگرنہ فضل ہوگا تو احسان ہے
 کراچی کری پی پر یارب نگاہ
 ہوا انچو احسان و انعام اب
 ہوا حکم خالق کہ کچھ غم نہ کر
 لکری یقیع کنایان خشت
 رضا مند جبکہ مظلوم ہو
 جو ہی انکی ذمہ حقوق العباد
 بوجب تک کہ مظلوم ہو
 اگر ملتی یہ صفائی رہے
 یہ قدرت تو رکھتا ہی قادر
 کیا ہو جو ظالم کی اوس پرست
 خود کیی وہ جنت کا اوصاف
 میری پاس خاطر سی ای دگا
 جو مظلوم با ظالم امت
 جو جس شخص کا دوست نہ تھا
 بہر کرم عرض درگاہ العبدین
 لگی کرنی طول رکوع و سجود
 بہت دیر تک کچھ نہ آیا جواب
 اس کے جس طرح سے
 یہ سنکر پہلی آپ کو وہ خوشی
 جس کے کی بس آپ اس طرح
 ازل سے ابتک کرم العباد
 ہیں آپ اہل اسلام و دین
 جو چہ کہلا آپکا شکل بگلی
 کرین آپ کی ہم خوشی ہی خوشی
 ہوئی یہ میری التجا جب قبول

کہ غوغات میں آپ کی دعا
 گناہوں میں ان کو گرفتار
 کر اب غفور کی کرم کی نگاہ
 کہ ان پر گناہ کی آفات ہے
 کہ انکھای اعمال بدنی شام
 تو اگر کئی ارجم ہی رحمان
 میری عجز و زاری کرب نگاہ
 ہی تجھ پر احسان و اکرام سب
 میں بخشش کا امتیازی سب
 سرور ان شاہان خشت
 تو ظالم نہ مغفور و مہر ہو
 میں دو گنا گناہت کی اور لوگ
 تو ظالم نہ مغفور و مہر ہو
 تو دل پر گناہ غم کی چھائی تیر
 کہ مظلوم کو دیکھت کشت
 کری اوس کا بدلا وہ اوس کی کرم
 حق اپنا وہ ظالم کو کر دی رضا
 تو کہ جسی اسدم بہ قول قرا
 الہی ہی ان سے الفت میر
 اوسی سیر کیا ہی گستاخ
 لگی ملنی نعرہ کی دین
 لگی پڑھنی آیات لطف و درود
 ہو اعباد ایک بر کی ہوں خطا
 غم درد سے تو ہونا شگب
 کہ ایسی جوتی ہی نہ ہرگز کہہ
 کہ ایسا کہی ہی نہ ہرگز کہہ
 کہ ایسی آپ کو دین و دینا میں نہ
 ہر ہی آپ کو روز ہنسنا نصیب
 سب سے آپ اسدم جو باغ و گل
 نہ دیکھتا ہی غم حق تعالیٰ کی
 اور اس کی ہوا چمکا فہم

کہ انکی سیری خالق غفور الرحیم
 نگاہی کرم کر لی ای میری رب
 کبھی مغفرت کا جواز نہ تسلیم
 بجی انکی غم ہی انکدم ہی کل
 اگر صل ہوگا میری کردگار
 کہ اس بات سی جسے خاطر میر
 الہی میری بخشش امت تمام
 کرم تجھ پر کرمی میری کار سنا
 جو امت کی سیری خجای گناہ
 بظالم من ظالم کا بی شبہ شک
 شاعت سی سیری رسول ہو
 عوض کا ظالم سی ظلم کا
 باہر سنکر تیر ہوئی فی تسرا
 رہا فکر کا میری خاطر بہ بار
 رضا مذا اسطر حکا تو کری
 و مظلوم کو ایسی نعمت دیکھا
 تو رکھتا ہی قدرت ہر ایک کام پر
 کہ ہوگا قیامت کا حسن تمام
 خوشی انکی سی مجھ کو آرام
 جو خاطر میری ہی عزیزائی
 لگی کرنی زار و زار و زار
 حاجت سماعت سی بی اختیار
 کہ ای میری محبوب سیر
 کہا تو نی جو کچھ ہو ایست قبول
 کہ اگر اللہ و شکر خدا
 غم اور ادب کر شے دیکھ کر
 رہن با مراد ولی شاد آپ
 جو قصیر ہم خاطر و مکی معاف
 سب کام جو ہم پہنچا ہر گھر
 کہ آپ کی سیر مطلقا
 تو کہنے لگا کہ سدا بہر

اور
 انہیں
 سماوی خوشی سی میری جگر
 ہی قسم ہی ج اور ہی قسم ہی
 تو انکا ہر گناہ انہیں زمیندار
 مجھی بخشش امت سراسر میر
 کہ انکی طرف سی مجھی شاد کام
 میں عاجز ہوں اور تو ہی عاجز تو
 میں بخشش کا کر کی کرم کی نگاہ
 انہیں بخشش کا قیامت تک
 حقوق انامیں اور انکو بخشش کا سب
 ہی دوزخ مکان ظالم شوم کا
 کیا عرض ای پکی پروردگار
 سیر تجھ امید لایا نہ بار
 کہ ظالم کی وہ ظلم کو بخشش
 کہ ظالم کی بدلی سی وہ بار
 تو قادر ہی آغاز و انجام پر
 میں بخشش کا امت سیری شاد کام
 مجھی باغ جنت سی کیا کام ہے
 تو ان کو دیکھا امت عذاب الیم
 لگی کرنی منت سی حضرت نام
 دعا کر کی رونی لگی زار زار
 تو است کے جس طرح سے ہو یوں
 رہو دین و دنیا میں ڈاکو
 کیا سجد اس شکر و احسان کا
 کیا عرض ای شاہ عالی گہر
 رہیں دو تو عالم میں آباد آپ
 یہہ پایا ہی عافیت سی عینی غلام
 تو واقف ہوں ہم ہی اس حال
 کہا العبد اس کی کہ ای دوست نام
 مہارک سلامت ہم ایک دگر

ہوا خوش سی فرشتہ نکشود غفل
 جو ہی امت صاحب تخت و تاج
 بنوئی ان پر ایسی کرم کی نگاہ
 ہوا آج بہ قول و اقرار صاف
 میری رو برو کی روئی لگا
 ہوا حدی زیادہ بہت دردناک
 اوس کی دیکھ کر جھکوا آئی ہنسی
 سنا یہ مسلمان فی یہ ماجرا
 تھا کہ دیکھیں محبت کا طرہ
 بنی بربر انسان قربان ہے
 جو امت پر ایسی نوازش کری
 با نوا رحمت صلوات اور سلام
 محمد کی امت میں تو کیجیو یہ
 کہ مشوق ماش جو بیگنا میرا
 بچانا مجھی اوس ملی مرام
 ہوا یا کھا کھا جو ختم کلام
 دین جتنی مسلمان جو بگوین
 جو ہو جای تیری کرم کی نگاہ
 مسلمان آوین مسلمان طاین
 میں در رب میری دست یار ہونا
 تر جان دونو یہ اسی کردگار
 خدا یا بحق بنی فاطمہ
 بس اب مختصر کردھا کوشنا
 سحر جانتے کہ تہی بالیقین
 ہی سستہ میں ہم غدیر ایک تکان
 رکھا سر پہ دو تاج با آستیا
 حضور قاضی خواص و عوام
 کہ جس کا ہی مولیٰ رسول خدا
 تو بس کوچ در کوچ بانو
 جو تہا ذی الکلاع ایک لڑکا
 جو احمق تہی اوس ملک بن بکا

فتوہ بالا جواب ختم الرسول
 ہوئی سبہ مغفور و موم کج
 کطاعت سی بد لایا سبکہ
 کہ واقعہ سرت کی ہی سبب
 سید چہرہ اشکو نشی ہوئی
 اورانی کا خوب سی پر خاک
 میری اس ہنسی کی پی چہرہ
 کیا سجدہ اس شکر و احسان کا
 کرین او کی احسان کی مدینہ
 خدا جو نہیں وہ نہ انسان ہی
 تو امت نہ کیون بہت تازہ کر
 بروح بنی بیسج یارب مدد
 شفاعت و نصرت کی بھی دیکھو
 وہ تیرا حلیہ تو اوس کا خدا
 نور محمد علیہ السلام
 تو کچھ ہم نہیں جھک لایا
 الہی حضور مٹا میری والدین
 تو ہوشت آدم تک نہ بکنا
 شفاعت محمد کی بخشہ بین
 دین میں دنیا میں خورم سدا
 رہ میں تیری سایہ میں پسند
 کہ بروئی ایمان کنی خاتمہ
 لکھو خوش احوال اصل کتاب
 تہی ذخیرہ کی ماہ کی چودہون
 جو داخل ہوئی ان رسول جان

زمین و زمان میں ہر ہر ہر
 ہوئی امت رحمت اپنے غفار کے
 ہی لوح محفوظ میں ہی لکھا
 جو ابلیس اسد فی یہ لکھا
 لکھا کرتی فساد و شور و فساد
 اور اتنا ہوا سرور خاک و درد ہوا
 یہ سکر ہوئی شاد و دود و دیا
 ہی ای غوث لازم کہ سبب
 جو ایسا خداوند احسان ہو
 پہلا ہو جو ایسا شفیع الورا
 باین لطف و احسان انعام
 انھی بھی غوث کی صبی دعا
 سحاصی میرا گر چہ ہی بی شکا
 جنم ہی ایسا بلای عظیم
 بخت ہی دینی فاطمہ
 محمد کی جتنی ہی امت بہ
 برو ذیامت جو ہون بقیہ
 قیامت کا ولاد میری جو ہو
 رہی خوش ظفر شاہ مند و سدا
 جو اب احمد علی خان
 ہو کار گر ان پناہ جیسیم
 اگر دعوتم رو گئی در قبول
 دعا کرین امت کی حق میں قبول
 کہ شہر مدینہ کو با از دعاء
 تو حضرت علی کو وہ خلعت دیا

مَرْبُكُنْتُ مُنْقِلًا مِّنْ مَّوَلَاكَ

کیا حقد رخم مسلمان ہوا
 علی کو یہم خلعت پہنا کرونا
 حریر ابن عبد اللہ ایک یار ہوا
 کہ لو کہ اوسکی اوس سبب کہ خدا
 کمال اوسکی پر صبح و شام

کہ امت محمد کی غنیمت تھی
 ہوئی محفوت ہر گنہگار کے
 کہ امت محمد کی ہی فی خلعت
 تو کہرا کی دود و دین انسان کا
 ہوا جو کی دل تنگ اسی کنا
 میری رو بروی دود پہنا گول
 کیا سجدہ شکر آمزگار
 کرین سجن شکر رب برین
 خدا کیون نہ اوسن ہر انسان ہو
 تو کہو نگہ نہ عالم جواد حق خدا
 کہی کیون نہ سران امت تمام
 کہ محشور مجھ کو بدوز حبس
 پر امت میں اوسکی ہون کی
 کہ آتش کو ہی اوسکی جش نبی
 میرا کلمہ حق یہ ہو خاتمہ
 ہو مغفور و مرحوم ای میری
 او نہیں بخت و دنیا میری کرگا
 تیری فضل سی ہون سبب
 بہادر شہر ساراں جہان
 کہیں تن ہون درود میری جان
 جنم ہی یارب بلای عظیم
 من دوست و دامن اوس
 مطالب تمام اپنا کر کی حصول
 پہری شہر کہ سی حیرانانام
 جو سن کشت تولاہ سی سی سبا
 ہی تن کشت تولاہ جبکا طراز
 سب بات کو جان لو مان لو
 ہوئی کوچ فرما رسول جہان
 اوسی اس برل اس پر خصلت کیا
 پرستش کیا کرتی ہتی دایا
 اوسی کو جتنی ہی خدا جان کر

مسلمان ہو کر رہا نہ ہو کر
 غلام اپنی ساداتہ اور ہزار
 برائیم این رسول خدا
 سید یوں ہو گئیں ہی کتاب
 قبا مانی لی فاکس لین
 جو عالم سی یہ ابن سرور گیا
 پہنچن باعث عصبیت کا ریش
 پہنچ محفل میں کر سلام
 دمی آپ بی اون کو چاروں پو
 یہ چند مین بیعت کی عرض ہے
 بچاری میں سلمین مشکوین
 ہی اوسکی حدیث و مومنین ہمال
 زرد و خونوریم دور سے
 سیرک پورخ فی با صد فغان
 تو بعضی جو ملوں ہی اشتیاء
 خدا پر وہ بہتان کر لی لگی
 لگی مرد مٹی غی بی نشان
 کہ پہلی مدینہ میں وہ آن کر
 مدینہ میں مومن را بد خدا
 لگا کہنی لوگوں سی بن کارنا
 بہت مل گئی اوس میں کال و جو
 ہوی مقتدی اوسکی سہ ہفا
 پھر اور اس سی تھا شہید گیس
 جو کھون کی تیزی کی کرنا
 پھر اس کو صدیق صادقین
 کہا چھو حضرت فی سیف الہ
 مطیع اوسکی جتنی ہوی عزتی
 قیامت تک اور کوئی نہی
 جو ہو بخا و بان شکر نامدار
 ہوا اگر م بازار بیکار کا
 تھا ہر کا فاعل جو حسن غلام

مسلمان ہو کر رہا نہ ہو کر
 زمین میں آیا وہ عالم تب
 اسی سال حجت مری اعلیٰ ہو
 کہ عاشق ہو چون موز غسکی
 زمین و زمانہ ہوا غفر ذلت
 تو خوشید سی نور نور گیا
 بہن دھل انکو یوت و حیات
 لگی وچنی آپ سی یہ کلام
 گئی ہوئی رخصت و ہا ہشتا
 کہ انہا سدا رکھن جو
 یہ پتوال ہی سبب ریشات من
 مفصل میں چارون جہاں ل

وقائع سال یازدہم

مسلمان ہو کر رہا نہ ہو کر
 دست خیریاں جو ادین دار
 وچسن گیا اس جہاں کی
 جو تھا صاحب باغی نور و زود
 یہاں پسین لوگوں بی چیا گیا
 یہ سنگری گئی کہنی خیر البشر
 اسی سال جبریل نذر رسول
 کہ ایمان و سلام و حسن کیا
 کہ آپ بی تہا پیر و ج الامین
 جو تم جانی ہو یہ چارون جواب
 میں حاجی محمد رفیع اہل دین
 پیاساتی اسی راحت جان من

اگر کچ کہہ رسول کریم
 جو خلقت کی دعوت ہو کر لی
 خراجی شریعت بنانی لگی
 از انجلہ کذاب تہا ہر مقام
 قبول آپ اسلام و دین گر گیا
 بنوت کا دعو کیا اور حلال
 جو تم پر یہ تکلیف پہنچ بار
 کیا اوسکی ساتھ بنا ایمان
 شہجی کہ کذاب ہی بی شفی
 کیجو جو کر تا دعا محمد
 غرض اس لعین مقرر کی دعا
 روانہ کیا خالد ابن ولید
 کہ تیغ الہی بحر کافرین
 ہمارا ہی خاتم المرسلین
 یہ سنی ہی فرمان فرما
 بہت ہو گئی اہل ایمان شہید
 بہت بہاگ کر ہو گئی فی نشان
 کہ اٹا و احباب اسلام کو

مسلمان ہو کر رہا نہ ہو کر
 کئی برس آزاد اٹھارہ ہزار
 اوسی دن حکم قضاوت در
 ہو انور سی اپنی مجور و
 کہ مرگ برائیم سی یوں ہوا
 خدا کی برائیات تمس و سر
 ہوئی شکل انسان کز زول
 قیام قیامت ہی کس طور کا
 تہنیں کی دی سنی تعلیم دین
 مفصل سنو تو یہ دیکھو کتاب
 کتاب انکی ہی ایک نور المبین
 ہی شیشہ لطف از آن من
 زجام و صالم صبر و کرم
 ہوی جب مدینہ میں اگر مقیم
 تو حق سی حدوت وہ کر لی لگی
 فریون میں لوگوں کو لاکھی
 میں لکھتا ہوں احوال و مکانام
 گیا گھر تو مرتد ہوا اگر گیا
 شراب اور زنا کہہ کی وہ بد
 اوٹھا یا ہی تم پر سی مہنی ہا
 ہوی اوسکی ساتھ آپ ہی سوا
 دعا بار و مختار ہی مقرر
 تو مرنا و سیلوف فو آدمی
 تہی برعکس مقصود اور مرعا
 کہا قتل کر اوسکو ہی ہلید
 کسی اور کا قتل کر لی نہیں
 ہی ختم المرسل خاتم شرع و
 روانہ ہوا شکر اسلام کا
 بہت ہو گئی قتل کا فریب
 بہت لاکھی ایمان ہوئی مذکور
 کہ قتل کذاب بدنام کو

کینا اسنی مژد اروه مدھی
اور دسلام میں قتل باب بنیاس
بتا ایک اسودہ جسے دقا
اسات کا کاسرے دعوئی
کو فیروزانی آج پائی فلسفہ
کہ مارا گیا اسودہ رو سناہ
اسامہ کو دی کر سدا کرتا
ہوا اشکر خاص کو حکم عام
عمر اور ابو بکر عثم ان کو بھی
کرین گرم بہر زید کا قتل گاہ
مسلح ہوئی فوج حراست
یہ موضع مدینہ کی ہی متصل
میان مسجد اور ہی کچھ ہوا
وہ شب خضی لشکر اسلام کا
دیا گاڑ چنڈا در خاص پر
کہ تھا جسکو حکم رسول عرب
حیات النبی بن وہ جان جان
کئی سادہ اسامہ کی سب بیکر
صحر کا مینا جو آخستہ ہوا
ای دنیا کی طاقت کی جتنی زبرد
غضب کی دشت تودہ ہا کا ظفر
صفین جو آخر مبادہ کا رو
خواب سی ہوا جس کو بڑی کھیل
دو شنبہ کی دن بد وقت سحر
مرض موت کی من وصیت نامہ
بہر برزخ میں بخش میں کام آئے
کہ جتنی غلام اور پستار میں
اور آخری آپ کا تھا کلام
جو حاضر تھی وہاں بے سوز
جو تھی مرد اور کون سب سنبلی روز
عین تھی اور کھنڈان تھی

کیا داخل بارودہ مختری
انکا قاتل حیران کاسی
میں کی وہ صفائیں بیلو
غضب حدتہ سب پر کیا
کیا اسودہ کو سیدنی سفر
ہوا اسودہ فیروز فیروز
کیا شہر بان کی جانب واپس
اسامہ کی سہرا جاوین نامہ
ہوا حکم نامہ کی جاوین سہو
کرین و انکی کفار کو بہرہ
اسوی کوچ کرئی کو تیار
اس چاہے سب جمع ہو جائیں
سدادی جہان کو رسول
پہر آیا مدینہ میں روتا ہوا
کی ختم خلاص خلاص
اسامہ کی سہرا جاوین واپس
قیامت تک انکا ہی قاتل
اور باپ جانی ہی پائی ظفر
کو حضرت انی جا کر حکم خدا
کی اللہ کی سبب بشت برین
ہوا ہی قیامت کی فن کا نام
اوٹھا در دوسرے سرین فز
مرض کی تھی بروقت شدت
ہوئی تبت العدن میں جلوہ گر
یہی تھی نبی کی علیہ السلام
یہ فزدوس ملی چن چو چاکو
وہ بی بسن بن یکس بنی پادار
کہ اسکیں مدعا خد کی ہی تمام
وہ غفر و غفر فی
دیا آپ کو غسل بارودہ سوز
کہ سامی خدای پریشان

میں تھا کفر میں قاتل حیران
کیا میں کرجج بوش حواس
لیا چین سب او سکا پھوٹا
جو مارا گیا تب کہا آپ نے
یہ معلوم کی وحی سہی اردات
جناب سالت فی ای میں فز
اور اسکی پدر کا وہ قتل تھی
مخا حرا اور انصار کو اسکا
کچھ اسکی ریاست میں بارین دم
شکر کو بوش کمر دین تیر
انہوں کی مقام اپنا سہرا لے
یہاں ہی کرین کوچ باجم گاہ
جلبت خدا سبب العالمین
در خاص پر ای زار و طول
ہوا تب ابو بکر کا حکم عام
وہ باقی رہ گیا قیامت تک
کیا انکا ارشاد تب فی قول
اوسی قتل او سکی عوض میں
کی اور انکا در جاکھا سبب
نہو و کا مطلق حذاب کھد
اور او سکی نبی صاحب جاہ
ترقی مرض کی ہوئی فی شہر
ہوئی تبت ہ سلطان دنیا وین
کیا جاکھی سبب نیاغ جان
کر گئی قیامت کو بہرہ فزاد
تم اون سبب احسان کر نامہ
یہی حکم کرنی تھی پینا ہر
ارقیں معالی سی مجھ کو ملا
ہوئی جمع سب وہ جان اول
جنازہ کی پڑھنی نماز ان
زمین میں چہا یا رسالت کا

او چنانچه اس چنانسی بود که سوز
 بوز ترو و تار و روشن جهان
 او پنهان فرشی از رخسار شود و نقل
 زمین آسمان کا ملاطبت
 صحابه سید سیمه سید بن جو
 ربی بعضی از بنی مکه انون پر جم
 بهر عدد از زید کی دعا
 خدائی کیا او سکونی انور کو
 گئی کچھ مدینه سہی باجم نخل
 رہا شام میں جب تلک و سیر
 مگر فاطمہ کا کہون حال کیا
 کہ تہی زندگی سخت پہلاری نہیں
 خوشی اونکی دل سہی او بی بیکار
 وہ روز روکی بایر و دیر و بیکار
 علی شہی ہی مشغولی دل نہیں
 نفسی علی زفر بیکار
 میری جان میں خوشی ہی بند
 بتول در صاحب صاحب کرم
 گوی میں گرا چاہہ کی راہ سہی
 سوار اپنی کا او سکون ہم ہو

تر شہر برس و تہا حسن
 جو اس ملک کا سبز نقش جهان
 کہ چنانچہ زانہ سہی خیم الرسل
 ہوا خاتم المرسلین حاجت
 جو اصحاب و دنا تہی نادان
 نہ جانش کی خاق تہا بن
 میری اکہن زمین کوئی بیا
 کہیں و کی تہا تہا خاک
 شامی نہ جب تک گیا دم نخل
 رہی سچ عیش او پستہ الم
 ہوا احوال و نا عجب طور کا
 دل و جان سہی ہی موت پار
 کیا اونکی خاطر میں غم کی فرا
 بہ کہتی تہا بن یارب جان کو
 کہ میرا دیر ماہ محض نہیں
 یا لیتھا تہا حجت مع لڑک
 نخل جامی کا ش او سکون کوئی تہا
 ہی انسان کیونکر ہوا کو تم
 جلا آب میں آتش آہ سہی
 کہ بس ہو کہ اور پیس گرا

دو تہا تہا تہا تہا تہا
 یہ اندھ سوز تہا تہا تہا
 زمانہ سہی راج او سکون سہا
 گیا آمد و رفت جبریل کا
 زبان سہی ایسی ہی خوش
 مرضی و ملاغوی فیض
 کہ دیدار تہا تہا تہا تہا
 ہوا اصحاب از رو و زار و تہا
 مدینہ میں ایک دم نہ تہا بلال
 غرض ہی جو صاحب جاب و
 وہ تہا بنی تحت جان سول
 وجہ تک کہ دنیا میں نہ تہا
 کیا درونی دل مگر میں تہا
 جب آئی تہا تہا تہا تہا
 باحوال مضطر کمال جزین
 لا حیرت کف فی لک و لک
 تہا بعد تہا تہا تہا تہا
 سواری تہا تہا تہا تہا
 سواری کی تہا تہا تہا تہا
 با انواع رحمت صلوات و تہا

سید کا عالم میں کہیں
 کہ خاق تہا تہا تہا تہا
 زمین پر کہیں جیسا سہا تہا
 ہوا بند دروچی تہا تہا
 سہا تہا تہا تہا تہا
 سہی بحر تک تہا تہا تہا
 نہیں چاہتا آنکھ میری کھلی
 گئی اس چہا تہا تہا تہا
 گیا شام لہر سہی شام ملال
 کیا سہی کی خاطر تہا تہا
 عجب طرح سہی تہا تہا تہا
 او نہیں تہا تہا تہا تہا
 لگا پہن تہا تہا تہا تہا
 توان سہی ہی آتا نہیں لکھ
 بہ دو تہا تہا تہا تہا
 لکھی تہا تہا تہا تہا
 میں دینی تہا تہا تہا تہا
 کہ عیب تہا تہا تہا تہا
 نہ پانی پیا اور کہانی نہ کہا
 بروج تہا تہا تہا تہا
 فضائل کمالات میں کہہ گیا
 رسول خدا پر ہی او سکون کمال
 او اپنی کسب و تہا تہا
 اور امت کا او سکون تہا تہا
 شمار اور انداز سہی ہی فرزند
 کہ معلوم او سکون حقیقت کری
 کسینی تہا تہا تہا تہا
 آبا اہل جاہ و مال و مال
 تہا تہا تہا تہا تہا
 تہا تہا تہا تہا تہا
 تہا تہا تہا تہا تہا

باب دوم

بیان اسکو ہی بحث کر بائی
 گرامات و اخلاق کی اونکی بات
 جو کچھ سچرات او نکاہی تہا
 اہمادیت و قرآن میں ہی بیان
 حقیقت یہہی کوئی تہا تہا
 تہا کا مقدار اور مرتبہ
 ہی از سبکہ بالاتر او نکاہا
 تہا تہا تہا تہا تہا
 تہا تہا تہا تہا تہا
 تہا تہا تہا تہا تہا
 تہا تہا تہا تہا تہا

کہ ہون سہا تہا تہا تہا
 لکھی کیا کوئی و مبارک تہا
 اور آیات و نکاحی تہا تہا
 بیان اونکی کر فی کی طاقت
 تہا تہا تہا تہا تہا
 تہا تہا تہا تہا تہا
 تہا تہا تہا تہا تہا
 تہا تہا تہا تہا تہا
 تہا تہا تہا تہا تہا
 تہا تہا تہا تہا تہا
 تہا تہا تہا تہا تہا
 تہا تہا تہا تہا تہا

جو کچھ تہا تہا تہا تہا
 کہان اتنی میں حد تہا تہا
 حضرات صحر و خصوصاً تہا
 احاطہ سہی تہا تہا تہا
 پہنچا نہیں ہی کسیتور سہی
 تہا تہا تہا تہا تہا
 آبا و شاہ جمال و جلال
 تہا تہا تہا تہا تہا
 تہا تہا تہا تہا تہا
 تہا تہا تہا تہا تہا
 تہا تہا تہا تہا تہا
 تہا تہا تہا تہا تہا
 تہا تہا تہا تہا تہا

تہا تہا تہا تہا تہا
 تہا تہا تہا تہا تہا
 تہا تہا تہا تہا تہا
 تہا تہا تہا تہا تہا
 تہا تہا تہا تہا تہا
 تہا تہا تہا تہا تہا
 تہا تہا تہا تہا تہا
 تہا تہا تہا تہا تہا
 تہا تہا تہا تہا تہا
 تہا تہا تہا تہا تہا
 تہا تہا تہا تہا تہا
 تہا تہا تہا تہا تہا
 تہا تہا تہا تہا تہا

قطعہ

ای ماہ محفل برل ای شاہ و تہا
 مجلس تہا تہا تہا تہا

درین باب این است بجهل سخن
که جوهر مرتبه بین بی امکان کی
خزانه من قدرت کی بهر کور
هوئی نعمت حق اکبر تمام
بین نور محمد سی سبب غش یا
محب نامی جوهر ما هست
هو کفان کا مبر که ما فلک
که روشن بین ملک سی سبب
گوار و احد از بهر شش خط
محمد سرشان آستانیا
سلف کی کتب کی جو کباب نهر
بعد از این بخش کی ای حی دولت
لقب صد ترک تین رسم
شاهان جوان ای جان پنا
جوان اور سفتا نهی پیشال
سلا کا اوکی کردن کیاننا
ایمرازی سرور عباسین
او برده سی کامت با مراد
لمنذ اور بالاس جو نسی نمو
سرور و مرسلین تها بزرگ
ایمروخی کبی بزرگوش نمک
ظا را کبی ای موی سر سهر
ای اوس مصحف و کی البی
جونا صاحب حسن جو جبین
پسر سید کبی جلود کر
کناد چین جس می لای تها
دو مرسل تها ای حسین حسن
تین نور نسی بالو نسی
ای اون و نور و کی کی کفر
سفید غیذ و کی نایت سی
نبارت کی فوت تین نور

که فتنه کمال رسول نرسن
خزانه من خلاق رحمان کی
نه ای ایسی شی جو اندوکی
او لهن ریاد راست پراوکی
یهر ای آقاب و دهن پنا
اواس نام پر محضر الله
ای نور محمد سی سبب کوکاب
ای اوس کل سی راهبان نرسن
و کر بر صفت کس جو ای نور
و الله ذکرنا فضل
که اعلام سلام هر باب نهم
یعقین ثابت کیا سی بیان
قتل در حلیه رسول
کس جمال رسول جبا
که رکعتی نبی سید بر عهد
زمر تها پاتن نور خدا
جو یوتا کوئی قدند آدمین
ولا شفاقت قیامت کی یا
بفضل خدا ای بیهوکی نمو
ولیکن بنایت تین تها بزرگ
ایمروخی کبی آب کی و دشمن
کیا فرق عبدا و کی بریا که
جسی دیکتی سی بر پسر فال
یهر کیا ذکر نور و احسنین
برامد جو یون مهر و نشت
که جو بطرح صحیح عبید و سرور
جسی جس سی پید احسنین
که جسی هم آخوش هر و رکاز
و ملی تھی پوتا جو خفه فرد
سیاهی سیلی نایت سی
که طلب بین لون کهن نهی

اور او کما صفات جلال جمال
جمال و جلال کمال اور کرم
ای جو جبر پسر لطیف اور صفا
نامی رسول اور تمام انبیا
مهر وین نور ابر محمد سی
یهر سی ماضی غلت عبود
جوسی نام احمد سرانج
جوسی دلیوی حق حق نام
پشان کیست او ولایت مین تها
و الله ذکرنا فضل
که انصاف نبی من اوان سخن
دور از بسکری می مبارک سیر
قتل علی الهدی علیه السلام
تا مشکل کمال دلی سرت کی
مال اوکی تها حسن کمال
قد خاص آن خاص کبریا
تو یوتا تها یون متی سرت
و جو حسن کم میشتی درین
بزرگی اس رئیس البشر
جوسی موی من سات شعا
سیاه اور خوش رکاب تها
جوسی موی شیش سر محمد
یهر جوی زلف سرخ دین پنا
ایمروخی جوی رایی جلالت کی
تها نورانی سیاهی رنگ مین
جوسن فرس حسین کا تها نور
جو میت لبروی خدا هست
حقیق مین نور پسر سید
تین کهنی مازد کان تها
اور اوکی سید سیاهی مین
کهر ششانی مین موی کونی

لری کونی دریافت کس مجال
ای حاصل سبب و کبریا
ملی اوکی شیک بلا اختلاف
که مین مقبل بارگاه حیا
سی مهر ایی تها مهر
یهر سی طبع مهر رب العبر
سودا کی ایی جی سی سبب
ای سیاهی ایی اوستی کها
یهر اوستی پشت زانین کها
یو حیدر اور تها سولای
مقالات و حالات شاه سرب
بناس ساله کی ایحباد
مین کز تها یون سیست
ای خوش سیرت نور تها
که جسیا تها سیرت کا اوکی کمال
میان درازی کو سلطان تها
که دیکه لانی دیتا تها سحر
تو یوتا سر سهر در سلطان
علا ریاست چهی جلوس کر
یهر سیدی جی صاف تها تها
تو یوتا یون هرنگ هر حال تها
سفید سهر جی مین اوستی
مین واللس اوستی و نور
تحتلی جو کسلور کب لور کی
که چاندی کمال کر بنا یا نور
تو یوتا مین اسم کها نور
ن جیون مرقان نور دار
که نور و نیت می و سبب تها
تین مین کبه جویون و اوستی
رکین سرخ و دیکه لانی تها
نور کسان اوستی و نور

پس پشت و پیش رخ و ده نام
 تبین بر ایسی حدیث که آن یان من
 خداوند بیست نایابان کمال
 جن آنکه یونانی و دنیا بود و دار
 نهاییه ایسا کمالا پاکست لست یان
 بی موزون جو حضرت کی خیار
 بتی دان تو یمن مولی سنی با یک
 بتی دار می سیاه او کنی کو خط
 بتی کردن بلند او شفا ظلال
 شکم زدم سینه یونین امر و من
 میان دو وقت بهار رسل
 بهی و جبهه خاتم کی یونی کی بتی
 کنارون بر او کی بقدر خود
 بنقل های پاکش سفید شکار
 بدن که تنها سب کوشت سخت و صفا
 تنها چو زکات دست او زرم بر
 بتی بهی و جی صفائی کو بهی و جی
 عفت و قسط ان بهی و جی صفای
 او و ملو او کوئی که یمن و کویت
 انکسرت خفا و یمن او زنگار
 سرانگشت سبابه پایی ناز
 غرض ختم نه حسن خوبی تمام
 کوئی او نسی بهی نه ایسا بهی
 جو به پادشاهی بتی عرش کاتج
 بهی که بتی که سب جاتک اندوز
 اوس آثار الوارسی هم اگر
 با نواع رحمت صلوات او سلام
 خداوند او را چنان آفست
 تو نور علی نور جلوه کیا
 که بتی بتی جناب رسالت تاب
 خدا کی قسم نور و بی سپر

فطر که سیب و کسان نام
 که باد ستارون که پروین بین
 ندید آنچنان دین با جلال
 او آنکه یونانی که بهی و جی
 که تنها جسم احسان اول سنان
 نزار او ز پر گوشت بهی و جی
 بوقت سخن نور جانا جهلک
 اگر ارشادک سرخ بهی و جی
 بنایایی گویا که چاندی کلا
 خط مو تنها یک صدر سنی با
 که با تا او بهی و جی
 که یمن خاتم الا سب یاره
 کی خال بهی خوش با بتی نمود
 تبین ساری یمن کی طرح ابر
 بهی و جی لا بهی و جی
 حشر او را رستم ای نام
 بتی باز و قوی چو زری کجی
 چو در می خشان بهی و جی
 تو بهی و جی که مو بهی و جی
 تنها زرم او چنان بهی و جی
 زو سنی اقرار قدر جی

و در تبین جو یمن جبهه آفتاب
 که آنکه آنکه زوای نور صین
 بی الحق کی ایسی کمال در آنکه
 جو بتی بهی و جی شاد زمان
 نهاییه کایون با بتی و جی
 شمع و کشته و یمن آب کا
 سعید او را رقی و انت استعد
 تنها بتی یک خط مثل صبح سید
 جو بتی شانه های شریف حضور
 بتی پشت آب کی بهی و جی
 که جس کل سی کشن بهی و جی
 و بهی و جی گوشت سنی خور
 بهی و جی کنارون یمن کی
 بدین صفت گوشت و یمن
 در از آب کی با بتی و جی
 جو تبین بهی و جی
 تبین بارک مو را سنی و جی
 تنها زرم قدر مفر خلق کا
 بتی یون نیست با بتی و جی
 تنها ایسا و بهی و جی
 مناسب تنها اعضا بدن کا نام
 که از قله و لا
 صد فوس ایسی با بتی
 او یمن دیکه بتی ایسی و جی
 رقی و جی اسطرخ کی سلطنت
 الهی بذریع فاطمه
 یمن ای خورشید جو رسل جهان
 او را الله قدر پوشاک نور
 روایت بهی و جی
 پیمر که سینه یمن که یمن
 جو او سنی و جی

که تبین نور جبهه کل آفتاب
 بهی و جی چشم جبهه احسان
 جو بهی و جی بر کی نور انکه
 بهی و جی سب راز و مافی کلا
 که ظاهر تنها اطراف ایسی و جی
 کشته و بهی و جی
 که محجوب تنها او کی آگ سحر
 بهی و جی یمن بال او یمن سید
 بتی ایسی و جی و جی و جی
 بزرگ استخوان نامی اعضا کی
 معطر جی جس سنی یمن آسان
 که کلا تنها از جسم با کی حضور
 که بتی و جی و جی
 جو سنی و جی و جی
 که داد و دهش یمن و جی
 سو یمن سطر او زوای کلا
 تنها ایسی و جی
 زین جی با صاف او جی
 که یمن بهی و جی
 که او یمن بهی و جی
 که کلا بهی و جی
 جناب جی بر جلیه السلام
 که یمن ان که یمن بهی و جی
 سحر و جی و جی
 کسی کو نه ایسی کی سلطنت
 بهی و جی
 کردن او کی خلقت کلا یمن میان
 یمن که بر آه بهی و جی
 که ایک سب رنج پوشاک یمن
 که بهی و جی
 و بهی و جی

درویشی بی سبب و مورد نیکی
 چنان صبح نزد جلوه تاب او
 گویی چادر مسوح کی جوت او
 چراغ آپ کی رو بر وجه کجا
 بی نور زلف کسریج نسیم
 اوسی نورسی ظلمت کفر جانی
 خدوی ز روشنی بخوبی مثل
 سبزه تپا ایسا بسنا تمام
 تو سبب جانی توی خوش فکرم
 چنانچه تپا جس وز خیر کاجنگ
 اوسیدم ده آنگه اوکی جنگی
 دیا ذال اوکی دهن من و آب
 کیا قطره شیر او من نه نوش
 نسیم دهن گاه برکت و سید
 دهر سردار عالم و فرم قدم
 زمین بچن لبش تپا ز سید
 جهان میله کرنی تپا حاجت فضا
 ده پیشاب تپا یا که عطر گلاب
 هوای آنگی دوزخ کی امن حرام
 یہ فصل آپ کی خلق من ہی تپا
 اور اخلاق احمد کا وصف و ثنا
 ہو مراد خالق جن اخلاق کا
 کہنی عملی ولی سی کہا
 کہا اوسی حضرت یہ ہی کیا کلام
 کہا خلق احمد کو خلق عظیم
 جو تپا کیسی ہی چیز اوس کی
 ہلکا سطر کس کس میں شمار
 کسینی کیا مایہ نشی سوال
 کسینی دوسری کی کیا پڑا
 ہمیر کی تپا محرم راز ہو
 کرد حسن غلبہ و جلال

کہ تپا احسن ایسا جمال ہی
 کہ غنہ ہر سیاح و رعب او
 نہ غالب ہوئی از در ارتقا
 تو نور حضور او سپہ غالب
 سد و مہر میں اس کی وقت تپا
 اوسی نورسی محمد اسلام پا
 نہ خوی بکوی کریش مدیل
 کہ غنہ ملی خوشبو اوسی ملی
 ہوا اس کلی ہی سننے کا گد
 علی آنگہ کی درد شکی نیک
 دہ کی پیر نہ جب نکت ہی نذر
 سا کہ دہن کا جو تپا آب پا
 رہی گوی کرنی سنی بہر خوش
 براعضای رنجور یکسر تپا
 رسول اولو العزم عالی جم
 پہونچی تپا یہ دور کر مہم
 تو بہشی زمین اور وہ جاتا سا
 کلاہ او کی خوشبو کی گئی تپا
 اور اسکی ہی حال من عالم نام
 کہ تپا احسن ایسا جمال ہی
 کہ غنہ ہر سیاح و رعب او
 نہ غالب ہوئی از در ارتقا
 تو نور حضور او سپہ غالب
 سد و مہر میں اس کی وقت تپا
 اوسی نورسی محمد اسلام پا
 نہ خوی بکوی کریش مدیل
 کہ غنہ ملی خوشبو اوسی ملی
 ہوا اس کلی ہی سننے کا گد
 علی آنگہ کی درد شکی نیک
 دہ کی پیر نہ جب نکت ہی نذر
 سا کہ دہن کا جو تپا آب پا
 رہی گوی کرنی سنی بہر خوش
 براعضای رنجور یکسر تپا
 رسول اولو العزم عالی جم
 پہونچی تپا یہ دور کر مہم
 تو بہشی زمین اور وہ جاتا سا
 کلاہ او کی خوشبو کی گئی تپا
 اور اسکی ہی حال من عالم نام

کہ تپا احسن ایسا جمال ہی
 کہ غنہ ہر سیاح و رعب او
 نہ غالب ہوئی از در ارتقا
 تو نور حضور او سپہ غالب
 سد و مہر میں اس کی وقت تپا
 اوسی نورسی محمد اسلام پا
 نہ خوی بکوی کریش مدیل
 کہ غنہ ملی خوشبو اوسی ملی
 ہوا اس کلی ہی سننے کا گد
 علی آنگہ کی درد شکی نیک
 دہ کی پیر نہ جب نکت ہی نذر
 سا کہ دہن کا جو تپا آب پا
 رہی گوی کرنی سنی بہر خوش
 براعضای رنجور یکسر تپا
 رسول اولو العزم عالی جم
 پہونچی تپا یہ دور کر مہم
 تو بہشی زمین اور وہ جاتا سا
 کلاہ او کی خوشبو کی گئی تپا
 اور اسکی ہی حال من عالم نام
 کہ تپا احسن ایسا جمال ہی
 کہ غنہ ہر سیاح و رعب او
 نہ غالب ہوئی از در ارتقا
 تو نور حضور او سپہ غالب
 سد و مہر میں اس کی وقت تپا
 اوسی نورسی محمد اسلام پا
 نہ خوی بکوی کریش مدیل
 کہ غنہ ملی خوشبو اوسی ملی
 ہوا اس کلی ہی سننے کا گد
 علی آنگہ کی درد شکی نیک
 دہ کی پیر نہ جب نکت ہی نذر
 سا کہ دہن کا جو تپا آب پا
 رہی گوی کرنی سنی بہر خوش
 براعضای رنجور یکسر تپا
 رسول اولو العزم عالی جم
 پہونچی تپا یہ دور کر مہم
 تو بہشی زمین اور وہ جاتا سا
 کلاہ او کی خوشبو کی گئی تپا
 اور اسکی ہی حال من عالم نام
 کہ تپا احسن ایسا جمال ہی
 کہ غنہ ہر سیاح و رعب او
 نہ غالب ہوئی از در ارتقا
 تو نور حضور او سپہ غالب
 سد و مہر میں اس کی وقت تپا
 اوسی نورسی محمد اسلام پا
 نہ خوی بکوی کریش مدیل
 کہ غنہ ملی خوشبو اوسی ملی
 ہوا اس کلی ہی سننے کا گد
 علی آنگہ کی درد شکی نیک
 دہ کی پیر نہ جب نکت ہی نذر
 سا کہ دہن کا جو تپا آب پا
 رہی گوی کرنی سنی بہر خوش
 براعضای رنجور یکسر تپا
 رسول اولو العزم عالی جم
 پہونچی تپا یہ دور کر مہم
 تو بہشی زمین اور وہ جاتا سا
 کلاہ او کی خوشبو کی گئی تپا
 اور اسکی ہی حال من عالم نام

بروی رسول معلی جباب
 کہ حسن بنی احسن اناس سے
 تو غالب با آجکا آئے تاب
 ہوا ز بنی کیرن نہ غلبہ کمان
 اوسی نورسی ہی سنوہ عظیم
 و باحسن سیرت کی خیر عظم
 ہوا ایسا پند و رعب کا عرق
 گدزنی طرہ کی کوچہ حب
 ہوا ایک شکی کو دوا می شننا
 کیا سرمد دیدہ بود احسن
 کہ آج او دین او بنی کر کہا
 ہوا سیرسی سیرسی خواہ
 کہ جلید صد خشک گانرا شفا
 مسطر چو کل جملہ اذام یافت
 اور اصحاب ہر جہ ہوا
 پہونچی مشقت سی ساقی تمام
 مگر نوی خوش نایت کی رسی
 اور اوس کا بول گدرون پیا
 نماز او کی ہوا وضو منجیل
 جسی خلق کہنی ہی خلق بنی
 کہنی صفی اخلاق شاہ حرب
 کہ خوش عیدہ ام در کد این کتا
 وہ تفصیل سی کریان سی عزیز
 کہا جس دنیا کو حق ان قلیل
 ہی سہو در شاہ کتاب کریم
 نہ تپا سار اور گنتی ہوا
 لکھو عفو اب حال اصل کتا
 ہی خلق او کا قرآن الکریم
 کہ ای زو جہ سید خوش خندان
 وہ در یافت ہوا و کو کیا حال
 کہ شرح او کا فروع و اصول

فصل در اخلاق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ تپا احسن ایسا جمال ہی
 کہ غنہ ہر سیاح و رعب او
 نہ غالب ہوئی از در ارتقا
 تو نور حضور او سپہ غالب
 سد و مہر میں اس کی وقت تپا
 اوسی نورسی محمد اسلام پا
 نہ خوی بکوی کریش مدیل
 کہ غنہ ملی خوشبو اوسی ملی
 ہوا اس کلی ہی سننے کا گد
 علی آنگہ کی درد شکی نیک
 دہ کی پیر نہ جب نکت ہی نذر
 سا کہ دہن کا جو تپا آب پا
 رہی گوی کرنی سنی بہر خوش
 براعضای رنجور یکسر تپا
 رسول اولو العزم عالی جم
 پہونچی تپا یہ دور کر مہم
 تو بہشی زمین اور وہ جاتا سا
 کلاہ او کی خوشبو کی گئی تپا
 اور اسکی ہی حال من عالم نام
 کہ تپا احسن ایسا جمال ہی
 کہ غنہ ہر سیاح و رعب او
 نہ غالب ہوئی از در ارتقا
 تو نور حضور او سپہ غالب
 سد و مہر میں اس کی وقت تپا
 اوسی نورسی محمد اسلام پا
 نہ خوی بکوی کریش مدیل
 کہ غنہ ملی خوشبو اوسی ملی
 ہوا اس کلی ہی سننے کا گد
 علی آنگہ کی درد شکی نیک
 دہ کی پیر نہ جب نکت ہی نذر
 سا کہ دہن کا جو تپا آب پا
 رہی گوی کرنی سنی بہر خوش
 براعضای رنجور یکسر تپا
 رسول اولو العزم عالی جم
 پہونچی تپا یہ دور کر مہم
 تو بہشی زمین اور وہ جاتا سا
 کلاہ او کی خوشبو کی گئی تپا
 اور اسکی ہی حال من عالم نام

و یا حضرت عاقل سے جواب
دے اوصاف اخلاق تھا اولین
جی حاجت نہ تعلیم آداب کے
اور انصاف ہی شرط احوال میں
اسی سی فصاحت کی کتاب
کری جو تلامش آپ کی حال کی
اور ان کی سیاست نبوی نام
سماوی کتابوں میں تھا آشکار
وہ جانی کہ کہ عقل کامل اولین
تھا علم دین اور کلمہ غیث خطبا
وہ علامہ حضرت امی یتیم
باین بیت سعدی نیکو سخا
کری جو نگاہ او کی تدبیر پر
بہ تدبیر و تقریر کا تہاسب
جسم تہی عقل و حواسی تمام
ہی صورت میں ہم شکل انسان
کبھی بہر وں پر وہ سردار
حضرت کی برکت سے ابدی ہوا
علوم شریعت کی ماوی ہوی
بہ حضرت کی صحبت میں بخشنا
کہ چوڑا بنی اوطان یار و یار
حبیب خدا پر وہ عاشق ہوا
خداوند انوار و اسرار میں
تہا صبر و حلم اور عفو و اسقدر
کہ تیغ اور ہتھیار جو کچھ آئی ہاتھ
ہر ایک ظالم ایسا ستانی لگا
بہر وں مبارک سی ہتا تھا خون
لگی کہنی اصحاب ہو کر مہل
میں پیدا ہوا رحمت العالمین
بہر ہر دعا کی کہ اللہ تو را
نہا جنت و بہشت اور نہ دوزخ

کہ میں کیا کہوں جو فصاحت
اوبسی مجسم تہی نام اداوب
کہ آغا زسی ہتی بود ب
کرمی مہضفی خوب جان
اسی سی ذرائع سچی چلنا
اور انصاف و اقوال و احوال کو
شرایع کی تقریر اور ان کی تمام
کس انداز کا علم اولین
جی حصول اور علم شال
نہ تھا ہم نشین ان کا اہل کتاب
ہر ایک علم کی کہنہ کی ہتی علم
بغور و شہادت و شہادت
کری جو نظر او کی تقریر پر
کہ تہی حسیقہ رسا کا ان عرب
سفایت معاشق ہتا ان کا
تہی فصاحت میں بہرہ جوانی
بتوں پر کہیں جان و تن دار
لو تہی سی وں شاہ و جاہ کی
رسوم طریقت کی راوی ہو
کہ اصحاب اعلیٰ ہوی سیر
ہوی آپ پر جان و دل شہ
زمانہ سی درجہ میں فائق ہوا
کہ عاجز ہی ہاں وہم و فہم
کسینی نصر و کیا او کی ہاں
کہ خورشید تک نہر تھرائی
کہ حبیبیا جمن نہر ہوا لکرون
دعا موت کی انکو کرتی ترس
میں پیدا ہوا سید المرسلین
ہر ایک ہر اس قسم نادان کو
اللہ کے اہل حق و سچا

ہی ہر ایک صفت کا جو بہ
نرس اصل خط میں وہ خوش
خدا خود و مسدود کا مدام
خصال حمیدہ کا اصل کمال
غرض علم اور عقل کا دوست
کری جو حواس کلمہ ریاض
اصول او کی تحصیل آداب
کہ ہمیشہ اہم کا ہی او کی تین
بہ تہا محض فضل الہی سی
وہ امی تہی فضل رحمان سی
نہ عالم میں تہا عالم الیابین
یہی کہ نا کردہ قرآن درست
وہ جانی کہ الیابین تر رسول
حاجت میں وہ گھر فارسی
زنا کار یو کا نہ تھا انکو دُر
نہ تہا نیک و بد کا اولین
مشیدہ الحاد و اسد التفیق
وہ علم و عقل بہ قابل ہو
ہوا انکو اون خوب نیک کمال
وہ ایسی ہتی عاشق بنی تھا
ہوئی جسکو حضرت کی محبت
جلیس و رسم صحت مصطفیٰ
فضل در صبر و حلم و عفو حضور
چنانچہ احد تھا جس نے زحک
بہرہ آزار ہو چلایا او کی تین
بہاں تک کی اون نہ کروں
کی اسطر حکایتیں ہر قسم
تو کا ہیکو اتنا بہر ہوتا قسم
دیکھا بتوں میں باغ جنت کی
الہی بہرہ میں نامحجبی و قوت
اللہ کے اہل حق و سچا

ہی قرآن میں نہ سطر صی کہا
ہتی مغفور و مجبور آداب
ہی تعلیم انسان کی یا سکا
ہی علم اور عقل ای مبارک خصال
جو درجہ ہی علی وہ تھا آپ کو
تو پادی بدلیہ سیر پر خبر
وصول دینی تحصیل کتاب
تہا کسطر کا علم حق الصین
نصیب خطاب رسول عرب
ہی عالم علوم فراوان کی
نہ عالم ہو حکم وہ علامہ دین
کتب خانہ مجتہد ملت شہت
ہو گا نہ تھا اہل اصل و اصل
جہات کی نشہ میں ہر طار
نہ تھا خون حق کا او کو خطر
نہ تہی کہہ تیز حرام و حلال
نہ تھا ایک کو ایک سی اتفاق
کہ اخلاق کامل پہا ہوا
کہ جن خوبوں کو نہیں ہتی
کہ لغت میں او کی کروں کیا کلام
جہت بد اکا ہوا وہ جہت
ہیں صدیق و فاروق و سید
خداوند انوار و انوار
کی آپ کو کافرون کی نہت
کہ کرتا تھا زور و زمانہ زمین
کہ دزدان شہید اکا ایک کیا
کہ عالم کو ہو چلایا الم ہر لہ
لگی سنسکی کہنی شہنشاہ الامم
سکھا نامیوں میں کہ لا الہ
تو را ہی کرم سی الہی ہی قوت
دین و اطاعت و جنت و بہشت

بہت ہی عیب جو اور تہی عیب تہی
کبھی ہاتھ سے ایسی کر جہاد
عوض پانسی کسی سے نہ ہو
پروردہ سو فکریا تہی طاقت
کسی کی مروت ہی نی سکی
یہ کہتا ہی حضرت کا عادم
نہ پوچھا جو مینی کیا کیا کیا
جو کہا ہی میں بند ہو کہا تا جو
تہی تہی نقل گرفتہ وہ تہی نو
عنایت اور استغاثہ و لطیف
جو کہہ چکی کہتی تہی الف
رسول خدا کی جو آتا ہا پاس
جو دست مبارک بکڑا کر کی
ہمیشہ خوش خلق اور زبان
جو تہی شان ستاری کردگار
کہ اگر دم کرتی تہی او سکادام
و یا کرتی او سکد کتا و مکان
جو آتا تھا کوئی تہو و دنواز
یہ فرمایا کرتی تہی اصحاب کو
کبھی او کو کہتی خدا کا پسر
بہم مل کی بار و سنی کہا ہی ملک
جو تہی ہشتین او کو با نسل
ہو اگر تہی محفل جہان منہی
فقیر و سنی کہتی تہی محبت ہم
کسی دوسری کو بھی ایسی عیب
نہین جو پڑتی تہی کیسکو کبھی
ردوان پیش اصحاب لا اعتبار
بقولی زباں بلا یک حسنا
کلائی تہی ہر کام میں اپنا ہتھ
دیا کرتی تہی کہ میں جبار و کبر
لی آئی کہ ایسی کو بلا تہی

تہی کشتہ میں در تہی عیب
نہ مارا کیسکو بکڑ و جہاد
مکرورین حق پر تو کرتی تہی
سفاقت کی کہہ بات ہو کر تہی
قتصاص اور انصاف تہی تہی
میں خود تہی حاضر و اس سر
جو تہی کیا کہہ تو نہیں نہیں کہا
مکر و اس سیدی و کیا تا جو
تہی تہی بہ اور و صبا چلنا
یہاں تک کہ ہر ایک ہی جہا
جو کرتی ہوں مجھ پر محبت حضور
تو کرتی یہاں تک حضور او سکد
چٹائی نہ آپ جس گھر کبھی
نہ بد خلق ہی عیب جو تہی تہی
رسول خدا میں تہی آشتیا
اور اس سی محبت کا کرتی کلام
کہ کبھل کفر اخلاقی تہی تہی
کیا کرتی تحیف اندہ نماز
کہ اتنی نہ تعریف میری کرد
کبھی کہتی تہی ہی خدا پر شہر
اجا تہی ضیانت کی کرتی مذم
بہا نہیں ہی بر کنار سبط
وہین تہی بی تحلف نے
غریبوں سے کرتی تہی اکثر کلام
چڑ بانی کی اگر رسول عرب
کہ وڑی سوری میں یاد و کوئی
گردی ملا کہ ان کر عفت
بفرق شہ شام عالی جنا
ند کرتی خدمت خود کی ستار
پلائی تہی بائی خیر کو کبھی
نہ اور وائی تہی بار تہی تہی

کبھار کی خوش دینی خطا
بومت جہاد و زبان غزا
کبھی امر وین پر جو ہوئی خدا
یہ کیا دخل کوئی گری کلام
نہ خادوم کو تہی کلانہ بار کبھی
نہ کبھار کا بجی اکلان ہی کبھی
ہم فرمایا کرتی رہی بار
تہی کبھار و صفا کفر فرخ سیر
تہی جتنی جلیل و عظیم تہی
کہ میری بار تہی تہی دوسرا
کبھی دوسری پروردہ الفت
کہ جب تک از خود نہ اوٹا
نہ جب تک وہ چھوڑا آپ تہی
نہ فحاش تہی عیب کہہ خراس
جو آتا تھا مجلس تہی او سکد
کسی طرح او سکد کرتی او سکد
باخلاق دینی جواب سلام
روا کر کی حاجت تو آئندہ کی
کہ جیون ابن مریم کی محبت تہی
میں بندہ خدا کا ہوں کہ تو تہی
کیا کرتی خلقت کی دعو تہی
وہ دیدار مجلس سی ایسی سدا
پہاں یہ مثل صاحب قدر
سواری میں کہوڑا اور و تہی
ضعیفی کہ چھوڑا سدا
پیدا وون کو تھا حکم آگ چلو
نہ اپر تہی چتر شاہی تہی
ہو اور میں رہتا تھا کبھی
کلائی تہی جا میں پوچھ تہی
کبھی کو سبند و کاد تہی تہی
میں کی یا نہ ہی غلام ان

بکھا نہ ہی کبھی بد جزا
نہی جا لاک دستا شرف لایا
پنا و خدا تھا وہ پھر خدا
نہ لین دین کا جب ملک اخلاص
نہ غصہ سی او سکد بیکار کبھی
خطا جو ہوئی مجھ سے نہ تہی
کہ میں تہی بندہ خدا و نہ کا
تہی مردم سی ہر امر میں نرم تر
تو دینی ہی حصہ ایک کے تلک
عویز جناب تہی دوسرا
کسی اور پروردہ محبت نہیں
تہی و سنی و سنی سات بنا
طائر کبھی ہاتھ پاؤں کی ہی سدا
تکرتی تہی محبوب کا پر و فاش
تو عادت تہی او سکد و بجا کی
کیا کرتی تہی پاس کی کا پاس
کسی کا کرتی تہی قطع کلام
اداکر تہی معبود کی بندگی
نصارا کیا کرتی تہی و ابا
کہو چھو بندہ خدا کا رسول
کیا کرتی خلقت کی دعوت تہی
سمجھتی تہی ممتاز ہونا تہی
جہاں صدیقی و بان صدیق
جو ہوتا تھا چھوڑا تہی او سکد
ردیف خودش از کرم سنا
سواری کی چھی نہ ہرگز رہو
تہی تہی الہی سدا
کرتا و لہذا و نہ کرتا سیاب
سدا کرتی تخلیق ایسی کبھی
کبھی و شش پر کہہ متاع کبھی
جو تہی بڑ دست خیرا بستر

اور اوسے جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے
رسول خدا کی عروت بیان کی ہے
ایک بول وہ شخص وعظ کو جاتا
مشقت میں ڈالا اچھی لڑائی بار
اور انہی پر در وقت قلب بھی
تھی جو صفت اسکی بجز مزید
نواز نہیں کرتی تھی اگر کوئی برآپ
بل اس لطف اشفاق کی درین
جو دست مبارک بظنی سید
کیا کرتی خوش طبعی صاحب
مراجہ کا حق تھا جرح کہی
وہ خاص خدا اور خاص عام
اوسے کرتی تھی خوش جان باسو
تکلف نہ کہانی ہنسی میں نہ تھی
عبادت میں رضوی کرتی سدا
اُتر امت کہو اسکو نہ کافی ہی یا
نہ دشنام دو وہ کوز نہ ہار
نہ ڈیوڑھی پہ دربان کہتی کہی
جو آتا تھا بزدل سے خیر الہام
ضیاع کی ہنس اور بیاض
جو کرتی وہ عرض آپ کو کرتی
جو دنیا کا وہ کر کرتی کہے
یہہ خاطر مبارک میں کو نہ تھا
ضرورت سے زاید نہ کیا
بسیکال کرتی تھی قطع کلام
یہہ سن نہایت کی مذکور کی
جو بونی تھی مضمون کا نہ کہتے
حقارت وغیرہ کی کرتی گام
نہہ تسلیم کرتی تھی مسکین
گدا اور ستہ کو برا رسدا
شریعت کا ہی حکم حکم گیر

کے نام پر جو وہ بول جاتا تھا
کہاں تک کرتی کوئی طلاق
اور تین دن بعد پھر پھر
تیرا تین دن سے رہا تظار
تھی اس حد غایت کو پہنچی تھی
نہہ وہ خدا میں نہایت نہایت
کہ ایسی شفت کر کے انکی با
مسوا ہی سب کے پیر جوان
چونچہ از دہوی خوشی دیا
کہ اسقدر جو کورہ لگی
بہنسی میں ہی ایک باجہ بول
انکر کرتی تھی نہ مانع طعام
نہہ وہ جو خوب طبع خور
وہ کیا ہی ہنسی جو دنیا خدا
خوار و نہ پر کرتی نماز اور دعا
یہہ ہنسن کا ہی مرکب ہوا
کہی سب برآفت روزگار
اجازت کر شرط آئی کی تھی
تو کرتی تھی خود علی غرض ملا
اگر مٹیہ ہی بزم میں ان کر
تو اوس بات کا انکو دینی جو
تو خاطر و اسخ کی ہوتی
کہ ہم ہوں مذکور ذکر خدا
کسی نہی ٹکری کہی ایک بات
مگر قطع کرتی کلام حرام
بہنسی کیا کرتی تھی آپ ہی
تو کرتی تبسمہ جناب نہی
حقارت سے اون پر ٹکری گام
کہ مٹی ہی دولت اوسے دین
کیا کرتی دھوت رسول خدا

چنانچہ ان کا جو یہ تھا کہیں نہ
کہا کہ کسی یا رسول عرب
اوسے چاہے سچی رہی تھی ہی
کیا کرتی تھی کبیل ازواج سے
کہ فوق اوسکا معلوم اسلمہ بنیت
بہنست تھی با حکام دین
علی انخاص جو ہی تھی انکی تیر
یتیموں کی سہ چھوڑا جاتا تھا
کسی حق با فرحت و فقرات
بہنسی میں ہی لیکن بجز حق
کہی نہی تھی انکو انکی ساتھ
جو ہوتا تھا خوب طبع شریف
اوسے چھوڑ دیتی تھی کہانی تھی
جو موجود ہوتا وہ کرتی تھی نہ
جو دنیا کو دنیا تھا کالی کوئی
کیونٹ بُرائی کی دنیا کو بات
وہ شاہنشاہان خاص علوم
کہ تا کی ظرت میں کوئی لبشر
سلام آپ کرتا جو کوئی شتا
تو جنس میں جو ذکر نہ بیان
جو کرتی وہ ذکر شریف طعام
وہی اوسے کرتی تھی ذکر کلام
جو اس ذکر اور مذکور ہے
غرض جو کہ کرنا تھا جیسا کلام
جہالت کی باتیں کہی کرتی
مگر شعر پڑتا کوئی آن کر
مخبر ہوئی جب وہ دو کام پر
جو ہوتا تھا کوئی غریب فقیر
نہہ کہی تھی بہت سدا طین
نہہ کہی گدا کی گدا کا لباس

نہہ ان کو کیا نہ جنت کو کرتی رہا
بہنسی میں رہنا میں آتا ہوں
اوسے دیکھ لیں وہی تھی تفریک
رہا کرتی تھی میل ازواج سے
مضمون میں فوق اوسکا اتنا نہیں
جدی کہ حد نہایت نہایت
بہت ان پر کرتی کر وہ کو ہم
بہنسی تھی شفت جنت کی تھی
کیا کرتی یاروں ہی ضحاک و مرہ
کرتی تھی ہرگز رسول امام
کہی کہی تھی بال بچوں کی ساتھ
جو ہوتا تھا خوش ذائقہ اور طیف
زبان پر وہ عیب و سکا لاتی نہ
زبان پر نہ شکوہ کالائی تھی نہ
تو کر مع کہتی تھی اوسکو ہی
یہہ کافر کو دیتی ہی شری نہایت
امیرا میران عالی مقام
نہہ وہ مانع شغل آن خوش سیر
تو رحمت سے دیتی نہہ نہہ جو
وہ مذکور کہی رسول جہان
حضور اوسے سیاسی کی تھی کلام
اگرچہ طبیعت پہ تھا ناگوار
وہ بی کار ہی کام سے دور ہے
حضور اوس سے کرتی کلام
ہنسا کرتی اصحاب خیر الدعا
تو نہی اوسے جو بھائی نہ
کیا اختیار اور سہل آسان نہ
سمجھتی نہ تھی آپ اوسکو حقیر
سمجھتی تھی یہہ ہی نہہ نہہ
نہہ شہا ہوں کی شہا کرتی نہہ
برابر نہہ ان میں فخر اور امیر

رسول خدا کی سخاوت بیان
 پسین لفظ لا آپ جتنی ہی بیان
 دکر مانگتا اکی سائیل و دوجیز
 یہ کہہ کرتی تھی دن جو اوسکی
 کیا بخشش سب باب ذرا سقد
 کہ یہی جمع لغوی اصل کوئی
 جو کہہ بانہ میں آتا تھا مال زر
 آیا مخزن علم و فضل و حسن
 گری بخشش ایسی ہی دین
 عطا کرتی جو ہاتھ آتا تھا مال
 قدرانہ کرتی تھی خود زندگانی
 بہت ہو کر لگتی تو ایک سیکنہ
 شجاعت دلیری ہو کر بیان
 دلا در بجا در رہنا اسطرح کا
 تو اگر نہ زور رسول اللہ
 نہ ہوتا تھا دشمن سے اتنا قریب
 کوئی سخت ایسا نہ تھا و خشک
 زرد و باخ میکرو پست لہر
 یہ لکھا ہی راوی شہر و حشر
 میں ہوں مطلب کا سب یقین
 مدینہ میں ایک بات میں غل غلا
 ادھی سب سے پہلی رسول خدا
 جو سخی کہ ان لیل و دجور بود
 ملی راہ میں پہرہ ہی وقت آدمی
 یہ اسب ابلی طلبہ تھا کہ قدم
 تھی قوت میں امد و بار زد و تھان
 کہ تھی کشی مگر اوسنی عاجز تمام
 تھا کشی کا وہ واقعہ اوسکو
 پچھاڑا اوسکو مسکت تھا کہ کوئی
 ذکر اپنی قوت پر غرور بیان
 حجۃ الیہ قوت سے زبرد اس

کسی سے کہاں ہو سکی ہی
 مگر ایک شہد میں ایسی مورت
 کہ اوسوقت حاضر نہ تھی جو حیر
 کہ سائل سوال پناجا تا تھا ہول
 کہ حیرت میں آیا قیاس بشر
 مگر تہی جز نفس پاک بنی
 وہ دیتی تھی اور دیتی تھی سقد
 آیا اس حد تک علم و عدل و حطا
 جس سے نفس کی پناہ نہ نکلا
 مگر تھی تھی کچھ نہ تھی کاشا
 اور ایک ماہ و نو سو گنا کبھی
 شک اپنی پر باز نہ تھی کسی تک

نہ لیتا تھا لڑیکہ کوئی اوسنی نام
 کہ پہلو ان اکثر بلاد
 غرض غن کشی میں نہا ہوتا
 وہ تجسی قوی شکاری پہلو ان
 بسہ لوبہ ہر دہر تو انار لا

سوال آپ ہی تو کہہ سکتی کیا
 نرفت لہ زبان مبارک تو اصلا
 ہو غلام کوشش پہلی رسول نام
 برو زخین آپ بی جا بجا
 چنانکہ یہ جعفران لوں لگا
 کروں کیا تین سخاوت بیان
 کہ کچھ نہ تھی کا کرتی خطر
 جو یا تیری تھی تہہ میں بنایا
 اور اتار کر تھی تھی نفس نبی
 یہ کہہ کرتی تھی ہر آدمی کی ملک
 کہ باورچی خانہ میں جلتی نہ آگ
 نہ تہہ حال تہا نہ تھی کا بید

کہ ہوتا جو ہم پر بہت محبت
 سنا وہ ایک تھی جو ہم آپ ہیں
 تھی مردم میں جدی سوخت تر
 یہ کہتا ہی ہوا ان بن حسین
 دلاور پہلا کسوں نہا سقد
 یہ کہہ تھی تھی تہہ میں شکر سنی
 اذا النبی لا کن ب
 و یاد شمع صبا یا کوئے
 جڑ ہی در اکبا اور اوزار
 نہ تھی اصل ڈاکی کی او کہ ہیز
 کہا آپ فی اوسنی سب خیری
 قدم باز تہی وہ کہہ را ہوا

فصل در قوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نہ کا نہ خوب میں کیا پہلو ان
 کیا کرتی تھی اوس کستی ملام
 ہو الیکدن رو بہو ہی رسول
 کہ حسنی باطن عظمت و اسعالت
 کہ اس کی ہی کوں اسکا گواہ

میں کا تمام اوسکی انکی لیا
 مگر اس شہد ان لا الہ الا اللہ
 یہ اوس سے محبت کا کرتی کلام
 کیا مال حدی زیادہ عطا
 کہ اس بات کا ہوں میں بارگوا
 تھی کسی سخی وہ سخاوت بیان
 مگر تھی کبھی فقر و فاقہ کا در
 کیا اوس سے ہی کچھ زیادہ
 اور اولاد اپنی ہی پستی
 کہ عاجز ہوں تھی سخی غلامی ملک
 بلکہ ہوتا کبھی زبان مناسک
 سخاوت کا اور انداز کا تھا سب
 اولو العزم مرسل کے وہ افراخ
 اور دس جس کی تھی بہت شکر
 تو جو جاتا تھا در وہ سب ہر
 لڑائی کی ہنگام خیر البشر
 کہ لشکر پہلی شد مشرقین
 کہ میں وہ اولو العزم پیغام بر
 میری رو برو آدمی مل کی سب
 انا ابن عبد المطلب
 ہر سان ہوی شھر والی سہی
 گئی محترمانہ زبان ستر
 یہی کہہ کو وہ خانہ آباد دین
 چلو پہرہ میں خوف کی کوئی شئی
 وہ اسن حق اوسکی میں کہہ را ہوا
 باین حد و غایت رسالت بنا
 تھا اوسوقت کا ستر و ستان
 تو پہرہ ہی تو مغلوب ہو کر تمام
 کہا آپ فی کرو ایمان قبول
 کیا سطح غزایہ قائم جسٹان
 کہ میں آپ فی شکست سالت بنا

کہا آپ کی جیسی اب بستی کر
 تو ایمان پر جمے ہو لا لکھا
 حضور راوی سے کہ یہ قبل ہو
 اوہما کراوسی آپ کی تین بار
 یہ زور نبوت ہی سب ہی بلند
 کیا زور میری کلچہ کو پہاڑ
 ہی حاضر کی اور وہاں ہلالوں
 حیا کا وہ چشمہ جہاں چشم بنی
 کہ در شہ زون کو ہی تھی حیا
 وہ اکہر جہاں شرم گن ہر گن
 بڑی محضہ ہزار شرم سے
 کہ تغیر ہو جاتا ہزار نک رو
 ہوش بد کہ شرم خیم لانا
 اسو طرقت میں تھی حیا کرم
 سخاوت شجاعت مروت حیا
 تھی امت پرانہ شفیق و رحیم
 بھی ہمتی دنیا میں پہا ہنہیں
 یہ شفقت سی امت پر اپنی کیا
 کہ امت یہ میری انہو جان فرض
 عثمان میں کیا ترک ناحیہ رکا
 نماز جماعت میں حضرت بنی
 کہ فتنہ میں و سکنی مادر پر
 دیا کرتی تھی بخش سبکی خطا
 درستی سی جی سی اور عفت
 تو حیرت کی عرش سی آن کہ
 کہ کہ میں بہاری جو میں وہا
 بشر کی کہ مرضی محمد کی ہو
 کہا آپ کی ای انھی محترم
 کہ نید راجہ ہوا انکی اصحاب سے
 یہ ہر سکر لگی کہنی روح الام
 ہوا اس حمد پر رحمت کردگار

کرا دل میں روی زمین پر
 کہا اوسنی یہاں بی بیج کہا
 ہوی کشتی تری کو اوسمہ تیا
 زمین پر گر کر کیا شمس
 دیا تو را سنی میرا بند بند
 اگر او جہ کا میری سر پہاڑ
 لڑی و لٹی کشتی ہی حضرت

کرا دل میں روی زمین پر
 کہا اوسنی یہاں بی بیج کہا
 ہوی کشتی تری کو اوسمہ تیا
 زمین پر گر کر کیا شمس
 دیا تو را سنی میرا بند بند
 اگر او جہ کا میری سر پہاڑ
 لڑی و لٹی کشتی ہی حضرت

دیکھا دون چور و لٹا ہوا
 کرونگا اوسمہ میں کوان بل
 گلی ہونی دو زمین شستی ہج
 بلاشبہ ہو تم رسول خدا
 الگین ڈٹنی میری سب ہریان
 یہی روز زنا نید کا نیت
 رسول خدا خاتم الانبیا

حیا و شرم حضور

انہو کی بنی کو ہی جتنی حیا
 وہ تہیں چشمہ شرم و عین العین
 وہ شرمانی تھی موم چشم
 تو کہتی نہ تھی اوس کچھ بد
 خیر ترک ایجاب فضل حرام
 مکر فی تھی نہ شرم شرم

مروت ہری تھی ہر چشم
 مروت حیا شرم او کی بیان
 کسی ہی کچھ دیکھتی تھی بد
 مکر و زوایا میں اوسکی شین
 کہ کار حرام اور عفت میں
 کہاں نہ لگی وصف کوئی نام

کہ لکھتا ہی راوی وایت ہی
 کہ وہ کہا سنی چشم
 کہاں تک کروں تھی سون جان
 وہ لکھتی تھی وہ آپ کو حذر
 کیا کرتی تھی منع سلطان
 شدید غضب تھی سران نشان
 کہ ہی آپ پر سب کوئی نام
 ہونی ختم ہر خاتم الانبیا
 اور ای شاخ المجر میں احباب
 مگر خلق پر رحمت العالمین

فضل و اسقفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہ قرآن میں کہنا ہی کریم
 کہ اسی رحمت العالمین

کہ قرآن میں کہنا ہی کریم
 کہ اسی رحمت العالمین

اوصاف اسکناک الاحوال العالمین

کیا سہل احکام شمع خدا
 خدا کا ہی حشر نکات قرص
 کیا منع صوم وصال اور کیا
 اگر گریہ طفل سستی کہی
 اور اوسکا نڈل و طوف کوئی
 اور الطاف کا بخشش کی خطا
 ہر ایک شخص کو منع فرما تھی
 کیا عرض امیہ احسان ویر
 برو بال سی ہی ہو کو کو کہا
 کہ ہی حکم سی او کی اس کام کو
 نہیں چاہتا میں خدا کی شرم
 وہ اپنی خدا کی عبادت کری
 کہ اسی رحمت العالمین افز
 ہوا اس لطف و لطف پر و دگار

جو تھی بعض افعال خاص حضور
 و صومین کہی ترک سوا کی
 کہ امت پر سب ہمیشہ علم
 اور اوس طفل کی ہوتی نظر
 جو چھتر خدر کرتا کوئی
 تو اصنع پراحسان پر رفتی پر
 قریشوں کی جنت و نکی تکیہ
 پہاڑوں پہی جو قریشہ بین
 پلٹ دی انہیں بل میں مار کر
 کہ دشمن میری ہوت کی ہوا
 کہہ جائیں و دشمن میری کہا
 کہ میں دین اسلام کا قہر
 ہوا اس عقل کامل پر جلا فرین
 ہی اعدا اور اصدق شمس و سحر

کیا ترک او کو محبت نہ ہو
 کی کلی صفائی زبان پاک کی
 ہی افطار میں ملی کار وہ حرام
 تو کرتی سبک آپ اکثر نماز
 قبول او سکا اعدا کرتی جی
 کیا کرتی تھی امر خیر البشر
 اور انہا مجد تمام او کو دی
 خدا کا ہوا حکم اوسکی سن
 کہی سرزمین مانگی زریزیر
 بڑی سر براون حیا و نکی خاک
 خدا سی ہو نہیں بلکہ اسب دا
 کہیں حق کو معوجہ کجا رسول
 ہوا اس وجہ پر غیر خدا فرین
 ہی افضل از انبی اور کہ ان

امانت کا منت کی از سبکدوش
 پیمبر کو کہتی محمد امین
 جو دشمن جیسے ہی بر خلاف
 اگر مسلمان کسی نظر کجی
 نہ اسی ہی دنیا میں خلی کہیں
 کلام آپ کا کوئی سستا تہا
 مجالس میں دو صاحب امتیاز
 حضرت اکویش سی کہتی تھیں
 مرج کہی بیٹھتی تھی بنی
 نہ کہتی بحال رضا و عفت
 پہرانی رخاوس کی سون خلیل
 کلام رسول خدا سے اہم
 جو اس کلام سے وہ کرتی کلام
 ہی بعد از کلام خدی نام
 ہی اس بانگ اس کان پر مقام
 کہ آج ایچی طرح نہیں
 تبسم فقط آپ کا تہا ہنس
 کیسوت ہستی تھی آپ استغ
 اور اصحاب کا ضحک ہی ایا
 جناب رسالت جو کرتی کلام
 جو کرتا تھا خطابی ہی کوئی
 وہ صورت جو صورت ہی خزان
 جناب رسول خدا کی حضور
 جب و سکا لگا کانی سب بون
 محی و یکہ کہ خوف و ہیبت کیا
 کہ کہا باجو کرتی ہیں اگر قدیر
 نہ سچون خفیہ تو کجا ہی و طمان
 کہ کہا کرتی تھی دوسری شخص حضور
 کہی اونکی ہست کوئی کانی
 تھی نہ ہر روز زبانت میں آپ استغ
 اظہر انہا تہ کہ کی دلی ہر فوج

میں رسالت کو تہا ہی تریاس
 ہی سبیل حق مصدق تھیں
 وہ کرتی ان وصاف و لغت
 جو انصاف سی اوحی و کبر
 جو اس خوب جملت کو کجی تھی
 تو ہیبت سی کانپا با کجا
 کہی ہون اپنا کرتی دراز
 کوئی عضو ناحی ہلائی نہ گ
 کہی و جنہ ہر قضا کی
 کیسوت جز حق رسول ہر
 حکم جو کرتا بغیر از جمیل
 مطول نہ تھا اور نہ تمانا
 کہ ایک یمن ہون جانی تمام
 لطافت مال دس ہی کلام
 کلام ملوکان ملو کا کلام
 رہی سستی والا نہ کچھ ہم
 تبسم کہو لکھو نہ نہ ہر کچھ
 کہ آتی مسوڑ و کی عربی نظر
 تبسم حضور معلیٰ میں تہا
 چکا لیتی سہاں مجلس عام
 تو کہتی تھی اوسکو ہر زب
 عجیب او ہیبت تھی ایک شکی
 در آمد کی مرد از راہ دور
 تو کہتی لکی اوس ہی ستارہ مرن
 کہ ہونین کہیں کا ہنیں بادشا
 نہ کہا استغدر جیسی خوف شدید
 سنا کہیں کہا ہی ہر و سکون
 ہر خوشی ہی اوس میں شکر کو
فصل در رحمت رسول اللہ علیہ السلام
 کہ وہ دو جوان نہ کی ایک نظر
 ہر بخیتی تہا دنا کہ ہر فوج

تو اول نبوت سی اہل خوب
 ہی کو جولی جب نبوت حصول
 یہا قرار کرتی تھی منکر تمام
 تو ایسا ہنیں خوب عالم میں
 امانت دیانت کرامت کرم
 ہشت اور بر خاست میں تھو
 ہلائی نہ تھی بات کبریٰ میں تہا
 اور اکثر نشست رسول خدا
 کثیر السلوک آپ ہی اور دم
 خفا ہوتی تھی یا کہ ہوتی تھی
 خصا فصل اور فصل کلام رسول
 فہتا تہا مطلب بڑھتی تھی
 جو ہی اوس ہی کی حدیث
 لطیف اونکی ہر بات کیونکر نہ ہو
 کسی سی جو کرتی سخن فی حق
 یہ تکرار ہر بار میں تھی نہیں
 تبسم جو کرتی وہ عالمیناب
 دم خند از نور صبح گہر
 کہی ادب کی سبب بڑھ
 کہ گویا میں و کی سون پر
 نہ شکل شکیل رسول خدا
 جو خفت بہ ہی عجب آن کا
 یہ کچھ اوسکو ہیبت ہونی تھو
 کہت کا تپائی شخص لرزہ کر
 نہ میں ستارہ ہون اور نہ کہنا تھو
 قدید او خلکو کستی میں اہل عرب
 جو ہی سیرت آن عجب شریف
 ہی مستعمل عطا اکثر ہی
رسول اللہ علیہ السلام
 کی عرض اور پند بابت کانا
 لیکن کہو ہر تہا نہ ہر دشنام

خدا آپ کو کچھ جو کرتی تو سب
 ہوا نام نامی جو کر رسول
 کہ سب بیان انہیں میں کلام
 ہی خوب انجا ہر کجی جو نور
 خندہ ہیں چشم با ہم ہسم
 تھی سب خلق سی ستارہ ولا تہا
 ہلائی نہ سوات کہنی کی ستارہ
 تھی محفل میں بصورت اختیار
 کمرتی کہی عیز حاجت کلام
 کہا کرتی حق بات خیر العباد
 نہ تقصیر تھی اوس میں اور فضول
 مناسب ہی ہر وقت کی ارادت
 ہی خیر الکلم وہ حدیث لطیف
 کہ باتیں خالصی کر کرتی تھی وہ
 تو قرانی اوس بات کو میں با
 گرفتہ کم فہمی س معین
 تو جانی چکا انت با آہ تاب
 منور شدی رودی وارور
 کیا فقہا اور نہ خندہ کہہو
 کہ اور تی ہین ب کہی گردن
 عجب عجب میں عجب لہ تہا
 نمونہ ہی اوس صاحب نشان کا
 لگا ہر تہا تہا فی و خوشی نہ
 نہ ڈر کار آسان مگر آپ پر
 میں بات کا فز نہ ہون از فزیر
 کہ ہو گشت سو کہا ہر خشک
 وہ سب سیرت و فہمی ہی لطیف
 ولای تھی ترغیب اور توبہ
 کہ کس مرتبہ تھی وہ عالی ہم
 کیا اوسہ ہرگز نہ کچھ ارتقا
 نہ کی نوش جان مان کہ دم ملہ

انہی خورد ہرگز بے سیری طعام
رہی و در گردنا وفات شریف
خدا فی دیا ہوتا بہت ملک و مال
لو کہ زمین نہ تھا ایک دم اور نہ
علاقہ تبادول کا فائدہ اسکی ساتھ
کہ ہوتا وہ باہر زوہم و خیال
کہ ہو کر زہر لعد یہ گوہ ہمار
جو اگر تاسون دوسری دوسر
و عا بہت سی کرتا ہوں ای کردگار
تیری حمد کرتا ہوں اور شکر ادا
اور اسکی سوا ہی پہرہ چسند
بہشت پس اپنی کر کی ہوئی تھی
کری جمع مال شکا وہ بد مال
جسے عقل کامل موبی ہو عطا
تو قایم رہی تیرا ہی حکم قدم
عبادت کی گرفت خداوند کی
جدا کیا یہ پہچن نہ خوف بنا
خدا کی عورتی بی نیازی کی شان
تو تھوڑا ہنسو اور رو کو بہت
کھڑی ہو کی پڑتی تھی اتنی غنا
رسول خدا ہی تو مغرور ہے
تیری حرم بخش پراسی بگیاہ
پہنستی ہی بولی رسول خدا
میں ہوں بندہ شاگرد کردگار
اس امت کا سر پر میری بارگاہ
وہ کرنی تھی اتنا سنی پر اختیار
تہا امت کی خاطر یہ سب کچھ دوز
و گرنہ احید او کا خود نام تھا
یہ بطن مبارک سے تہا خوش
نراحت نہ آسائش ایک دم ہو
نہ سلا م ہی بندہ خوش فزع

فنا حق بنان جو پیش درام
نہی فی خلقت و در ذلت لطیف
کیا ایک ذرا ہی نہ او پر خیال
نہ قسمی لباس نہ جنس طعام
ہی جان جان جسکی قدرت کی
نہ آساکسی بفرہم و خیال
تیری جسے میں نہیں نہیں
بروزی کہ ای رب بالادریہ
کہ کرتا ہوں چہر سنی قرآن
تیری کرتا ہوں ای کر یا
کہ میں ان پہاڑوں کی گردن طلا
کہا بعد اسکی کہ ای جبریل
ہو اسکی لاف کا جبکہ خیال
وہ پادوسی تیری بات کا دعا

عبادت حضور

بقدر اونکی فہم اعلیٰ کی تھی
کہ مقدور کبھی کسی اور کا
ہمیں ہوتی تھی ایسی ایک آن
نیون خواب غفلت میں نہ ہون
لصد گر یہ وزاری و سوزنا
تو معصوم و مروج و مبرور
ہی نا فحشا کی سورہ گوہ
کروں کیون نہ میں شکرا و گنا
میں ہوں حامد حمد پروردگار
کہ اکثر یہ امت گناہگار ہے
عبادت سی ذرات کہتی تھی
کہ غنمی کا دیکھیں یہ گرم سوز
اونہیں اس شفت میں کیا کھینچتا
کہ دیک مسی کا جو چون و چون
خدا فی کیا فکر دن کو رہی

ہو دوسری کی پاس ایک نہ انکی
سختاوت بھی یا کہ بہت ہی یہ
چہاں فاسی جو ملک با
تہی ایک بکری نہ ایک نہ تبا
اگر عرض کرتی وہ در کا زمین
یہ کہتی تھی جہی خدا فی کہا
کہا سنی لایارب اساکر
میں رہتا ہوں جو کا نول کی گنا
ہر کرتا ہوں چہر سنی کریم
اور ایک روز جبریل لائی جم
اور اون کو کروں حکم جو نہ
ہی دنیا گر اسکا نہیں کا گھر
یہ دار السل ہی مسافر سرا
گئی کہنی جبریل یا مصطفیٰ

سجھو انکو جتنی ہوئی تھی عطا
جو اتنا ہر اسان خالیف ہی
یہ فرما فی تھی تم جو جانا جو
خداوند دولت عجم دین خود
کہ باون آپ کی تھی سچ ہو
تیری مخفرت کی خدا فی خبر
یہ کرتی ہو کیون اپنی اولیٰ شہ
کہید ایک حسنی جھکو نبی
مجا اور احمد مسیہ نام ہی
عبادت جو ہوئی تھی بخت اور
یہ سختی مصیبت یہ تکلیف و غنا
بچین زہر و جہنم سنی یہ
کہا ہی کہ پڑستی تھی جہنم نا
سد اشاہ لولا کہ سلطان با
تھی باوصف اندو کی ازہر و

ار وایت از امام حسین علیہ السلام

گردن فضا اہل خاندین ہی
ہو یا پنی رب کی محبت ہی یہ
کیا آپ فی جاک فی رونق فزا
نہ ایک ستر ہی تھی نہ ایک دیر
تو اندا و کا وہ دنیا و نہین
پہاڑوں کو کہ کی گردن طلا
میں رہتا ہوں ایک روز ہوگا کہ
کیا کرتا ہوں جھکو زار لسی باو
تو ای میری رازرق حضور الرحیم
کہ اندر کہتا ہی تھو سلام
پہرین ساتہ تیری تو جادی چہا
یہ مال اسکا ہی چہا فی مال عز
جوشبائش اسمین ہو سورہ
تہین قول ثابت پر کہی خدا
تیرا سپ بہت ہمیں کم قدم
ہی اوتی ہی عابد و صاحب
دل اپنی میں یہ خوف خشیت
سمجھتا ہوں جو میں افضل عزیز
کہ دنیا بہر حال می بگذر دہ
کیا عرض اصحاب فی یا رسول
کہ اپنی میں ہی ہی تھی سیر
ہی اس محنت و رنج کا کسب
میں کیونکر نہ اسکی کروں بندگی
جھی جو محمد دسی کا ہم
ریاضت جوطاقت کو کرنی تھی
جو بہت تھی وہ دولت میں کی
ہرین بر طرف محنت و عزم سنی
رسول الہی سوز و گداز نہ
رہی دایم الفکر اندوہ ناک
کشا و جنبین من خوش آواز خود
شہد بطنیت بڑو شرف

جو ہی سڑی کی شمایں کتاب
 کوشک کشایم چہ میری پور
 کرای سہل معنی نام دا
 لڑایک حصہ بندگی خدا
 سوم حصہ نفس اپنی کی ہوشی
 جو کچھ اوکی اصحاب اختیار ہی
 جو اصحاب علی اعلیٰ خالص خواہر
 دور اوکی زبانی وہ فیض کلام
 جو ہوتا تھا اس غیر ہسی بہر
 وہ دریا فیضان تہا جو شرف
 جو فضل اور تقویٰ میں نہا تہا
 تہا شغل جناب ہمیر ہے
 کسی کاراوی اگر کام دل
 ارادہ تہا ہر دم ہی آپ کا
 مقاصد ہو مخلوق کا جسطہ
 ہی حکم رہا تہا اصحاب
 عجی آگی اوس چیز کی دو خبر
 سیری بات کوئی چھا وی نہیں
 بہر فراتی تہی حاجت اوس شخص
 کری عرض حاجت سلاحتیں
 غرض جس سی نیا و دین کی
 قول شاہد آباد جانی تہی دو
 خلعتی تہی مجلس سی ہر کجیب
 بہر شہیر کہتے ہیں لڑکے
 جو شریف لاتی تہی ہر دین
 جو اوصاف و افعال اطوار کا
 کہا میری والدہ فی حیر الام
 زمین پر کہی خیر را خدا
 بہم دیتی الفت سب اصحاب
 بزرگان ہر قوم کو دایا
 اور اشرف کو قوم کی قوم

اور اسی میں ہی اسی مومن کو فتح
میں ہو جا رہا ہوں گی کہ چنانچہ
جب آتی تھی کہ میں نے مالی تباہی
جدا کرتی تھی وہ بچی خبا
ہوئی تھی اور اس کی ہر وہ وصاف
کہ ہم بزم اور غم میں ہر بے
جو تھی یا راخیاں بااختصاص
یہ بچا تھا اور کو جو تھی اور جو
وہ اور وہ کہ جا کر سننا جا
کہ سیلاب تھا اس میں ہر مرد
وہ سب ہی زیادہ سرفراز تھا
کہ حاجت روا کی ہر ایک
کیسے کہ جو حاصل ہوا رام دل
کہ سب حاجتیں سب کی کمی وا
فقا اور تفصیل ہر سب
سوال اپنا سب عرض مجھ کو
مناسب ہو عرض کہ چنانچہ
ہی میری ہر ایک بات میں
کہ ہو جائے سکنا ہو بیان تک
جو اس کی کہ وہ ان تک ہو جا
وہ تھری مجلس میں ہوتی تھی
رضیب اپنی منت کا پالی تھی
فرموتی تھی فضل الہی سب

روایہ
فوکس و ضعیف اوقات کرتی ہوں
تہا طور اور رفت اور گفتار کا
تکثری تہی بیجا میں کچھ کلام
نہ رکھتی قدم خاتم الانبیاء
جدا ہونی دیتی نہ احباب کو
اگر امی رہا کرتی تہی مصفا
سار کرتی عالی و عالی گیر

روایت ہی ہے کہ انعام حسین
جگہ لے ہی کہرین گرتی تھی کیا
توافقات کوئین حصہ درام
دوم حصہ مصر وقت اہل و عیال
کسی کہا ناپایا اور آرام و خواہ
ملاقات میں اور کئی گرتی صر
رکھا کرتی تھی لوہنی صحت در
خواید نصیحت کا ہر کر شے
در تہا تہا پنہان پیدا لرز جان
جو ہتا تا ایمان میں مضبوط تر
عنایت نہایت تھی اس شخص
ہو دنیا کا یا دین کا جس کا کام
کوئی اور کام اس سے بہتر
کسیکی نہ رہ جائی حاجت کو
نہ رہ جائی مقصد کسی شخص
جو کچھ چاہی بی تکلف کہو
بہار شاہد تھا جس کی کچھ
کری جو میری حکم کا اہل
گرد آئی غاہر نہ کہو نہان
خدا اسکو رکھی گناہت قدم
جو خیر اور برکت کی تھی طالبان
نہ مجلس سے محروم اوہنا کوئی
نمائندہ جادو مستقیم

طریق نیست او بر بنای
زبان مبارک می شنود
سخنهای مبارک می شنود
قدم از یک سجا او نهائی
رکبا کرتی یارون
ار ازل کی نیست
جو موتا تنها

کہ پہلی دین و دروہ سرور و سرور
 میری باب بی سکی عجیبی کہا
 کیا کرتی اسطرح وہ نیک نام
 کیا کرتی تھی وہ مبارک خصال
 اسی میں سی ایک حصہ باصفا
 نصیحتات میں ادنیٰ کرتی تھی
 رہا کرتا تھا اولیٰ راز و نیاز
 کسی سی چپائی نہ تھی وہ
 خبردار ہوتا تھا سارا جہان
 وہی تھا چھب کل مر و طہ تر
 جہین جسمین بہت خوبیاں
 بس اوس کام کو کبھی انظر
 بہنیں اور کام اس سے بہت کہیں
 کسکو نہ پہنچی اذیت کہیں
 ہو دین اور دنیا کا مطلب
 جو درکار ہو بی توقف کہہ
 جو حاضر ہو غائب ہی کر کہی
 ملی دو چاہنیں اوس ارتقاء
 کہ ہی کہنی والیکو آخر گران
 قیامت کو ہو گا نہ کچھ اوس کو
 وہ حضرت کی مجلس میں آتی
 نہ ٹھکین و خشم و لڑتیا کرتی
 کشائید باب خلوص عظیم
 میں دو چار پر سے کہ پیغام
 بیان کیجی بی کہ و کاسات
 کہ احباب کا سکی دل سنا
 زبان مبارک کو کہ کہنی
 کہی جاسی سچا میں جاتی نہ تھی
 کہ باہر میں ہے نسیق و غز
 زیادہ کیا کرتی تھی دل دہی
 رئیس اوس کو ادنیٰ پر کرتی

حضرت یونس کو گرفتار جلیقہ اور نیس
 جو ہونے پر باران جلیقہ سے ہم
 و دو گائی کی نصیبان کرتی بیان
 نہ ہی کا زمین اونچی ای اڑسند
 سلاح چھان اور ہر چہرے کے
 جو کچھ پیش آتا تھا اوس کا کما
 مقرب جو ہم بزم اور یار بہی
 جاشفاق کرتا تھا مخلوق پر
 بہشتی سپر کہتی ہیں بعد از
 رسول خدا ہیں جو سبکی شفیق
 کروادہ گئی اور بیٹھتی نکالیا
 کر لیتی تھی جب تک ذکر رب
 نہ پہ بات اوس شاہ کو پہنچند
 جو ہم بزم تھا او میں ہر ایک کا
 سمجھتا تھا دل میں ہی ہر کوئی
 کوئی کرتا تھا عرض مطلب یہ
 خرید تھا عالم کو اخلاق کر
 تھا بزم اونکی میں علم و خبر و
 ہر ایک کے لیے شہ کار کھانا شعا
 لکرتا تھا کوئی کلام حرام
 تھا خوش خلق ایک ایک بار رسول
 ہتی جتنی جناب پیمبر کی یار
 جو ہم عمر ہوتا تھا اوس کا کلام
 ہتی جتنی جلیقہ رسول کریم
 فقیروں پر از باعث اقتدار
 خدائی ہی احترام رسول
 کیا تسمیہ و تحفہ قرآن میں
 نہیں کوئی ایسا رسول نام
 وہ ہو گا جسے جسے جہا
 کیا حق فی انوار انبیا
 ہر و صبا احمد نام انبیا

مشرفوں کو کرتی اسوئٹس
 تو کرتی تھی دن بست لطف
 دنیا کے کتبے کئی عیان
 پڑھتا اور قریب و دُور
 دور کہتی تیری اور کادو
 سب اسباب موجود و مائتا
 وہ سب یار اخیر اور بارہتی
 کرم آپکا اوس پہ تھا بیشتر

روایت ثالث

کہو اونکی مجلس کا تھا کیا طریق
 کہو چلتی پہر کی کی جج بیان
 نہ او ہتی کہیں رسول عرب
 کہو بار میں سب سے پیش بلند
 نوازش سے کرتی ہر چہ خط
 نہیں دست میری برابر کوئی
 تو کرتی تھی حاجت کو او کی
 تھی ہر شخص پر مھربان چون
 نہ تھی بات تا لایق اور نارو
 تھا ستار ہر بار ان شہریا
 اعانت یافت کار ہتا کلام
 ہوتا تھا ایک و سرسلیس ملو
 تھی سب با او متعق دین دار
 کیا کرتی تھی ربط و غلط اہم
 تھی آپس میں ہر شے اور حرم
 نہ ہستی تھی اصحاب با افتخار

اسما کی اسما کی حضور

ہر ایک صف میں ہر ایک شان
 محمد کا جسے یہا ہوندا نام
 وہ ہو گا رسول زمین و زمان
 دیا اونکہ شریف شریف خاص
 خدائی کثر اسم ہو کو کنا

انہوں پر امتنان کی کپ پاس
 کیا کرتی شفاق ہر ایک پر
 تھی اوصاف و افعال میں متدل
 تھی غافل تا دیت سی گا وہ
 وہ کہتی تھی اسباب چرخ کا
 نہ تھکتی کرتی تھی حق میں کہی
 مقرب زانو کا وہ ہوتا مرام
 جو کرتا تھا خلق خدا پر کرم

کہو حال دربار دربار کا
 کہان کہی ذکر ابد کا
 پہونچتی جہاں بیٹھتی شخص
 اسی وضع خوش پر جذب ہی
 گجان سب کو ہونا کہ زبونی
 جو ہی آپکا چہرہ لطف و کرم
 قضا راجو حاضر نہ ہوتی وجہ
 دربار تھا حق میں ہر ایک کی
 کیسی غزلت کوئی کہتا وہاں
 بدر بار ان حشر و جہنم
 جو تھی ہمیشہ یاد و سرس
 سب اصحاب میں ہا ہر ایک اتفاق
 وہ تو فیر کرتی جو آتا کبیر
 ہر عمر و ہم بزم ہم نام نوش
 جو محتاج ہوتا اسی فی مال
 تھی مجلس عجیب عجب دین

کتابین سماوی جو تین ہیں
 یہ معلوم تھا ہر نبی کی تلین
 جو کچھ اوس کی ہستی کی ہو
 یہاں انہوں نے خلعت خورشید
 کہ تلمذت اسد ہر و بی

کہ ہر گز تھی آپ کو سب سے پاس
 کیا کرتی شفقت ہر و نیک پر
 تھی ہر رنگ و ہر حال میں متدل
 کہ غافل ہون ہم زکو الہ
 یا راہی سکر میں خایا
 تھوڑ کر لی تھی حق سخی ہی
 اعانت سے کرتا جو خلق کا کام
 بہت اوس حق کرتی پیمبر کرم
 میں پوچھا کہ امی اللہ مھربان
 کہو طور احوال سرکار کا
 نہ او تھی کہیں سے رسول خدا
 نہ بالانشی کا کرتی خیال
 کیا کرتی اعرابی است کو ہی
 نہ تھکتی کسی نامید گرامی کو
 نہیں ہی کسی اور پر وہ کرم
 تو کرتی تھی دل جوئی آن غم
 کیسے کا کہہ حق میں کہتی آپ
 جو ہو تھی تھی ظاہر تو کرتی نہاں
 لکرتا تھا آواز کوئی بلند
 تواضع کنندہ تھی ہر ایک کر
 کسی دست میں تھا نہ نام لغاف
 ترجمہ کرتی جو آنا صغیر
 ہی کرو بر بار کرام بیش
 رعایت غریبوں پر کرنی کمال
 عجایب تھا سردار سند نشین
 کیا ہر جگہ ذکر نام رسول
 تھا او میں بیان و کلام و نشا
 کہ ہو و گاہہ خاتم المرسلین
 نہیں وہ کسی اور امت کی قدر
 چیا اونکی دامن میں سارا جہاں
 شرف پر شہدائی کی ہر حال و قیل

پہا ایک نام اونہا ہی اسم نہ کہ
اور کثرتوں اسمہا ہی نہیں کہ
وہ اسمی موصوف ہیں جو کثیر
اون سما میں ہیں مشترکہ بعض نام
یہ دو نام ہیں مثل اسم جلال
محمد یہی جو عنایت رب
کفایت میں کرتا ہوں اس نام پر

دربائیں ہیں وہ صفات ہیں
مواہب نہ نہیں ہیں ترسہ
صفت اونکی کہنا سوا انکے ترسہ
اون حوصاف ہی ہی عرض کرتا
کہ ہی اسم ذاتہ تعالیٰ
کسی اور پر ہی وہ الطاف
کہ اسماء علیہا علیہا علیہا

مکملوں انامی کو جعفر بن
عروست اوصاف ازان ہیں
میں میں مختل کیا گزرت
اس ان میں ہیں اشہر اوس
اور اوس کی ہی کیت باقہ
جو قرآن میں نام اپنا لیا
ایا نام نامی جو اپنا سوز

ہی ہوا چاہا اعداد و حروف میں
کہ اسمی مت مشتق تر نہ ہونے
میں بعض اوس پر غالب بطور معنی
ہی احمد محمد علیہ السلام
ابو القاسم سید نام
وہی نام اپنی ہی کالیا
ایا نام اپنی ہی کا عین

ان الله لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ

لیا جب کہ خالق فی اوج پہنچا
جو حق فی لیا نام اپنا ولی
ایا نام نامی جو اپنا نصیر
کہا اول اپنی ٹہن جی بیان
جو حق فی کیا آپ کو حق بیان
شہید آپ کے جو خدائی کہا
کہا رب ان ہادی جو اپنی ٹہن
کہا آپ کو جبر و وفاء و رحیم
ہوا ختم یہ فضل اللہ کا
فضائل ہمیر کی ای محیر
ہی یہ ہیں تمام اصل فی ہی
یقین جان قرینہ فی فضل

ان الله نور السموات والارض
ان الله ولي الذين امنوا
و نعیم اليقين
هو الاول و الاخر
فَعَسَىٰ اَنَّ اللّٰهَ اَلْمَلِكُ الْحَقُّ قَدْ جَاءَكُمُ الْحَقُّ
و كُفِّرَ بَا لِهٖ شَهِيدًا
اِنَّ اللّٰهَ لَهَادٍ لِّكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ
اِنَّ اللّٰهَ يَالْتَمِسُ كُرْشًا لِّمَن يَخْشَىٰ
ذٰلِكَ فَضَّلَ اللّٰهُ نُوْرًا مِّنْ نَّوْرِ نَّاسٍ
کہ کرتی ہیں جسکو خدا نصیر
جو مخصوص آواز و اجابت
ہی قرب و ازل ہی اکل کمال

ان الله نور السموات والارض
ان الله ولي الذين امنوا
و نعیم اليقين
هو الاول و الاخر
فَعَسَىٰ اَنَّ اللّٰهَ اَلْمَلِكُ الْحَقُّ قَدْ جَاءَكُمُ الْحَقُّ
و كُفِّرَ بَا لِهٖ شَهِيدًا
اِنَّ اللّٰهَ لَهَادٍ لِّكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ
اِنَّ اللّٰهَ يَالْتَمِسُ كُرْشًا لِّمَن يَخْشَىٰ
ذٰلِكَ فَضَّلَ اللّٰهُ نُوْرًا مِّنْ نَّوْرِ نَّاسٍ
بی و قسم پر ایک ہی حق ہیں
کہ حکمت ہی اسمین خداوند کی
چنانکہ ہی مطلق قول رسول

لیا نور و اللہ نام حضور
ولی ہی لیا دت نام نبی
ایا اسم سامی ہی کا نصیر
کہا اول اون کو ہی سلی عین
قسم حق کی اونکو کہا حق عین
شہید اوس شفیق احم کو لکھا
کہا ہادی اونکو بلطف اسمین
کہا آپ کو توبہ و وفاء و رحیم
کہ ختم انبیین تک ہر چکا
ہی از قسم احکام شمع حسین
زودجات اعلیٰ و قرب نبی
حدیثو نکاح اس امر میں ہی رسول
میں کہتا ہوں کہ لو تم اسکو شمار
کاراؤں پہ وہ جب جسک خدا
ہما مسوا کہنا ہی از واجبات
کہ یہ شعر ہی ہم حاسی ہی دور
کہ میں وہ نبی شہد الانبیا
میں کہتا ہوں اسکو مفضل نام

واجبات حضور

زینب بی بی ہوا مطی
وہ واجب تہ اور در تہ کہ
علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام
ترک تہی ہوں کہ مال قدر کو
دوم ہی جو محفوض ہیں نہ ہر رام
کہ انسی کرین وہ اگر جنتاب
یہ اعلام کا وہاں ہی تجلیان
سوا اسکی کو وہ کہتی جو ربو
جو تہا رہا مذہب رسول تعالیٰ
ہوئی شرح اس سخن نبی ہر

زینب بی بی ہوا مطی
وہ واجب تہ اور در تہ کہ
علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام
ترک تہی ہوں کہ مال قدر کو
دوم ہی جو محفوض ہیں نہ ہر رام
کہ انسی کرین وہ اگر جنتاب
یہ اعلام کا وہاں ہی تجلیان
سوا اسکی کو وہ کہتی جو ربو
جو تہا رہا مذہب رسول تعالیٰ
ہوئی شرح اس سخن نبی ہر

تہا جیسا دکن اونکو لیا حرام
پیاز اور لہسن کا کہنا حرام
جسک خدا و خدا رس و سما
نکاح گناہیہ اون پر حرام
کہا بگردن سالتی ہو

تہا جیسا دکن اونکو لیا حرام
پیاز اور لہسن کا کہنا حرام
جسک خدا و خدا رس و سما
نکاح گناہیہ اون پر حرام
کہا بگردن سالتی ہو

تہا جیسا دکن اونکو لیا حرام
پیاز اور لہسن کا کہنا حرام
جسک خدا و خدا رس و سما
نکاح گناہیہ اون پر حرام
کہا بگردن سالتی ہو

کسی خبر کی کوئی بات نہ تھی اگر
 جیہو کہ یہ مناسبات ہی ہی لکھا
 دستور کی کر سوسو پین وہ کہہ
 سبحان اوکو تہا عسکری عید ہے
 تہی از بسکہ فوت او نہیں نہ تھی
 چار از جیبہ سنی خلوت کا نہ تہا
 بالآخر غلط ہے ہر کجا
 تہا جاز بنی کو یہ ای نیک نین
 رسول الہی جو رحمت کری
 اور اپنا وہ رہ گئی ہو شوہر اگر
 تہا جاز بنی پر طرم
 بہر واجب تہا مالک پادوس چہ
 مسلمانوں کو تہا بہر واجب طرم
 تہا جاز بنی عقیق برجای ہر
 چنانکہ خفیہ سنی با صد صف
 نہ واجب تہی اون پر میان نہ تہا
 سبحان اوکو تقسیم سے بیشتر
 بن احرام اوس شاہ کو تہا سبحان
 ولد اپنی پر اور نفس انہی
 بہر ہی دوسری قسم ہی محترم
 وہ درمل جو بن افضل المسلمین
 پس ان سبکی تفضل ہی غیر
 خصوصاً پیغمبر کی باطن کا حال
 ملک اور انش اور جزی اور پری
 کتا ہوں میں مذکور ظاہر صفات
 بروز جسنا خلق حاضر ہو
 فضائل اور اگر ام ان خوش نشا
 ہوئی پہلی پیدا جو عالم میں تھی
 کہ پیدا کی روح او کی اللہ نے
 ہی تہا محمد کہ آدم ہنوز
 بروز ایست اوسنی امہ اعلیٰ

مسلمان ہی جو اور تیکو میر
 جناح اوس سنی ہی پاپ کو مستحق
 مسباحات حضور
 نور سونی جی جوبی او کا وضو
 پڑھین وہ نہ نازل سب کہے
 سبحان اوکو کہ تہا صوم و صلا
 رسول خداوند کو دلیسا
 تہا جاز بنی او نہیں اور سبحان
 کسی مرد کی مسابہتی اون نہ تہا
 کسی زن کی اور وہ نہ شوہر نہ تہا
 ہی واجب طلاق او کی تو نہ تہا
 کہ لیج جس ہی چاہی ہی جب طلاق
 کہ لاپ کی پاس تہا ضروری
 کہ جان اپنی جان نہی بر تہا
 اکبھی آؤ لی بالکون منین من انفسہم
 جناب رسول خدا کی کیا
 معایات تقسیم شب ہی ہر
 تہا لدینا عقیقت کا سوال فر
 کہ کہ میں ازل ہوں نا تشریح
 گواہی جو دین وہ مبارک
 خصایص حضور
 حبیب خدا اکمل الکملین
 کہ لایحیا میں ارم میں لایعید
 اس احوال پر ہی برتال
 اس احوال کی قسم میں ہی
 ہی البتہ اکثر سوہد و احوال
 منادی پکاری ہی یہ میل لقب
 بیان کیجی تو زیادہ ہی با
 وہ روح اوس شہ آل آدم کی
 ہر ایک شخص کی پیشتر روح
 نہ پیدا ہوا تہا نہ مشہ ہی نہ تہا
 خداوند ہی محمد تو حین رکا
 جناب یحییٰ بن زبیل صفا
 شمار اور قدوسی میں ہوں
 کہ کہہ او کی بر علم انش ملک
 جو احوال ان شاؤذی کجا
 میں تحریر کرتا ہوں ہی ہر
 محمد کی مداح کو ہی صلا
 مکران کی کرتا ہوں میں رسم
 ہی معلوم آیات رحمان ہے
 دلیا سب لوہ کو اوس ہی
 نہ تہی آسمان وزمین کی بنا
 المستحکارا جو رب العالمین

۹ کہ ہی اشرف الناس خیر
 کہ تفضل میں تہا آپ پر و ا
 نماز اوس وضو ہی سبحان او کو
 نماز جاز بنی پڑھین وہ نہ تہا
 کہ بن اجتناب زن پر نظر
 کہ بن آب تو اب کو تہا سبحان
 سبحان اوکو تہا انفا و زنا
 نہو او کی گوار تو کی صلا
 ہی اور دن کو پڑھ ہی خوش طرم
 کہ تہا او کی ایان کا امتحان
 تہا ہم ہی یون بہر عالی مزاج
 نہ ہرگز کری آپ ہی در گذر
 کہ ہیگا اسطرح حکم خدا
 رسول زمانہ خداوند دہر
 کیا عقیق کر جابی ہر انفا و
 نہ واجب تہا طور تفضل ہی
 کہ کہ کی اندر کہ بن وہ قتال
 کہ بن وہ حبیب خدا ہی بشتر
 الی غیر ذلک آیا فری الفلاح
 خصایص میں اوس خاص حق کی
 اور افضالی ان افضل الکمال
 قیاس میں انڈا سنی میں ہوں
 نہ پہونچ نہ پہونچ قیامت ملک
 خدا ہی جہان اوس ہی آگاہ ہے
 کہ ہوں اجل ہر مردہ ماد جان
 کہ لی آن کر اس عمل کا صلا
 کہ ترسیم کی واسطی ہی تسلیم
 ہی ثابت احادیث و قرآن سے
 خدا ہیگ اپنی کیا ہوں ظهور
 کہ اور ج رسالت پیوہ ملہ تہا
 اور ہوں ہی لکھا سب سے پہلی

یہ لکھی شہادت الہی ہو
 ہی لڑاکا ہے سمجھ کر گواہ
 موجود محمد جو موجود ہے
 جو ساری جہاں کا ہی پیر
 جہاں اور نبات اور زمین پر فکر
 ہی کوئی باعث ولی اور نبی
 کہا خوش پر نام و کھانا
 مع نام نامی خیر الانام
 زمین پر اسی نور کی ہی چمک
 ہم اس پر ایمان لاؤں گا
 شاک کہ کتب میں لکھا ہی نام
 کتاب خدا ہی ثابت یہ بات
 جہاں ہوتی تھی مجلس اسما
 ہر آنکس کے در امتس شد شام
 کہا کرتی تھی اپنی است سیب
 بقید حق صدق جناب بنی
 یہ تورت و اخیل میں صاف
 زمانہ میں جہن میں اہل کتاب
 تو البتہ کذب کا ایک سبب
 یہود و نصاریٰ کوئی عرب میں نہ
 جو ہی وصف و صاف ختم کرل
 کہ کب ہو وہ نور الہی جلوہ
 ہو کہ موت طالع و دہا حید
 کہ انور اسلام ہی اس کی جم
 تو ہی ہی خدا کی غضب ہی میں
 چپا یا حق اور کب کی راہ ولی
 کتاب سواد ہی کی تحریف کے
 زبور اور اخیل میں جا جا
 دلائل نبوت کی اوس شاہ کا
 بکاڑا اوس اور بنانا اوس
 ان کی سب کو کھل کر توئی

یہ کتب و دلیلا کر دوز
 لولا انکما حکمت لولا انک
 یہ ایجاد عالم ہی مقصود
 خدا کی تمام کی خاطر
 ہوا خلق و زمین کی ایک
 بنا سب جہاں سب خدا ہی
 برابو اب حبت ہر آسمان
 کہ اس کلمہ جی دل ہی اونکا
 اسی نور کی ہی فلک چمک
 کرین اوس کی نصرت ہی شام
 اَوَاذِ اَحَدِ اللّٰهِ مِثْلَ اَلنَّعْنَاعِ
 الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ الْکَیْفَ الَّذِی
 وہ کرتی تھی ذکر رسول خدا
 خدا ایش وکیل ہر ہر کار
 سب حوالہ و اوصاف شاہ
 مبشیر کہ رسول کیا ہی من بعدی انما احسن
 کہ الداء احمد کا و صاف ہے
 ہی اوس کو ملزم یہ شایع
 یہود و نصاریٰ کو ہوا لیا عرب
 کہ تورت و اخیل میں جا جا
 یہود و نصاریٰ کو معلوم تھا جو نکل
 منور ہی کوین میں جسکا نور
 کہ ان حق ہی جب کا بار کا حید
 منور کرین دین و دل بہم
 ان کی شقاوت ہی ان کی تین
 ہی کی خداد اور تکذیب کے
 خطاب ہی کی تصحیف کے
 ہی حوالہ اتھو کا ظاہر کہا
 شاہد رسالت کا اوس شاہ کا
 جو تھا نام احمد چپا یا اوس
 چپا ہی کہہ بنا کہ دلائل
 یہ عالم میں ہی یہود و نصاریٰ
 بنی آدم اور یہ بنی جان سب
 وہ زمین موجب بند ہی جہاں
 او زمین کی سبب سزا نہ بنا
 لکھا ہی کہین یوں کہ باوجود
 عرض ہی ہو اور خدا کی جہاں
 کیا انیاسی یہ قول و قرار
 ہی قول خدا اس سخن کا گواہ
 اَوَاذِ اَحَدِ اللّٰهِ مِثْلَ اَلنَّعْنَاعِ
 الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ الْکَیْفَ الَّذِی
 کہ ہو خدا ہی یہودی جہر
 عرض با وقار و لبان کلام
 جہاں کہ یہ قول حضرت مسیح
 انہیں دو کتابوں میں ہے
 یہود و نصاریٰ کو الزام ہی شیعہ
 ولیکن حقیقت میں دانا زاد
 پڑتا تھا اونہوں کی مصداق
 ہی اس علم حق کی جو عالم تھا
 طلوع اوس کی دولت کا کبر
 نصار کو ہی تہا ہی انتظار
 باطراف الشفاق رب القمر
 کیا ایسا گمراہ اور جبر
 کہ بنام المسلمین ہی خداد
 مگر ان کی تحریف کے باوجود
 سمجھ ہو چہ کر جان بچان کر
 لکھا کہ جہ تورت میں ہی شیعہ
 براون کی چپا ہی ہی تہا ہی
 دین میں جس دم رسول خدا

یہ سب واسطی اولی پیدا
 کہ باعث ہی سب رسالت نہ
 ہی کوین کی اس کی باعث نہ
 یہ مخلوق ہی قرح و بجان
 وہ میں باعث انتہا ہی جہاں
 زمانہ کا سب کارخانہ بنا
 لکھا ہی وہاں کلمہ لا الہ
 ہی ساہنہ اوس کی نور محمد و
 کہ جب ہو یہ نور خدا است کا
 کلام الہی میں کر لو غلط
 سب اخبار و تبشیر خیر الانام
 ہی تورت و اخیل میں صاف
 کہ ہو خاتم الانبیا صلوا
 رہا کرتا تھا ذکر حضرت مدام
 کہ کہی تھی وہ باز بان سیم
 یہ آیت ہی اول دلیل قوی
 ہی الزام قوم نصار و ہو
 کہ اس کی مطابق ہوتا اگر
 پر احوال مصلحت خیر العباد
 عیان یوں بہ تھا وصف اتہ
 ہی انتظار اور نور تھا مدام
 کہ روشن ہو جس ہی علم و عرب
 کہ کب ہو وہ ہر منیر آشکار
 ہوا کہ یہ نور حب جلوہ کر
 کہ او ہی جسد پر وہ اہل حد
 ہوئی دشمن دین رب العباد
 ہی تورت میں حال احمد نمود
 لگی کر فی تکذیب بنی سب
 یہود و نصاریٰ کی تحریف کے
 یہاں دین شل میں دیا لکھا
 ہوئی کہ کہ سہی روتی فزا

بیان نبی جود و رحمت خداوند
و جود و بخشش نبی و اولاد و امام
نگاه من کران که چون این کلام
سب و ایان پر دین تیرا مدام
اورای خوشا و کافران
سفاخ جالت جرم عالمین تبا
ز دشت سبزه برین ظهور
هوادین و دنیا من سود مریا
تبی جود روی زمین تو
تبی او سوت من چن جهان چن
چو تبا خلق سی شتر خلق تو
و که من جو خاص نور رب
بی نور و ز اور خشن کلام
ز بی طالع اسرار جهان
ز دریای رحمت بر حرم رب
هو آج روشن جبار غروب
عزت بیست نسیم کاجی بود
عرب کی زمین پر محبتی بود
هو نا خدا می جبار جبار
کیا سب کام مقصد خدا فی جلال
جوشا مل هو اوکی لبست کن بزم
ر که جود عشق اسرار محبت
هوادین اسلام کار لاج آج
هوئی حق پرست آج برت بخت
زمین و زمانه من کوشش تو
زمین پر موی لغبت حق تزل
و پیدا هوامو سنو کجا میر
کیا کفر مولی انی تاراج آج
اورای جود و دینا لاله دین
شکیم سی جومادر کی سب تو
بهر نور ابی مان انی تاراج

را و لا و جودت خیر اسلام
ای سب من او سکی جود و رحمت
که بی شید جود و رحمت رسالت
که یکا خدا غالب اسی بیک نام
کبان تک و من جهان بر جبار
و او کی نسبت من ذوات من
را لطفه احمد یکا ظهور
که کوئی او کائناتی نهو کجا تنها
تبار و دور بر دور و کجا تنها
پژدهی سبب انی شعاری جان
کیا آج او من رحمتی ظهور
هو آج نور علی نور سب
که پیدا هوامو سید انش من
که پیدا هوامو آج جان جهان
ساحل دار فاد و رحمت
که پیدا هوامو شهر یار عرب
عرب هفت کشورین تبار
عرب رشک عرش معلی هو
کیا پار خلق خدا کجا جبار
و نور آگیا بنی کی کل لرب
و داخل هو اباب جنت کنی
حد و انجایی کوسیه و مجمل
هو اوست بخانه علاج آج
سراج منیر اور و آج
غنی بی هر انسان حلق آج
جو لیو کجا کفار سی باج آج
مصلح
مدعاشقین اهل الاطهرین
نوسا جود خات رسول خدا
که روشن هر او کجا شایان

تبار و جودت خیر اسلام
ای سب من او سکی جود و رحمت
که بی شید جود و رحمت رسالت
که یکا خدا غالب اسی بیک نام
کبان تک و من جهان بر جبار
و او کی نسبت من ذوات من
را لطفه احمد یکا ظهور
که کوئی او کائناتی نهو کجا تنها
تبار و دور بر دور و کجا تنها
پژدهی سبب انی شعاری جان
کیا آج او من رحمتی ظهور
هو آج نور علی نور سب
که پیدا هوامو سید انش من
که پیدا هوامو آج جان جهان
ساحل دار فاد و رحمت
که پیدا هوامو شهر یار عرب
عرب هفت کشورین تبار
عرب رشک عرش معلی هو
کیا پار خلق خدا کجا جبار
و نور آگیا بنی کی کل لرب
و داخل هو اباب جنت کنی
حد و انجایی کوسیه و مجمل
هو اوست بخانه علاج آج
سراج منیر اور و آج
غنی بی هر انسان حلق آج
جو لیو کجا کفار سی باج آج
مصلح
مدعاشقین اهل الاطهرین
نوسا جود خات رسول خدا
که روشن هر او کجا شایان

سرایای کس و سرب و کجا
بیا شک جود و رحمت نام انامیا
نیزین فرق از دین کسی تیر
که از عهد پاکیزه و دلباش
را قبول و اقرار سبب تیر
بقرین مبارک او را و جود
تبار خیر القرون قران شایان
هوئی جب نبی و دین انیا
که جیس نور پر نور شایان
هو آج و نور جود و رحمت
هیکل حبیبی و جوی گیاره و رحمت
که پیدا هوامو شاه سراج آج
هو اسبکا سوار اب جود
بی کرمی نشین جود و رحمت
هو احسن کوشش سراج
و دین سبب جلال و جمال
و دین سبب اصنام و دین
اسی نور کی منتظر تیر تمام
که هو انی تابع دل جان
و دین سبب جود و رحمت
هوئی اهر غزل خوان هم شایان
که پیدا هوامو شاه سراج آج
گسی کفری لبست لاله آج
و دین سبب اصحاب جود آج
که هم طهرین باز و دین آج
کبان تک کجا جود آج
کرین اهل اسلام تاراج آج
که محتوین بل جود و رحمت
شهادت کی او کجا شایان
که آج محل شام تک کا قیاس

فرستی بپروانی تپی بپروا نام
اشارت کی سادہ دینی پڑھا تا
سماو کی دامن تین جانا سما
بہر سادہ تہا ابر کا بر گھڑی
ہوا اسق صدر بنی چار بار
سوم و مت بخت جب یا قویہ
اور اوس ظلم المرسلین کا وقت
کہ انواع تعظیم و تکریم سے
کیا بعد از ان بند بند و کماؤ
بہت باوقار و نشان عظیم
کیا اپنی آیت میں لہن اوصو
خدا تعالیٰ کی بیان نصیر
کیا روی پاکو بنی کا بیان
کیا اونکی گردن کا اسطرح
کیا سید پرشت کا لون پیا
کہا جستی کی طاعت معشت
کہا حق بی ہی میری تابعدار
ہوا جو طبع مصلح امین
کذاب اوس الحق کا قرآن
کہ میری طاعت کرو و تم نام
کہ کہ خوف شمس اس کی بجائ
کتاب اپنی میں اونکو اجدا
بہر دیکھو تو اوس سید خلق
ایا یھذا اللہ الی لکھا رسول
قسم زندگانی کی اوس شاعر کی
کہیں لون مبارک تہی قرآن
قسم اونکی مولد کی کہا تعالیٰ
زمانہ کی لون اونکی کہا قسم
جو تیر کی معنی خون چر قسم
اور اونکی رسالت کی تعظیم
قسم کیا ای تعظیم پر اونکی

ترجمہ دین اوس کی کلام
اشارت کی سادہ تہا ابر کا
دکا اوسنی لیت تہا مصلح
گر جبکہ ہوتی تہی گرمی گرمی
ہوا ایک کا پہلی کر اسکا
ہوا اوسن ان من مستحب
کہوں کیا کہ عالم میں ہی اسکا
اور اقسام تکریم و تعظیم
کس انداز اور شان کی کو فکر
الکاحق فی ذکر رسول کریم
نزل بہ الروح الامین علی قلبک
فانما کثیر لک بل لسانک و ما یطقی عن لک
ملائک الصبر و ساکلی قد تروی کتب و تحاک فی
السمو ولا یجعلنک مغلولہ الی تعذات اللفظ
لا فکنا ذک
کی اوس شخص فی طاعت کبرا
امن تطیع الرسول فقد اطاع اللہ
ہوا جو طبع خدای برین
محب و نہیں جان نشان
کا معبودی یحکمہ و لا ھک
کہ تکریم کی دست بخت جهان
جانب الہی فی شاہد کبرا
خداوندی کیا دات کبرا
یا عیسیٰ اللہ تعالیٰ لکھا رسول
یا ادم یا قو حمر یا موسیٰ یطیع
حمر قسم تیر می جان
لعمریک انکم لھی شکرت تعزین لا اقسم بهذا البک
والعصیان و الذلیم و ما ذی کفر و
خداوندی کہا می محترم
قسم حق کی کہا می تصدیق
ایس و اللہ اعلم بالصواب

اشارت کی کوی کسی دست در
لون بروی تہا زیر مران مال
جو ہوئی کبھی تابش قلب
و دھار ہر سطر طہارت نشان
ہوا دوسری باجرب یک دل
چہارم جو سولج کی آئی رات
جو قرآن امجد میں ہماں
اور اونکی طوالت کی بار
کتاب بنی میں اونکی عرض کو
خداوندی کتاب اپنی کی مرین
نزل بہ الروح الامین علی قلبک
فانما کثیر لک بل لسانک و ما یطقی عن لک
ملائک الصبر و ساکلی قد تروی کتب و تحاک فی
السمو ولا یجعلنک مغلولہ الی تعذات اللفظ
لا فکنا ذک
کی اوس شخص فی طاعت کبرا
امن تطیع الرسول فقد اطاع اللہ
ہوا جو طبع خدای برین
محب و نہیں جان نشان
کا معبودی یحکمہ و لا ھک
کہ تکریم کی دست بخت جهان
جانب الہی فی شاہد کبرا
خداوندی کیا دات کبرا
یا عیسیٰ اللہ تعالیٰ لکھا رسول
یا ادم یا قو حمر یا موسیٰ یطیع
حمر قسم تیر می جان
لعمریک انکم لھی شکرت تعزین لا اقسم بهذا البک
والعصیان و الذلیم و ما ذی کفر و
خداوندی کہا می محترم
قسم حق کی کہا می تصدیق
ایس و اللہ اعلم بالصواب

تو چکیا از بس اس وقت
تہا اون ناخنی باپ قرآن بکمال
تہی اوند پکرا تہا سید سحاب
کہ کہا پاک اللہ فی ہر زمان
ہوا دوسرے جودہ پاک و دل
ہوا شوق صدر شہ کا نشان
کیا ذکر اور کھا تو اس نشان سے
دوسرا اخبار غر و قدر و وقار
خداوندی ذکر کھا ہر کس
کیا اسطرح اونکی دل کلبان
بیان زبان شایہ سول
کیا اسطرح غور سی کر نظر
مدین سان بقرآن فرخندہ
خداوندی کتاب اپنی میں کہ تو فکر
خداوندی بقرآن عظمت نشان
کی اوسنی طاعت خدا کی قول
کری جو کوئی اتباع بنی
اور اباح حضرت میں ناصر
کہا اسطرح سی ہی حکم خدا
کہ تکریم کی دوست رب الانام
و معشوق ہی اپنی اندر کا
محمد کو لکھا اسراج منبر
تو اس وضع سی کی جو قدر نشان
بکار او نہیں اسطرح لیکن نام
کتاب اپنی میں کہا فی اللہ
جہالت کی نشہ میں محمود برین
جانب الہی فی باغ و نشان
خدا کی گمانی امی محترم
کہا خلق او کھا عظیم اور کریم
ہی حکم قدم راہ مضبوط پر
کتاب اور جو وحی لای سفتی

و رسولی نبیندی رسولی نب
 کن ذکر آن سید رحمت
 خوش اس می بینی خدا کو جان
 ای جبار اذان و شهادتین
 بجز آن حضرت که جهان محل
 خدا ذات اوستی جود حق
 کی اثبات پہلی و اولی شین
 گناہوں کی پر مغفرت کا کیا
 کیا ذکر اللہ سب ازان
 تیرا حق کترای عرض ای
 سم است میں تیری میں غلغلا
 یعنی و با اثبات نفس
 خدائی کہا ای رسول انام
 پہلا کسی قرین اسطر کا یلا
 کہا جس کے چھٹی سخت رسول
 پہلی سخت حق بدست حبیب
 عرض اسکی مانند قرآن میں
 جو اتحاد محبت ہی نام رسول
 و شین کہ میں انبوی مجتہد
 جو اوس پی مہرب جہا
 چنانکہ کہا ہی بصوم وصل
 تھا اب جس ایسا شیریں کہ جو
 ہر ایک کو دل شیر خوار کو یا
 کوئی اونکی نزدیک کتراجات
 جلالت میں مستی آنی کہی
 نہ اور کیا کو ندان کو علم
 زمین پر پڑتا تھا سایا کہی
 بشن و قہم نور پر
 پیغمبر انداشت سب
 احمد مرسل کہ حق بتا اوکا
 نہایہ چون نہا اوکا تو باعث

و ذکر نبین جس خوش کام
 و الحمد للہ
 و ذکر ک
 اور ایمان کی کلین ہی اسکا
 یہ تکت ہر خدا فی قبول
 کریم خطا بخش فی ذکر کی
 انما فتحنا لک فتحا ملبسا
 خداوندی ذکر خیر الورا
 نام اپنی اتام نعمت کہاں
 ہی امید عرض اسکی قبول
 انہوں تیری ذات ہی ہم فی
 انما فتحنا لک فتحا ملبسا
 انہیں نسل تیرا ہی سیر کام
 کی اللہ ہی ادنی بہت حصول
 ان اللہین سبائعنا لک یا نبی
 کہا ہی بہت آپ کی شان میں
 و عشق ہی محمود ہی اصل
 نذر اکبرش خود و ہر
 کہاں تک کری کوئی او سکلا
 رہا تھا کہلا نا طعام و زلا
 وہ شیریں کیا کتراشوراب
 کفایت وہ کترتاہا میل و نہا
 توسوی میں منستی ہی بہت مات
 نہ انکڑی آپ درجائی نہ
 کسی نہ کسی شب ہوا احلام
 کسیر حکم ہو اگر روشنی
 جامی
 ناشک بدل یقین یافتہ
 میسر و
 میسر و

و دامت سیرت کریم فی ہر حال
 خداوند عالم کی سب ہی بلند
 کریم یاد او بہن ہی کریم بلند
 کچھ اس سی نبین فایز و زیبا
 خدائی خزاور انسا کا توسب
 رسول و لوا عزم کی شان میں
 جناب الہی فی فتح مبین
 جبریم کا اثبات مقصد زمین
 و جس حقیقت میں تجہ شہاد
 بھی مجتہد ہی ای رسول انام
 کیا داخل محکم کبریا
 جزا و کو واحد فی وحدت کی د
 وہی کام کترایوں میں تیری
 کہ فضل و سکھ فضل اللہ
 ہی اندکا ہر پراونکی ہا ہند
 کہ نایب کا ہی ہا ہند سبیب
 ذاسما ہی علای خود اشتقاق
 کیا نظم در شان آن شہوار
 یہی شعر و طایب بو علی
 بہت اپنی کا حق تعالی مدام
 انبیر او جلا او بہن ہی کہ شیب
 تو متا وہ شیریں کتراف قداب
 مگر سوتی تہین کہیں اوس فانی
 نہ جانا تھا سولی ہی ہرگز کہو
 نہ جامہ میں اونکی کہی حوال تری
 کہ تھا شیب و پروا و سکھانی
 نہ در آفتاب و نہ در آفتاب
 فی ذات سیم تن از سائے داغ
 پیدا است کہ بر زمین نیست
 معراج ہی کترین پایا او کا
 ان شہر کوستا ہوگا رانا او کا

ہوای خوش سایہ اوی چہر کا
 ہوں سایہ میں جسکی زمین بہشت
 بہشت چہ دوم ناظم این کتاب
 کہ سایہ بنوئی کی وجہین ہزار
 نہ کہ کتابی سایہ اچراغ اور نہ نور
 شرف اوس جیب خدا کا رقم
 ہوا چہ مخمس بہر و شہاب
 ہوا جیبی مسعود و خوش پسند
 جسی لوگ کہی ہیں تار اپیشا
 ایک خط خصائص مسعود ہی
 وہ جسم مقدس سی پہنچی وہ
 سوار اوپر ہر بعد و جود
 ملائک نام اور سب انبیا
 ملائک کو اور انبیا کی زمین
 جو آیات کبرا ہی اللہ کا
 گئی وہ ان جہاں علم پہنچی نگاہ
 محمدی دیکھا ہے اللہ کو
 خداوند عالم سی چہ خطا
 ہوئی کوسم گاہ آغوش کشید
 نظامی در نیجا چہ خوش گفت
 کیا جب فرار از دعا جیب
 فرشتوں کی دیکھا تھا چہ خطا
 چنان آمد در وقت در یک نفس
 ہمراہی شاہ والا شہار
 کلبی کیا کوئی صفت شہاد کا
 وی اون کو خدا کی کتاب عزیز
 کتاب انکی تبدیل و تحریف سی
 جو اوتری نہ اون پر سوا کتاب
 سمجھنی کا اوسکی ہر چہ شعور
 جو انکی زمانہ میں تہن امتین
 آہ آہ قرآن و ہدایت

کہ جو چیز ہونے پر عرض و سما
 جو بالا ہوا لامہ و ہر سے
 وجہ دوم
 ہر ای خوش نشان چہرہ جیب
 مارج سی کتبا ہی کہ کتاب
 کہ کرتی تری صلیح اشکار
 کیا کیوں نہ دیات علی کو
 شرف حضور
 کہان تاکہ وہ ہی معقول
 ز سب خطاطین مردم خراب
 کس کو نہ ہی جانا ہوا او کا
 وہ اشکل اول پر انکار اپیشا
 کہ کر آسمان کی سب اعلیٰ
 پہنچی جہاں وح قدوس
 سوارین لیکر فرشتوں کی فوج
 ہوئی مقتدی ہوئی مقتدا
 پڑا کر نماز اور دعا کر دین
 وہ سب نکو ظاہر و کیا یا گیا
 بچشم سر اندر کی نگاہ
 محمدی دیکھا ہی اللہ کو
 کیابی وساطت سوال جواب
 پہنچی جہاں روح روح الین
 نظم معظم جہ در شہادت
 ہوئی سیر فرما ہی عجیب
 وہ حضرت کی ہمارہ دیکھا نام
 کہ ناید در اندیشہ چہ کس
 نہان و غیاں مخفی و آشکار
 کہ کیسا ہی مقبول در گاہ کا
 بوضعی کہ امی تہی وہ خوش تیز
 رہی حفظ حافظین مودہ و در
 عالم اوسمین میں قسم سی حیات
 کہ لا رطب و لا یابس الا فی کتاب مبین
 شریع اور احکام ملو کا نام
 ہی باوصف این تفسیر ہی شمار

تو کیوں اوسکا سایہ میں ہر
 پڑی پیر بیلا و سکا سایہ کبان
 جو میں واصفان رسول عرب
 کہ ختم الرسل میں جس پہنچا نور
 ہی سایہ ہی بہ جسمی جرم
 کہانت سپہی منقطع انکار
 وہ سستی تہی جن جا کی زینا کس
 تو انکاری اشتی کی کیا تیغ
 کسی سی ہوں ہی خوش بین شیا
 گئی شاہد لولاک والا کہ
 مع زین اسباب ساز و برق
 تو حاضر جوی آن کر سب سول
 سپہوں کو مصدق دلی و سوا
 کیا جا کی نظارہ لامکان
 خدائی دیکھا یا نبی کو تمام
 ان نگہوں ہی قرآن و مہمان
 خدا کا کلام انبی کا نور
 نہ تہی جس جگہ روح روحان
 کہ تہا فاب تو سنس کوئی مقام
 زمین و زمان را پس انداخت
 جہاں سپر کرتی تہی بہر تہی
 بیانشی ہاں رو ہاں سی بیان
 ہی سراج نامہ میں تفصیل
 کیا قتل کفار با شور و شین
 سر سدرۃ المنہ را و
 نہ لکھی پڑ ہو لیں ہی اور پڑی
 رہا علم غیب اون پہنچا نام
 کہ تہمین میں جو داخل ہن
 اوسی جا ہی دل کی انگوٹھ
 ہی اسمین جوی نہ خدا کا کلام
 بہ ایجاز اعجاز سی اختصار

لی حفظ قرآن کو آسان و سہل
محمد راوتری یہ لکھی کتاب
مذاہف نامہ اسکا ہی بہر ان
محمد جمیر جو مخصوص ہیں
خواتیم اور آیت الکرسی سی
خواتیم اون آیات کا نام ہی
کسی صورت اونکو یہ سورہ کوئی
جو کچھ گنج ہیں زیر غرض عظیم
اویسی کی جو ہی قایم و لاموت

کتاب ہای با ضمیمہ کی بظاہر
کہ او سکارت کا عمل تاساب
انا نخرج من کذا الذکر و نالکھا کما فظنون
وہ اکثر خصایص ہی مخصوص
کیا اونکو مخصوص اللہ کی
کہ اونہیں نہایت گنج اگر آدمی
نہ درگاہ در ہی غایت ہو
ہیں آگاہ سب سہی سول کریم
اونہیں باقی کو دیا سکا قوت

سہولت اور آسانی کی لکھی
اور انک حرف کی آویسی کی
انکھایں کہ مخصوص الدین
بظہری جو سورہ ہی قرآن میں
تہنہ یہ کہتی ہی سب اسباب
محمد ہو ہی جب رسول خدا
خزاندہ میں ہیں نہایت جہان
جو ہیں وہ الہامی قسم با وفا

کیا بہت قرات بہار لکھی
کوئی کہ سہل کا نہ کر کہی
چنانکہ ہی شاد قرآن میں
کیا سورہ فاتحہ براہین
ہیں آخر کو اوسین جو تائید ہیں
کہ یہ سورہ میں ہکو ہویں عطا
ہو ہی اونکو یہ نعمت حق عطا
ہیں اون سب وقت سول چہا
اونہیں قاسم قوت نام کیا

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَالْمُعْطَى هُوَ اللَّهُ

دیا اون کو حق کی جو اسے کم
محمد جو ختم السببیں ہے
لہذا ایک کا اور جہن و انسان کا
اسی واسطی ہر جہر اور جہر
فرشتی تمام اونکی ملت ہیں
درخت اور بہتر یہ کہ کرتی مذ
ہی اسی عفو و کبریا کا رسول
ساعت تک ایک لہ کی چاہیا
بشریت میں اونکی ہوا ہی حلال
کی اللہ کی پاک ساری زمین
کتاب خدا ہی ثابت ہے
کہوں کیا محمد کی کیا شان ہے
محمد ہی سب انبیا کا امام
جو کچھ سحر اقا و منی ظاہر ہو
شیرعت اونہیں کی بلا شہرت
جو شارع ہی شیخ کا اہل جا
وہ خیر الرسل میں جو خیر الامم
لکاو البشر سے سبھی انک
یہہ امت براہونکی ہوا ہی حکم
اسطرح ناطق کلام خدا
نہر زہر آن سب براہونک

خدا کی دیا اون کو جامع کم
وہ الیہ اخذ او مذکب کی
بنی ہی فوہ مقبول رحمان کا
سلام اون کو کہ نہایت وقت
خدا کی کی لوگ اونکی امت ہیں
سلام علیک ای سول خدا
ہو کو کہ نہ خلق خدا کا رسول
تہا مخلوق پر رحمت خوف کا
جو کفار سی لوٹ میں آئی
کہ او پترسم کریں ہمیں
کہ ختم السببیں ہیں وہ ہے
تمام انبیا کا وہ سلطان ہے
امام رسل ہیں امام انام
تمام انبیا سی نصاح ہو
موتی ہی روز قیامت تک
وہ خیر الرسل بت شکن ہیں
ہی خیر الامم اونکی امت تمام
ہی طبع اونکی ہوتی ہی کسک

مرا داس ہی قرآن با شان
کہ جنتی خدا ہی اور کائنات
عقیدہ ہی سب عالم کو چاہی
نہیں صرف عقیدہ کا وہ ہی
ہیں اونکی رسالت پر شاہد
اسی ہی سب عالم کو چاہتے
کہوں دہشت و رب اونکا
جو اوس شہ کا بابر نکتہ اخلا
بنائی ہی مسجد تاحی زمین
ہمیشہ ہیں وہ خاتم الانبیا
محمد جمیر ہیں ختم الرسل
مطرح محمد ہیں سب انبیا
وہ شہ کا دین و ایمان
ہو ہی اوس سرز سنی و حجات
یہی شیخ ہی اصل اور سب فرخ
نہا لات و حضرت براہور
اگر انبیا اونکا باقی زمان
کوئی حکم سی اونکی بہر تادکا

کہ کم لفظ و مطلب فراوان
ہی سب کا ہی وہ مبارک صفات
کہ ساری خدا کی کا ہی و نبی
ہی اجزای کون ملایا گیا ہی
کیا اونکو ہر جز و مکمل فی سلام
کہ ہیں و رسول زمان زمین
کہاں تک کیا خلق کی تدبیر
تو تھا کا پنا کا فوہم و شام
کہ خالق کو سجدہ کریں ہر کہیں
نہ بعد اونکی ہوگا ہی دوسرا
محمد ہی ہیں شہ جز و مکمل
محمد کی تائید ہیں سب انبیا
وہ سلطان بران رحمان
ہو عاجز اس عاجزی کا ثبات
ہی سابق شراح کا نسخہ ہر
کہ تورتی اجمل منسوخ کرد
تو سب اتباع کی کرنی حیا
سب اونکی اشارہ پر کہتی ہوا
یکارین جو اونکا کہی لکھی نام
خیر دار کوئی کجاری نہیں
وہ شہ کا کائنات کا و سکند

لَا تَجْعَلُوا دَعْوَةَ الرَّسُولِ بَیِّنَةً

انام خدا لکھی نام خدا
کہ جہرہ کی باہر سی اون کو
اور ایسا جو کوئی کرنی ہی
کہ جہرہ کی باہر سی اون کو
اور ایسا جو کوئی کرنی ہی

کرو چو زلف انصاف ای بی خدایا
و ده شایسته بادشاهان خلق
هو اوس بزم کا معد کبوتر بند
خدا ی جهان فی زراد کرم
هو اوسنی بر قسم رب هم کلام
از انعام وحی رسالت آید
خضوع و عبادت و خواب بنیر سلین
بی ایه خواب و ده خواب بی نشانی
او نهین و بختی جی نه خیا لانا
اور اکثر بناد خیه کلکی گکی
کبھی آئی اور از مثل جرس
بنیر از جناب رسول انام
کبھی شکل اصلی میں اپنی ملک
هو اوحی باری کا بار خدی
یہاں بوساطت فرشتہ کی تھا
جو یہ چچکا نہ نماز اب نہیں
خدا اسی جو کبھی وہ پنہام خوا
ہماری پیرسی با احتصاص
ولیکن جی موسیٰ رسول خدا
وہ جی طالب لب بہ مطلوب
کہ آدم سی لی تاسیح اللہ
کسی پر سر کفیل اور انہین
خدا کا جو عالم ہی اچھی سدا
ہی روشن چہاں انکی اور سے
فرستاد اور خدای برین
اگر چہ صغیر کہ بزرگ
پر اسو اسطی فی انہین بہ خبر
نزدیشہ و عم سی ہون ہم کن
بہ تقریر و جناب پروردگار
ولیکن بی نسیان کا او کو خوا
سوالی بندہ و سی ہی

نہ ہی سستی ہی ریاضت حصول
وہ سلطان عالم کبہاں خلق
وہ مجلس ہو کس سبب بزم قدر
کتا بیانی میں او کی کبھی قسم
ہو اطرار و روز شب و ہم کلام
ہی رویای صانع پر ہکلام
کر دل جیگا ایک آن سویا بنیر
کبھی داری اوسکی مقابل کبھی
بی اس وحی کا نفث فی الروح نام
وہ شکل اپنی آتی حضور نے
کہ خوف آنا ہستی والو کی بر
نہوتا ہتا مفہوم اور کلام
جو لا تہذا کہ خدای فلک
کہ فوق السموات ہی و رسول
عجیب خدا اسی کلام خد
وین سی پیر جان بیک ہی
خدا او خدا دیتا تھا او کا خوا
دیکھا کہ مجلس دیدار میں
تھا بہن سردار کل انبیا
وہ جی عاشق رب بہ محبوب
رئیس تمام اعیان ہی ہر شاہ
گر بہین سید المرسلین
ہی سردار سب کا بہ عالی سدا
منور و خلق انکی ویدار سے
بی رحمت خلقت عالمین
کیا انبیائی ہمین پیچ گاہ
کہ تاج خاطر سی بہ نام و
رہین اپنی امت سی شوق کار
بیشیر و انداز روز شمار
بافعال مخصوص مثل نماز
کلی شخص ہی کون تر آشتی

جو جس بزم کا میرستان خدا
کری جسکی مجلس کو آراستہ
غرض شان و وقیران خاص
کبھی شان کی او کی کبھی قسم
کل انعام و وحی اپنی ہی رہا
بہر تہو رہی خواب بغیر
جو خواب او کی میں خواب او کی
کبھی انکی روح القدس عتال
کبھی شکل انسان و روح الایز
کبھی حرف صاحب انہین و
جی اسطرح کی بہر صدفی بہ
یہ بہتی وحی کی لوح سبب
تو ہوتی جناح او کی شش خدا
انکی جی جو سر ارج کو محفوظ
وہ مستحق عاشق کا اسر تسلط
خدا اپنی کو خواب میں دیکھے
زین آسمان کی شہتاد
کیا بساطت فلک کی کلام
ہی موسیٰ کلیم اور محمد حبیب
انفیل محمد کی کیا ہوسیان
خلات ہمہ مرسلین و رسول
یہ اولاد آدم کا سردار
ملا یک مقرب بنی مرسلین
جو بن عاشق کبریا بہ رسول
ذو نوب بہ مقدم مو آخر کی
تو بہر سطح سی بہر گئی
ہو مشغول بہت کی احوال میں
خطا اور نسیان بہر گئی
فعلی جی جس کام بھی شرح
کہ اسمین بہت حکمتیں
تجہ کا اوسنی کیا نام اگر

رئیس اور کجا بودیہ اسطرح
کری جسکی مجلس کو پیر کمر
کسی سی بیان ہو وی ہی عورت
کبھی چہاں کی اون کی کبھی قسم
ہو اجم کلام اوسنی پروردگار
ہی جیون حکم سید وحی انہاں
وہ کو تکرر و وحی حق معتبر
وہاں بات آپ کی دلیں ال
پیر بہ لاتی جی وحی سیدین
کبھی سب صاحب انہین و
کہا نا تاہا خوش جو کہ متا قرب
ہتا برداشت کا اسکی کجا حکم
ہی سورۃ میں النجم کی اشکا
وہاں آپ پر آوی وحی شد
فرشتہ اوس سی خبر دہتا
کبھی کرتی باتین وہ پنہام
خدا ی جہاں سب کی اللہ
کہ موسیٰ سی حبیب علیہ السلام
کیم اور صفی سی ہی احمد حبیب
ہی بہ فضل و کجا جہاں پچاں
ہو نا فح صور ان پر نزول
بہر سرد و دو عالم کا سردار
کستان احمد کی بہن خوشیہ
مقام محبت ہی انکو حصول
خبر انکو خالق فی غفران کی
کہ بہن افضل الانبیاء دین سپاہ
نام انکی اقوال و افعال میں
خدا وحی ہی ہی نہ اون کو ہوا
نسیان اوسمین کیا نہ خطا
بہ تعلیم و ارشاد امت بہن
وہاں قبرین کو دل جنت کا در

اور اگر بگوید اوستی در کمر کمر
بی بی زدی او کی خدا کو قسم
بہر بقصد روا کر یہ میری اد
یہ حکم اوست ہی را احترام
مذہب از ہی دختر بر او کی اگر
چنانکہ امام حسن کو کعب
کیا نسبت اور سبب نہیا
نورض من فیما منکی ان فی حب
کہ جو سبب نسبت پیغمبر کی سبب
جو اس سید دین ہی منسوب ہے
جو میں وہ بی خاتم الانبیاء
کہ شیطان شکل جناب ہے
نہ کہ سبب ہی مولد ہی وہ سبب
لکھا ہی کہ کہ محمد طریق نہیں نہیں
محدث میں چہو را سبب پر
نصب کی دمی کی ہو جس طور پر
کوئی غیر خدای کی صورت نہائی
تفاوت باین حال مراتب
تو رویت ہی اوستی نہایت در
ہیں اس امر میں مختلف ہیں
جلال الدین کی شیعہ جلال
عوض خیر کا اور سکو اللہ
نکدین بہ اعلام دن لکھی
سبب یہ کہ رویت میں چہو را
اور احوال با ہم بلا شک ملزم
کہ ہی نام پر او کی جو کوئی نام
نہی برکت نام آن نامور
غازی بوقت ادای غار

تو ہوتا ہی اکبر خدا اب
مذہب بخیر اور کی ہوش
مقتضی کتاب ای کریم العسا
قال اللہ تعالیٰ و کان
تزوج کری زوج زوجہ
ہی یہ سید خلق بنامیر
ہیں خلید و منذر و زکاء
پیغمبر کا کام ایک سبب
جو جس خون کی شرکت ہو
وہ سادات عالم میں جو
کروں کی میں ہی تو شافعی
جنابی سکتا نہیں ہی کہے
کہ ہوں میں محمد رسول اللہ
کہ خاص او کی صورت پر او لکھا
ہی ہر شکل ویدار سبب
ہی بی شک ویدار خیر ہر
تو اسکان کیا ہی مفہور ہے
ہی لاکھ باتوں کی ایک بات
صحیح اور کامل فہمیت
کہ واضح میں یہ بات ہی نہیں
سیلو ہی اہل جلال کا
جس آرزو ہو وہاں دیکھی
کہ را ہی بی ہنگام خولک ہی
مگر سہو را ہی ہو شاید نہیں
خلاف اس مقولہ کی ہی الاکلام
تو ہی سودمند اور نفع دہم
کہ ہنگام اورا نہایت ضرر

چشم کا وہاں ہول جی میں
باین طور کہتا ہوں جیوں
خلق او کی ازواج کا ہی حرم
فان لکھ تعالیٰ و کان
جناب میری آل نبات
سبب منقطع ہی نسبت اور
ولیکن باین سیدار حسب
ہی ای خورشید ہی تحقیق
نسب جو ہوی ہی کی کاتب
نسب ہی آل میر مراد
وہیں خواب میں جی دیکھا
قتل کر سکتا ہی وہ عین
کہ مقبول اللہ من مصطفی
کوئی دیکھی بل جبر حسی ہو
یہ کہتے ہیں عالم کی عالم تام
شک اس میں کسی طور آتا ہے
مگر او خدا دیکھ بر شعل خاص
ہو چکا کہ اسید دل نور
ہی اس امر میں اختلاف
جو سیدار میں آکی اپنا حال
ر سالہ لکھا او سی اسبات کی
لکھا او سی یہ طور کہ کہیں
خلاف شریعت سنا حکم اگر
ہی مسموع و مقبول کی خبر
مثل ہی یہ شہور سونا مو
ہی دوزخ کی آیت او کی تن
ہی حد شکر عجز کر است
اکسار و حکمات الخ البی

وہ ماحشر کہ کتابی اور سبب
کہ یارب محمد کی ہجو قسم
کسی اور پر بعد او کی مدام
نہیرا نہ خلوت میں ہی حکم
کی جاتی ہیں نسبت ہی کد
نبی کا ہی باقی سبب نسبت
جو منسوب ہو وی تو ہی خود
کہ سبب نسبت درست اور حسب
سبب جو ہوی ہی کی کاتب
سبب ہی ازواج اطہر مراد
تو تحقیق دیکھا وہاں میں کی
پیغمبر کی صورت پر ہر کہ کہیں
میں شیطان مردود و رکاو
میں اور سی دیکھا سبب
کہ دیدار ان شاہ والا مقام
کہ اس میں ہیں اور آگاہ
اتم اور اکمل ہی باختصاص
منور مصفا کہ درت شعی
کہ رویت ہی نقطہ میں بعد زوفا
دیکھا ہی کوئی بعد از انتقال
باثبات و اسکان میں اقباب
تو ممکن ہی اسکان ہی نہیں
کری کہ نہ او سیدر حل وہ
کہ ضابطہ ملک جو ہو عقل
برا بر ہی مٹی کا جیسا تہو
کہ جسکا محمد اور احمد ہونا
ہی اسمانی سامی ہونا رسول
یہ کہ کتابی او سی خطاب
اور او سکو بلا علی جناب
کہ واجب ہی یہ بات کہات ہی
ہی اس میں نہ نکرار کی گفتار

انہیں جائز اصلاً باین کہ جناب
تو واجب تھا اور شخص کو نہ تھا
رسول خدا کی صحابی تمام
میان نماز اور کو کچھ خطاب
پیغمبر کو پڑھتی میں دینا جواب
حدول اور عادی ہی نہیں مل
نماز میں نصیحت جو یہ تھا کوئی
جنابی نماز او کی اسبات ہی
مگر بحث انکی عدالت ہو تو

چو زمین ازل سسخت سعادت نشان
بین سندی که نشان از حق جلیم
روایت نه او سکی که پی چو قبول
چو کذا بر ملت اندیشه
بیهوش غلبه پی و در دنیا
ای دنیا میں قتل آخرت میں جیم
که قاصی ز رحمت شود در سحر
گنہگار اور انبیاء ہی نہیں
کراس بات کو جان و دل سے
تجاربہ جنوں اور دیوانہ
رسول خدا کو جو دشنام دے
روایت صحیحہ سے ہی اشتباہ
خصوصاً جو موقت کا بادشاہ
اور ای غوث اوس سید خلق کا
ہی ملک خدا ملک اوستا نام
وہ مالک ہی ارکان اسلام
چنانکہ شہادت حرمیہ کی کی
ہوئی جبکہ ہمارے خیر الامام
نبی کی عیادت کو زور رسول
خدا کی کہانی کہ میری بنے
ہوئی و اصل حضرت کر دگار
جسایسا او مٹنا صاحب قیامت
زمانہ سے آج اوسکا سایہ و ظلا
سبب یہ کہ میں وہ علیہ السلام
جون سر قیامت میں ہیں
یہ اندھیرا و گہلا تیرہ ہرگز
فصلی نہیں اس میں ایک جگہ
یہ دنیا میں اسطر کا علم ہوا
زمین اوستا کہانی نہیں گذر
انسان و قیامت میں ہر ایک
انہیں کہ چو تکلیف کا درد مکان

ہی تبدیل برادری اعلیٰ شان
بین شکل کشا اور کرم و جرم
نقویسی ہونا کی اوسکے حصول
وہ کا ذبیہ شمش گروہ ہی
کہ کہنا ہی ایمان کہو کہ ہلاک
ہی یہ جرم جرم و گناہ کلم
گنہگار رحمت و امست زرا
میں سب قابل رحمت و آفرین
کہ گدے ری میں جتنی اور رسو
ہی انہر کہ سب انہا کا سخن
وہ اور گنہگار بات بل کہ کہی
کہ واجب ہی قتل اوسکا بالافت
اوس کی مار ڈالی وہ کی اشتباہ
کہان تک لکھوں صفت ہی نہایت
کرین اپنی دلت میں چاہیں کو
نبی مالک شریعت کی احکام کی
برابر وواشخاص کہ باخوشی
عیادت کو آئی خوشی تمام
ہوئی عین دن تک یابی نزل
طبیعت ہی اسوقت کسٹولی
جو وہ عاشق وصل پروردگار
تو عالم میں جاناوہی ہی بنا
زمین پر کہیں جسکا سایہ نہ تھا
حیات النبی اور امام نام
تو مشرق قیامت خاک سے اوٹھا
کہ خلق فی جانا قیامت ہو
وہ قیامت اوٹھا ہی قیامت ہو
کہ منعم اس علم سی عالم ہوا
کہانی ہی اور انبیاء کا بدن
سجد میں وہ جڑی میں باصدا
مکلف شریعت کا ہی ہر حال

نبی کی سب اصحاب فرخندہ جہ
جناب ہی پرورش افرا
نہ جاوی گناہ اوسکی ہتھان
در مرغ آپ پر باندہ نایون
یہہ ایسا گناہ کبیرہ ہی جان
گنہگار حق سب از وی عطا
گناہ صغیرہ کبیرہ ہی جان
گناہان خرد و کلان سی سدا
نہ آثم ہیں وہ اور نہ نافتم ہیں
سند اور رحمت ہی فی قیامت
کماست سی ہوا بخیر ہو
ہی لازم ہی ہر مسلمان کو
جو اوسکو نہ مار جی تو بدکاری
وہ ختم انہیں حالی وقار
محمد دو عالم کا سہار ہے
سب احکام اسلام میں شوق
کہا یہ اکیلا ہو جسکا گواہ
مرض میں پیمبر کی روح الامیر
کہا حق تعالیٰ فی ای نامو
تمہاری عیادت کو محبوب ہی
تو اللہ کی بی نیاز جی شان
فرشتوں کی ایک سری کی
مسلمانوں کی فرج فوج
جہان وقت موت رسول چھا
وہ ماحی ظلمت و ماد تہمان
زمین آسمان میں چھا شور و خل
زمانہ میں ہو کہوں نہ غل خشک
جو میں وہ جانب سال تاب
ہی قزاقی میں نہ دندہ خا خدا
اذان و قیامت کی فوج خدا
پراسوا سطر میں ان کبیرہ تو

ہیں اس قدر اور صدق حقیقت
جو باندہی تو کا فری و دغا
نہ تو یہ سی موجب ہو غفران
کہ جو ٹانگیا جوں کسی اور
کہ لیتا ہی دین و دار ایمان
خطا کار اور اندہ بخشہ خدا
میں معصوم و کسبیلن جان
میں معصوم و محفوظ سب انہا
وہ عاصم میں عصیان ہی معصوم
ہی پرش خلق و خالق دلیل
اسی طور کی اوسوں تفتیح ہو
کہ حق نہ چھوڑی اوسل نشان
کہ وہ کشتی قابل ناری
خدا کی طرف ہی ہن مختار کا
خدا کی خدائی پہ مختاری
وہ تخصیص کرتی جسی چاہتی
ہیں دو دین دار اوسکی گواہ
فرستادہ رب عرش برین
مزار مبارک کی مانگی خبر
خدا کی طرف ہی میں آ رہا ہوں
ہوئی انس و جن و ملک و جان
کہ افسوس ارمان و احسنا
پڑ ہی ای امامت ہمارے آپ پر
ہوا تیرے تاز طلت نشان
ہو جب میں کے طبق میں رہا
کہ اوٹھا زمانہ سے ختم الرسل
کہ آخر زمان کا رسول اوٹھا گیا
خدا وند عالم معلیٰ اخبار
استطیع سی اور سب انہا
سنی قزاق ادنیٰ سی بار
کہ غنہا پیش امت کی منظور

کرم میں و احسان است پاد
 جو کرنی میں زیر صلح اور سلام
 درہ کرنی میں عرض اور اعمال ہی
 فرشتی وہ سب عالی کرنی میں خوش
 غلامی کی مٹی کلمہ ہی یہ جو نام
 جو ہی منبر مسید مصطفیٰ
 کروں کیا میں توصیف ان میں
 باقبال و ما شان با احتشام
 در حین اول جو پھول کی گنج
 بر اق اپنی پر وہ حبیب حسد
 جو ہی خلقت اول و آخرین
 پہ کیسا نبی ہی حبیب حسد
 وہ چند نبی ایسا بلدی نشان
 مقام او کو محمود بخش کارب
 الہی تر انکار احسان ہے
 ہو ای عورت اگر بر زمین باز
 حبیب اور محبوب اللہ کا
 ہی مخصوص ان خاصہ پلیر
 جو دیکھی وہ آب آب و دیم
 خواص او سب کلمہ ہی اسکو جو
 ہمیشہ و شاداد نشان در
 لبالب ہی لبریز وہ تاکار
 کیا شیخ ابن جبرنی بیان
 ہی یہ خوش در نہ فرخ شست
 طین کی وہ ان کو وہ نیتین
 اور او کی وسیلہ ہی ان کی یا
 جو دروازہ حلد در نشان ہی
 یہ بہت ہی سب امتوں کی سخت
 جو حیات اعلیٰ کا درجات ہے

گھر کا کلمہ او بود و ہزار خواہ
 با عوا از و ارام بر چرخ شام
 وہ معروض کرنی میں کی سپہ
 ہر ایک و زو ش کی کرنی میں خوش
 کیا آج اس وقت اوسنی بہ کام
 وہ ہی حوض شکر کا در بنا
 ہی روزا و کار روزا و ہزار خواہ
 لی اپنی ساتھ ہی اپنی امت نام
 سو ہی وہ ہمارا رسول خدا
 قیامت کی دن جو دیکھا وہ ان پلا
 یہ ان شک و دجاس کی ٹون
 کہ ایسا کہ اسے قریب خدا
 کہ اسکا پر را ہی سات اسمان
 عسکی ان یحسبک انک مقاماً حمیداً
 نیز اطف ہم پر فراوان ہے
 ہو تا ہم نہ پھر ہر باری بیان
 ہمارا ہمیر ہی شکر خدا
 علی او کی ساقی میں ثانی
 ہو تجل سی طبع صدف میں شتم
 وہ پیاسا کہی ہمیر گزرتو
 ابد تک ہر لہ زبان رہے
 سب از اختر او سین میں جام آملہ
 کہ کوثر ہی ایک ہر بارغ جان
 کہ اسکا خزانہ ہی بحر بہشت
 کہ اوین نہ احصا و شمار میں
 وسیلہ کی بھی کرین گی قرا
 کہ رضوان جس در کا دربان
 بہشت تو میں جاوگی جلاک و جنت
 وہ انکی را ہی کرامات ہے
 با نواع رحمت صلوة اور سلام
 حیر کی بابت میں کمال امت

ہی قبر او کی پر ایک فرشتہ نیتین
 زمین پر ہی پیری بن کر شکر
 جو افعال کر کے میں است کی لوگ
 شکر بنا اور بنا کر نشان
 پس ان سب کو پچاسی میں ہی
 ہی مہر کی اور قبر کی در میان
 وہ وہ ہن کہ اول محمد پکار کر
 وہ ہو دین کی بار عت افتخار
 جو کہ لکھا پہلی شفاعت کا در
 جو سید ہی طرف عرض کہ ہوگی
 کہیں کی معصیہ ہمیر تمام
 کہڑا ہوگا او کا لواحد کا
 وہ ہوگا یہ اللہ کی ہاتھ میں
 عسکی ان یحسبک انک مقاماً حمیداً
 کہ ہی وہ پیر ہمارا شیعہ
 کہ ہی نبی کی میں امت میں ہم
 جو شہر ہو ہی حوض شکر کا آب
 لکھوں او کی با نی کی کیا آفتاب
 وہ پانی ہی اسطرخ کا آب دا
 نہ آوی کہی تشنگی او کی لاس
 زیاقوت و ولولست حجازی او
 ہن تاروشنی اند وہ شفاعت
 جو حبت کی ہنروشی گرتا ہی
 جو حبت میں پہلی کر کا ترول
 وسیلہ وہ ان اوں کو وہ عطا
 وہ جب تک ہمیں کسب کو ستا
 بیان او کی امت کا رتبہ ہوگ
 بہشت برین کی نسی نصبتین
 ہی اور فضل اللہ کا
 ہر وح نبی پیچ یارب عالم
 کروں کیا میں او کا رتبہ

کہ ہو نبی ہی روزا و کرم
 سلامہ ان کی شرف و نور
 جو احوال کرنی میں است کی لوگ
 یہ کہ نبی ہی شافع حیر مان
 نشان ہی اعمال افعال کی
 خوشا و رضہ از را مضی خان
 قیامت کی دن جو دین حبلہ
 سپہ حق سی بیشتر سل
 ہمارا نبی ہی و دھیر النسر
 کیسکو نہ مان جا ملی کی کہی
 ہی اللہ اللہ کیا یہ مقام
 کہ ڈھونڈیں گے اس کی سچا
 علی صاحب جاد کی ہاتھ میں
 شفاعت ہی کبریٰ کا لقب
 کہ جسکا مراتب ہی ایسا رفیع
 کہ ہی ہی افضل ہی جسکا قدم
 ہی او سکا بار خد و شہد نا
 نخل جس سی جو چشمہ آفتاب
 کہ ہی تالشس مھر او سکا نخل
 کہی پیاس سی وہ ہو دوشی او
 بارض برین بہت طحی او
 ہن تاروشنی کئی میں آید عا
 وہ کوثر میں آنا ہی باب تاب
 وہ ہی عدن آ رہا ہر رسول
 کہ اعلیٰ ہی درجات فردوس کا
 نہ الدین کی نیر پراو کی آہ
 کہ کی انکا در جادی او کی سبب
 کچھ کا صدقہ میں ان کی
 کہ ہی جو حبت است میں شکر خدا
 جو وہ ان کا ان ہواں

محبیب خدا کی جو محبوب ہیں
ہیں راجع بفضل رسول چنانچہ
جو ایسی مشیتوں کا سرور ہے
کیا کیا پنی میں خیر مہمان ہیں
کیا کہ سب امتوں پر گواہ
وہ حیون آپ میں تمام الانبیا
رسول انکا جیسا ہی خیر الرسل
خدا انی خدا انی کی نعمت تمام
جانبہ خدا سی انہیں پائنا
جو تہی فرض اور امتوں پر نماز
ہوئی ان یہ وارد اقامت شان
آواز آمین کہتی تہی تب
صعوف نماز انکی ہر روز شب
ہی اوسم کشادہ اجابت کا
کیا کرتا ہی اور جس پر نگاہ
اور اوس رات جنت میں تہی تھا
جہان ملک میں ظلمان قیوم
جو رہا ہی باب نصر خان
خدا روزہ داروں کی بونی بن
جسائی ہی مضان کی لیل اخیر
مبلح ان پہی شام سی تاسحر
خصایع سی انکی شب قدر ہے
اگر پہونچی دروان پرانگشا
وہ پہ تھا کہ مثلاً خطاسی اگر
کری اپنی جس سنو سی خطا
نہی پاک ہو حق مسلمان کا
ہو منظور و مقبول تو جبھی
ہرچ دین میں انکی رہا امین
جو غسل اور وضو سی تکلیف
وہ مغرب سی جب تک پہونچا
حقوق الہی من اللہ

رسول خدا کی یہم غروب ہیں
کہ کتابی یہامت و تاملان
خدا و نعمت ہی سالار ہے
قال اللہ تعالیٰ کنز الخیر فی حرجت للناظر
ولکن لا یجعلکم امة فی صفا لیتکونوا
تمام انبیائون کی ہیں شیوا
اسی طرح خیر الاحم میں یہ مکمل
اس امت کو بخشی ہا تمام عام
الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی
وہ پہی چار ہر کام با صدقہ
اور آمین و بسم اللہ ہی ہر
حسد کرتی تہی سب عیود خوب
مثال طفوف ملا یک ہی
ہی و صوف انکی دعا ستیا
کری ہمرائی کی بکار الہ
وہ آراستہ ہوئی ہیں کی تمام
بہنہ ہی ہر امت پر نشان نور
وہ کہتا ہی باز منت و غور
بناتا ہی بہتر ز مسک خن
تو انکا جہا یم صغیر اور کہ
حلاع اور طعام اور آب ہی
کہ روشن تر از المۃ البرکۃ
ہو رحمت سی مبلادوں ارکا
کری قتل انسان کوئی بشر
کری قطع اوس عضو کو مطلقا
جو عضو خمس ہو بدن سی جدا
کری قتل جب اپنی جان آدر
کہا ان پر آسان در کانین
وہ خاک اور زمین پر تم کرین
ہی توبہ اس امت کی تہی ستیا
کہ ترات مشرور ان پر کئے

یہ انکا خاصا یعنی خصوص
ہو انسی رتب کی جسکی طبع
فضائل اس امت کی بیان
تمام انبیا و انبیاء میں
خدا انی جو ان پر کیا ہی کریم
یہ نعمت ہی ثابت بقول الہ
الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی
بڑی ہی جسکی ہر حال نماز
جو بھی امام اپنی کی پائنا
نماز انکی میں اور زایہ پر
ہی انکی خصایص سے بکار
شب اول آتی ہی مضان کی
پھر اکبر کر پکا ہرگز خدا
عطا ہوئی ہی ثب زین الہ
میں جتنی کہ کجا ام خلد برین
بجز روزہ داران ہا حیا
ہر افطار کی تہ ہر ایک شب
خدا عفو کر تا ہی یکبار سب
تہا اگلی تمام امتوں پر حرام
اس امت کوئی مصیبت خوب
جو اخلاص و صرا و امت ہی ہے
دیت سی ہی ہرگز نہ وہ ظالم
نہا ست الکی جس علیہ جسم کو
ہو منظور توبہ کسی کو اگر
کی اس میں میں تخفیف کامل
نماز استادہ نہ کر پڑ سکین
سفر اور مرض میں بغیر زحمت
قیامت کا جب تک ہونے تک
دیت اور انہی حق عباد

کہ نص مشرف سی مخصوص
تو ہی مرتبہ اوسکا کیسا کریم
کہ سب امتوں کی یہ سرداؤن
خدا انی لکھا اور ہم کیا لکھیں
اور انکا رسول ان پر شاہد کیا
تمام امتوں ہی ہیں کا بیان
سلف کی کتابوں میں سب
ہی الیوم و اکملت اسکا گو
حنایت ہوئی بچکان نماز
ہا را نبی ہی وہ با استیا
مسلمان دقت داس نماز
کہ جو از طفیل رسول خدا
اور اوس روز کی ساعت ہی
توان پر نظر مہربانی کی رب
کریم سب بل کریم سب انجذاب
میں جتنی مکانات فردوس میں
قصو را انکی خوبی میں تہا نہیں
ہی اوس درسی اور و کجا نام
فرشتی دعا انکو دیتی ہیں سب
انہیں بخشہ تیا ہی رحمت سی
پس ان خواب و جماع و طعام
خداوند کی اپنے رحمت ہو تب
انکالا انہیں دان تکلیف
لیا جا ہی جب کشادہ سی قصا
پہونچو ہی ان جسم کی اسم کو
تو کر ڈالی قتل آپ کو توبہ
خدا انی پاس رسول خدا
تو یہ میثرا و ریت کی ہی پڑا
ہی قصر اور افطار ایضاً
در توبہ انپر کہلا ہی مدام
مقرر کی اہر رفیع سن

قریبی ان پر احسان بروردند
 محمد حرمین بخش مرسلان
 با نواغ رحمت صلوات اور سلام
 جو بین مجرت رسالت نشان
 جو بین مجرت رسالت رسول تعال
 جو اعجاز احمد سی ظاہر ہوئی
 کہ میں مشتمل او کی احوال پر
 مستحاج میں مخلوق کی اشک
 کہ عاجز ہیں غلام امت تمام
 کہ ان کو ہرگز نہ دیکھنا کی
 وہ پیدا ہوئی قوم تہا ان
 نہ نہا کوئی ایسا و ان جن
 بتی سبیل اور شرک اور کثرت
 شرارت شقاوت مدوت لغات
 عقاید تباہ اور مذہب خراب
 جو کذاب یا مضطرب ہوئے
 کہی یہ کہ یہ صاحب شمع و دین
 کہیں آپ کو دیکھتا تھا کہ
 یہ تشریف صادق بلاشبہ
 زین خانی و کافی بلا شک و شک
 کہ اسطرکھا صاحب اجل و قبال
 وہ حالانکہ ظاہر ہوئی مجرت
 مگر قومی و اشخبر معجزات
 جو وہ قسم پیغمبر ان کی
 کہ کہ کرم سی کو پیچ لای
 جو اور انبیاسی ہو مجرت
 حجاب اور انبیاسی کا زمانہ گما
 قیامت تک ہے عجز کا راج
 جاری بنی کا جو پیچ نہ
 سبب کہ ہر اس کی مومنی
 ہی کو نثری سورہ برکت

وہ اور استون پر نہیں نہ
 لکھو اللہ کی عبادت کا کرم
 فصل در مجرت رسالت
 وہ کچھ مجمل میں فصل میں
 وہ میں او کی صدق رسالت
 وہ بانیاسی نصدا و ہوا
 اور اخلاق و عادات و افکار
 جو تیریں او کی ہر یک و کار
 زواریں مابیت آن مقام
 تلاش علم ظہور ہر
 ہو دیا ہوئی قوم جہاں میں
 کہ جس سی و انہا کی مفضل
 ہی کفران نعمت میں شرارت
 انہیں چارسی او کو تہا اتفاق
 نہ ارباب ملت نہ اہل کتاب
 کہ اس میں مواریث و دین
 بلاشبہ میں خاتم المرسلین
 کوئی حق عرب کا تو کتا ہی
 ہی قول ان کی پر ان کی صوف گواہ
 رسالت کی دعویٰ پر او کی علم
 ہی مصدوق و صادق صدق
 اور آیات عالیہ بصفت
 ہی قرآن الیک سبع کل صفا
 ہو احسن پر یہ قرآن نزول
 نہ تغیر و تبدل زاد و دین باقی
 کہان او کی باقی ہی آج بات
 تو اعجاز کا کارخانہ گیس
 ہر اعجاز او کا ہی موجود آج
 ہی تشریف ان کی کلام خدا
 کہ جو طوسی سورہ کوئی غرض کہ
 ہی اسطرکھا کا نظم و تراویح

ایک ہی جو ان کی ہی کو عطا
 لکھو اللہ کی عبادت کا کرم
 فصل در مجرت رسالت
 ہمارے ہی ہیں وہ حالی صفا
 دلائل میں حق نبوت پر وہ
 جو دیکھی کوئی حال شاہ غر
 اور او کی سیاست ریاست
 لطائف اشارات احکام دین
 ہی حالانکہ امی محمد نبی
 کہی طالب علم ہو کر کہیں
 نہ ہی لوگ ہم صحبت مطہر کی
 جو ہی وقت میں او کی اہل عرب
 غرور اور تکبر کا باور ایدام
 خدا اور رسولی عبادت
 ہو ایسویں وہ کہ جو اسطرکھا
 غرض دیکھ کر منصف نہ ہو
 علیہ ہی سیرت او جو شام
 کہ آپ کا چھوڑی اسکا گواہ
 بس ای بار کہ کہ نبوت مجرت
 بنزدیک ارباب ثقل فخر
 ہو جس میں او وصال
 کہ کچھ شہرہ شک کی تجویز
 کہ میں او میں اعجازی انتہا
 میں کو مجرت او کی سبب
 یہ وہ مجرہ ہی رب فلک
 ہو انفرادی میں او کا جاب
 او ہا یا او دن کی جو دنیا میں
 اس اعجاز کا سلسلہ اور تار
 وہ ایک ہے ہر چیز ان کا
 تو ہی وہ عجب مجرہ ہی فی نظیر
 کہ انسان کی قوت ای ہا

وہ اور انبیاسی کو نہ ہر لڑیا
 یہ امت ہی ہی اکرم امت
 بروح نبی ہی سبب بارہام
 کہ او کی بیان کہ حق سبب
 شواہد میں حق رسالت
 سنی جو کہ حالات و اخبار
 اور او کی ہدایت حق غلام
 بتفصیل ظاہر شمع
 کہی فکر او نہون کی کسی علم
 کہی گہر سی باہر سلطان
 کہ جن میں وہ علم اور ادب
 کہوں کیا میں حال او کی دل
 وہ ہی ہی شمع شمع
 بت اوریت پر تو ان ہی چنانہ
 یہ ہی محض امداد و داد خدا
 یہ افعال او و نواح اندر و طور
 کہ ہی جلور قدرت اللہ کی
 کہی شب میں یہ رسالت
 تو بس یہی ظاہر خوش صفا
 ہی ہی شہادت ہی ہی سند
 وہ ہو تانہین مرد و لاف مگد اف
 کیا دفع اور رفع فی جا خیال
 ہی ہی تانہ ایک مجرہ ہی جہا
 بڑا مجرہ ہی کلام مجید
 کہ باقی رہی قیامت تلک
 ہو ہی منقرض مجرہ ہی کی سب
 گیا مجرہ او کا سبب ان کی ساتھ
 رہی قیامت تلک ہر
 میں اعجاز او میں ہزاران ہزار
 وہ سورہ ہی سبب مجرہ ہی فی نظیر
 ہی تشیل ابراہی او کی تلک

قریشوں کوئی کرکشی بار بار
جو کہتی ہر دم دعویٰ شاعری
تو لاؤ بنا ہنسکے ہاں سداور
اور اوسوقت میں اکمال اُردو
مباحات مفریابی صفت پب
ہی اس فن میں ایسا ہمکنہ
کہ ہرگز نہیں لاسکین کی کہی
سب اس کی بنا ہی سہی ماجر تمام
برائتا بھی کوئی نہیں کر سکا
کہ جس طرح الت میں اوسکی کہیں
کسی شکل کچھ ایسی صورت کریں
کیا جیہ اس گلہ گرین جو کہیں
جواس فکر میں بیہوش کو مرثا
کمال دیکو تہا بغض اور حرص
کہی مندرج اوس میں نظم عجیب
غرض باوجود کہ اسی نیک نام
ولیکن جو ہی اسمین نظم وین
ہی اسچا زقرآن سی بیہوش نماز
کہ اوسکو نہیں جانتی تھی مگر
بوصفی کہ شخصت خوش خطا
اور اکثر یہ ہوتا کہ اہل کتاب
وہ آتا تھا ایسا جو کلام
ایسطح قرآن کہ ہی اشتمال
کہتے تھے ہمیں کیا تھی دل
اگر جمع ہوں جن و انسان تمام
اور آج ایک حسد ناز اور دوسرے
کہ تبدیل اسمین کریں کچھ کہیں
کیا عزم باجزم اسباب
جوا عاب آتا ہی پیش نظر
کیا بیت حق لی اوان بزرگ
وہ حنا نظر ابی تہا

تحدی پیر کی بار بار
تو ایسی نالاو سوہو کرکشی
عرب کی زمین کا جزیرہ تمام
کیا کرتی تھی ساکنان عرب
کہ ملک سخن میں ہیں ہم بادشاہ
قل لکن اجمعیت لا تشفعن
ہوئی اور بن یا نہ ایسا کلام
کہ لی آئی مانند اس کی بنا
کری قح او طرح کی نصین
کوئی اسکی سورہ پور کیم
تو اسچا زقرآن سی سب میں
وہ جیوں حرفیہا چان لکھی
پراون حاسد ہونی کچھ ہو سکا
اور اسلوب نڈاز طرز غیب
حرفیہ اور الفاظ قرآن تمام
وہ کچھ اور ہی طور پر بیان
کہ اوسمیں ان ہی مثال متعال
تھی دس سی کچھ اخبار عالم خبر
بڑی تھی نہ کتب میں کی کتاب
سوال آئی کرتی ان میں
کہ قصد حق کرتی تھی اوسکی نام
بر احوال مستقل محال
انان نکتہ اللہ کو لگا کہ سحاح فظون
کہ ان حرافت ایسا نکتہ کلام
زیادہ ہو میں اور بر میں
جو زندقہ میں حلیم میں
کہ بدلیں نشان اسکی آیات کا
کہیں کہیں اوسکو زبرد
ہو آو کا مطلب مطلق
جو حافظی انسان حرام کا

سر عام سب ہی کیا میدان
اگر شہر کو کوا سادات کا
عرب کی زمین کا جزیرہ تمام
علی الخاص کہی تھی اہل حرم
رسول خداوندی دی خبر
قل لکن اجمعیت لا تشفعن
تمام اپنی جانیں تمام پناہاں
کہ ہی سورہ کوثر افسر کمال
جو بھی مدعی حال کی متعال
کیا دل کو سپار داس فکر میں
ہوئی پہلی بسم اللہ اوسکی غلط
غرض باوجود کہ وہ جب
اور اسچا زقرآن سی غور کر
اور اسکی عبارت پہنچی عجیب
اوسچی جس میں کہ ہر روز تہا
اس نڈاز پر نظم قرآن ہے
کہ خلقی سلف کا وقیع ہی باب
جواخرا خیار و ہش پرتے
بنا ہل کتب سی تھی مجلس کچھ
تو نزد ابی ہنی زبرد رسول
یہ کہتے تھی سب صاحبان کتاب
اور ایسا ہی سبک میں تھا
انان نکتہ اللہ کو لگا کہ سحاح فظون
ہماری جوی یہ کتاب پسین
کہتے تھے اوس اور بار بار
پر تعمیر گر نہ کچھ کر سکی
بدل اسکا جزم اور شدید
جو مد نظر دست قرآن سی
نشان لا کا اون پر یہ لایا
اور اسچا زقرآن سی غور کر

اگر ہی شاعرانہ شاعرت
اگر ہی شاعرانہ شاعرت
سبھی سوچ کر خوب سی کرکشی
فضاحت بلاغت تہا شاعرت
کہ میں شعر کی شاعر شاعر ہم
بقطع و حرم اور کہاں خط
بہا سکی مثال اور بہت کچھ
وہ اور طرہ ہی ہرگز نہ ہی ال
وہ کس میں تھی بیجا مثال
ہی او کو رہنا تھا ہر دم خیال
بجز غم ہوا کچھ حاصل نہیں
کچھ اوسکی دل پر سیاہی خط
عداوت نہایت ہی کہتی تھی
فضاحت بلاغت ہی پسین
کلام عرب کے مخالف ہی
تہا مستعمل قول اہل عرب
کہ انسان کی عقل حیران ہے
اور اگلی اسم کا شرح عجیب
اس اخبار سی و خبر دار ہے
بہم بزم تہا او کا عالم کوئی
جواب و سکی میں تہا قرآن
کہ سببات کابین ہی ہی جو
ایک دس سی تھی قول زبرد
ہم اسکی کہیاں ہیں ہی سول
دو افع ہوا خبر اسمین کہیں
بہت لوگوں نے پیرا دے کیا
نہ ایک کلمہ ہی نہ انک حرت
خال اسکی منطق میں مجلس
کہیں وہ بہ تعمیر و تبدیل
کہ او کو بلا میں کما سبب
عجب غرض کی ایک بیت شاعر

کہ وقت سماع و تلاوت سدا
مقام متارض برائی مگر
ایک این متع ہتا اور دو سدا
ہوئی بسیت حق پرانی نزول
کہ قاری و سماع ہودی ملول
لو اسکی تلاوت محبت زیاد
ولیکن بہت کرار پڑ ہی اگر
ہی اعجاز قرآن سی لئی کستو
سارن نہ پناوہ نشان غر
مواظظا اور ادب حکم حکم
کہ اوس علم کو جو خواص عباد
اگر چہ ہی علم اسکا ہی تھا
بہت سرائی ہی دریا ہی لئی
مگر مہجرات اور ہی نی تھا
میں کرتا ہوں اچال ہی فرس
صحیحی ہن کہی روایت صحیح
اشارہ کیا جاو کہ آپ نے
کیا ماہ فی آپ کو جب سلام
تصرف پیر عالم میں ملوی کی
پہلے عجز جو آپ فی یہاں کیا
سہاڑہ میں کیا ہی مصطفیٰ
جو خوشید پر تو ملاوی پاک
لڑائی میں خیر کی وحی آپ پر
کہ سب پر چکا تھا غروب آفتاب
کئی عسکر کی آج حسرت نہ
پہر آفتاب اسقدر اونگہری
روان چشم آفتاب اکثر ہوا
کہ اوس شاہ کی ادھجلی ہوئی
بہر بنوک اندک کی آب جھٹا
حبیب کی سبج ایک جادو
دھواور دھا کر کی آج ہاں

وہ قاری و سماع بیہوشی
ہوا عارض اونکو پیر غیبت
ہتا غزال بھی اور انکی سوا
کہ بازی اس قصہ ہی مچول
لمبٹ جناجہ و رسول
فی دل کو اور ہی کو الفت غیا
تولاوسی ملالت دل غنی
کہ اوسین علوم اور حافزین
کہ جانین اوسی ساکنان ہوا
ہن سین اور اخبار سابق ہم
نہ سہید شج جانیر کہ ہو سکویا
مگر خاص ہندون ہی کہ کلا
وَلَقَدْ جَاءَنَا النَّاسُ فِي ضَلَالٍ
رسول خدا ہی ہوی آشکار
کہ تفصیل کہ ہو سکی یکے سلم
میں تضرع کرتا ہوں اسکو جرحا
اوس وقت دواو سکی لکری ہو
کہا آپ فی اسہد یا انا ام
کہ ماہر ہم قوم سی ہے
کہی نسب یا شی اب ہا
خاک دیکناس ہاڑوہ تیرا
اوسی غرب سی پیر لاوی ملک
ہوئی نازل اوس وقت سرور کار
بتی خاموشی ادب کی سولہ تیرا
سیرجی لعین ہی سخت سوز و گلا
شعلہ اوسکی کوہ و بحر پورچہ
زنگشت ہی رسول خدا
روان چشم آب اسطور کا
رسول حسن طائی وضو ہاں کیا
پڑا جاکی ہاں لشکر و لشہ کا
کوئی چون میر فی الاوامر

بہت کا فرین شکر کن فی ادب
کہ اس قصہ ہی باز آئی تمام
کئی اور خوانان ہی اسبات
وجود کرامات قرآن سے
پڑ ہی کسی کوئی اسکو پشتر
خلا فاسکی چوختی کچی کلام
سماعت کفایت ہی بس لکھا
کہ اکی کتا بوہن کوئی کتاب
ہو اسبع مرتن مالی و فار
اور احوال ہی آخرت کا لکھا
جواندگی خاص بندہ میں جان
و خیر اتر اور اکمل کہ
وَلَقَدْ جَاءَنَا الْقُرْآنُ فِي حَزَنٍ
کہ انسان سی ہو سکین گ بیان
مفصل کہاں ہو سکی بکا ذکر
سوال اہل کئی جیون کیا
اور اودن دونو مکر و غین کہ
ہو شاہی بند کا جسد
ہی پیر سحر اسید المعجزات
ہی تیرا آن طلی اس جول کا
اگر راہ پر تو اشارہ کرے
تیرا شکر انجری ایراد
رکھا ہتا میان کنائے غنی
سرور ان فی اوتا ہا جو
پہرستی ہی گبر اکی شاہ کن
علی فی ادا کی نماز دگر
بنوک اور حیدر میں اور جھے
کہ سیراب اوس سی ہوئی حاور
اور اوسین فی اوال آب ضو
کفایت نہ کی جاو کی آب فی
اب جاو گاب پیر کچا میں اب

قصہ و بلغ فواح سرب
لیا بھر نہ اس غم کجا کلام
کہ کہدین نظیر اسکی آیات
پہر اعجاز یہی سی جان لی
زیادہ بہت بل زائد از پیش
ہو سچڑا و سین فصاحت تمام
ملالت ہی تکرار سی ہی شہار
نہ ہی مشعل اون پر چمی خوش خطا
علوم شریع سی اختیار
علوم غریب میں سکی سوا
ہی قرآن کا مسنا کچو اون چل
نہ واقع ہوا سی ہی عزیز ہی
میرن اسکی ملی کسکرتا
مگر بین جوش ہو بعضی از ان
پچل میں البتہ کرتا ہوں مگر
کہ دوبارہ ہوا یا مصطفیٰ
پہر دیکھا کہ ہی در میان گیا
کہ چون میں رسول جہاں خدا
ہی حیران یہاں عقل کل کو چکا
ہی خوش مسنف فی اسکا لکھا
اوسی شیخ گردون و بارہ کوی
تیری فنی فون خدا داد
فرغت ہوئی وحی ہی اونکھری
علی فی کیا عرض ای تاج در
خندوسی دعا کی تو فوراً و بین
زمانہ ہی شاہ اس اعجاز پر
اکی بار ایسی حقیقت ہوئی
لیا برن اپنا پیا سون فی بہر
ہو اجا ہی اوس ہنر سی آب جو
مسلمان چودہ سو پیا سی زری
ہو ایک سی راب خرد و دوا

وضو ایک نوبی کسی ایک ن کیا
لڑائی میں خندق کی کجائی گھر
اور ایک بار از چند نان جوین
انہیں بانٹ دی لی ہینہو کر
جنگ بتو کہ ایک دن فوج سب
جو کچھ زار دیکھتا اور سخن کر
کہ برتن جو حاضر تھا سب فی تمام
احادیث نکسر آب و طعام
گوہ او کی صدق نبوت پیا
باین لفظ سنا کہ شجر کی کہا
درخت ایں جگہ سی ہلا اور چلا
اور ایک شاخ خدا کو ایک بار یا
اور ایک بار جنگل بے بیابان
کوئی چیز ایسی نہ پائی وہاں
پہلے ہی کہ پر وہ ہوا ہر کنار
کہ نگاہ لگا کر جسی خطبہ خوان
تو کہ یہ چہ نسبت نہ پناہ چھ
تو اس درود میں ہر نوبی لگا
کی اسطر حکمی سخت ٹھکان جدا
اور ترخت سبز سی ہر پاس آ
بدرست بنی ملک ریزدن کی
اشارت کی اوس سی ہوئی تیز
حوالی کعبہ میں شبہ سی ختم
کہا ہی تھر رسول خدا
کچھ دین لڑائی جو ہونی لگی
دیا آنکھ لئی چوڑ اپنا محل
پیر فی دست مبارک سی ہاں
اوسیدم وہ بہتر ہونی
نہو کہتی ہی وہ آنکھ کز کہی
لگا آپ فی اوس آرمین
رہی جب تلک نہ ہنسیہ

حوا کی وضو و سہن باقی رہا
جسی ایک سیر چار اور ایک شہر
کیا سیر شتا و چند آدمین
مگر فی جسی اونکی قسم
ہوئی ہو کہ سی سخت تاجان
ہو جی سب چہر قلیل آن
ہرا اور باقی رہا وہ طعام
سیر کی کتب میں خم ہن تمام
ہوا آہو اور گرگ اور سوکا
سلام علیک ہی رسول خدا
ہوا آپ کی پاس لگا کر
بلایا تو وہ شلخ بابا ریا ز
چلی جان ہی آپ سید انہن
گرین جس ہی پر وہ رسول جا
فراغت سی ہی ہی شد و فنی فار
ہوا کر کی ہی سید و جہان
ہوا ناگوار اوسکو وہ بی زبان
کہ جی جان ابی کہو فی لگا
کہ دل حاضر و کا گلا تلک
لیا ہی سینہ سی اوسکو لگا
کئی بار تیش و تہیل کی
کہ ہی ہن سوسا ہر خوب دین
کئی ہی حجر پر وہ سار جی ختم
ہوئی شدہ تمام الا بنیا
قادرہ کی ایک نگاہ کابل ہو
کیا چشم خانہ سی دیدہ نخل
ماوسی چشم خانہ کی بکر دریا
کہ ہی دوسری ہی نگاہی تیر
اگر دوسری آنکھ اسی ہی
دعا کی توفہ چشم شیر زمین
ہوا پر شاوس آنکھ میں درو کا

ہوئی ہن سو کر میں اوس سی
ولیکن نہ نہا و وہ کہا جنگا و ہر
جو ہن چار و عاشر ہشت سوار
وہ خر بد سنور باقی رہے
چچا یا اور ایک مکلا ما وین
تو سب فوج کا پتہ ایسا ہرا
کیا آپ ہی سیر سبکو دین
کئی بو ہن ہی نگاہ لو کر کی غور
جکا خدا اشترو کو کوسید
کہل فرہانی نزدیک کوسیر
جاتا تہا جان بس ہن جا
کیا حکم ہر جا و وہ ہر گیا
کئی رخن جانت کو بھر ضرور
کیا حکم اون کو تو با ہم وخت
ہوا نگرہ زن و ستون جوت
ہوئی خطبہ خوان تحت سبز
پہر آخر جب ہو کا خطبہ
کہرونی لگی ہو سی فونی سی یا
ہوئی جوشن اپنی شہنشاہ
رہا آہ وزاری ہی نوزاد و نیم
ہی ایک چہ بد سی بدست حضور
کیا تہا اونہن چہرون پر یا
گوای سالت کی دی باصفا
بہر زہر سی جسکا تہا بند
کہ اوس شہر پر زخم کاری
ہوا در و خشم زخمی زار پر
پہر آنکھ اسکی حسی ہی دلیسی نا
وہ دنیا فی اور زہر اوسین ہن
نہایت سی جب درد کر فی لگا
کہ گویا وہی ہی ہر گز
جوان مرد و الضار و ضرر نشان

بہودی اور فرخ بہت جاہ
لکی اس جو انور کی خوش ساخت
کھڑا تھا جو دروہ و قد و جوان
خدا کی پس و سپر بخت ہوئی
راکھا ساق منہ بہت دست کرم
ہی جا بڑا ایک انصاری ناموس
شوہر ہی شاہد اس بے عجز
اور اکثر رسول خلی جہاں
تو کس شہر اور سی بی شہر شنگ
جو بی بیاس سی حب مہا ملی
ہی ایک ام محبہ کی کہہ گو سہند
اسی طرح ایک بن مسود کے
جوانی مٹی مخون و دیوانگان
گرا و سکی سینہ پہ بار جو تہہ
جو پہلی سوی شکر مشکان
تو دیکھا نہ ایک شخص نہ آپ کر
دی عجب العجب جس کو سکا
ہی مقتبل غلام و غلام کا بہان
ہو احب ارشاد او سکھ پور
اور اونکی ہی زمرہ میں ام حرام
بہ بلند باغبین کی حید پر کمر
خراند جو سی فارس اور درم کا
اونہیں مار کر لگی امت میر
دینہ میں فازی مدین کا مال
وہ کسری کی اتھوٹن ہی بڑے
سلمانوں کا وہ گروہ ایک ہے
جنرودی کی بچا شئی آب مر گیا
کہا کہ پر ویز مارا گسا
سرفیس اور کامو چہرہ و چہرہ
سلمان کرستہ میں کی خراج
ایک نام ایک نیک سی گنہ

تہا ایک شمع نہ دین چاہ
کیا دردی سخت نہ کو شکار
احمدیہ ہم سی شکل کمان
کہ ایک دم میں نایل و حوت ہوئی
کیا آپ فی تین بار او سپر دم
سوی او سکی ایک زمین پیر
بہ قصہ لکھا او سین ہی کسیر
دیار کی تھی دل آید بان
کھانیت نہ کرنا او نہیں اننگ
تورونی لگی روبروی سول
کرتی دودہ دینی سی نہ سی نہ
ہی بکری کہ گا بہن ہوئی کسی
بہان آئی ہوئی تھی فرزا چکا
کیا سب جنون تہا لکھی کی
کئی بہا کی او سبقت سب کمان
چلی آئی دن سبکی ہو رو بڑ
ہی تہہ میں او سکی تیخ آبدار
تجاوز نہ او سی ہو گچو ہاں
مواوہ احمد میں مستو حضور
ہو احب ارشاد سب لاکلام
مخود انکو بہو گی نہ مست و فخر
وہ سب سیری امت کی اتھوٹا
خدا را دین دکی امت میری
جو لای کر او دن ملک کو پامال
ملک لائی کر نی ہی جو ابر جہ
جہم جہم ہو گا بی کار گزار
دینہ میں آپ اور وہ حدیثین
مدین مدینہ کا بہان فرق تہا
میرا اور میرا ہو دیکھا انکاشم
اور اسلام کا ہو دیکھا انکاشم
کر گیا او پس ولی نامدار

کیا قتل اس انصاری وہ ہو
جناب بی بی فی کما او سق تہا
کافی ہی دستو تنقا نا کمان
انکی ساق سکہ پو خیر من غرب
او سیدم شقا و سکوا حاصل ہو
وہ دو فرج کہ پیر ہی تھی موی
اور ایک چہرہ میں الادب کا لقا
دہن اونکی میں کر کی تفت پڑا
امام حسن اور حسن ایک بار
دی اونکی دہن میں مارا گنا
چو تہا تہہ سی او سوجا نا کمان
وہ اسقدر او سنی شیر طیف
نہ لایا کیا کوئی سپیش حضور
بروز حنین ہی مبارک کہہ
او تہا شت بہر خاک ہجرت کی
بروز احد ایک شلخ طرب
خبر مدبرین دی کہ بہت شل کا
کہا جوا بی ہی خلف کا خلف
جنرودی کرامت کا میری گرو
خبروی کہ مفتح امت میری
چہرہ میں کی بہرہ جہا سب پر
خبروی ہمیرہ خجی شال
خبروی سر لہو کو یون ایک بار
خبر کا تہا وہ ہمد دولت مار
خبروی ہمیرہ فی با صد کمال
کہا جوادان صلح شاہ زمین
کہا اسود عیسیٰ امتب ہوا
خبروی کہ کر کو قتل و قتل
خبر دی کہ شام و عراق میں
بتا یا یہ آخر زمانہ کا طوط
تہا جس او سکھ لکین تہا ہی

تقصا تہا بہر لقتد بر رب و دو
تنقا ہو گئی تہا تہہ لکھی کی ساتھ
خزا ان ہو اسکل سرور دہان
ہوا او سپر اس ضرب سی شکار
دوم زبیت تک پہر نہ وہی کچھ
ہی کی دعا سی وہ نہ وہی ہوئی
نہ میٹا تہا ویسا دینہ میں آب
جو ہوئی کہیں ظن کا کس شہر خرا
ہوئی شکی سی بہت بھار
وہ ساکت ہوئی چوس کر دہان
ہو اسکی بہرہ چان ہی او سکی دہان
ہوا سپر کر وضع و ضعیف
کہ اسلب جن سی ہوا بی شعور
او تہا سکر زہہ کمی شت پر
قریشون کی ہستی ریکو چب
بہ نام جب آپ فی با طرب
ہی او کا جو میں مستی کین کو سی
دین مارو کا او سکھ و دی نا خلف
کہ کاغزا حبس میں باشکوہ
کری کی زمین شرق او غرب کی
رکاب اون کی تہا سکی فتح و ظفر
کہ شاہان فارس کا گنج اور مال
بہرہ ہی کا کسری کی ایک ن ہوا
عمرانی بہائی وہ اسکو سوار
کمن بعد میری پس انجہر جہا
بہرہ سر زہ میرا ام حسن
دینہ میں آپ دین میں وہ تہا
کہریگی سلمان نیکو خصال
باطن خداوند ملک و زمین
کہ ہو گا نصار کا دنیا میں دو
گرا بی باقی ہی تہہ درم

چند روز کی خدمت کا دور
خبر دی کہ ہویں کی مرد مرید
قیامت کا ہونا چاہتے تھے
کہا سعد و خاص بنو مکہ منات
یہ ہر شاد ابو زری کی حق میں کیا
رہا جاکے جنگی سپاہیان میں
کہ امت میری ہوگی سب خوش
خبر دی کہ ایک تیش برق ناز
کہنا ثابت نہیں کو ای سعید
کہا در حق مردی از سلیمان
وہ ناری ہوا آخر اسطرح پر
بچی ہاں ایک عورت کی ہار کی شکل
کہ میں اپنے او کی خراز و کلان
جو از غروب تھی وہ نہ خوش خصل
بہت ہیں احادیث کی در میان
کہ ایک دن پیمبری خطبہ پڑھا
تہ کی نرک ایک چیز اوس کی
کبھی ہوتا ہوں جو میں کوئی
دعا کی اس کے کمال کثیر
کی ایک سو بیس اوستی ہو
زرا عات و با غلبت اوس کا
دعا آپ کی حق میں مقبول ہے
سرا جوتھا ابن مالک اوس
خلاصی کی اوس کی خدا سی
وہ گرمی ہو سدی کوئے کبھی
ہی نہ پوچھیں ان کے سب کا
از بس کہ وہ سب سرحد سو
دعا ابن عباس کو کی کہ ہو
ہو عالم با عمل وہ
کہ گنوین سی حق تعالیٰ کی باب
ہو حفظ سال اس قدر لک گیا

کہا یا عزیز میں ہوں ایک نور
اور انصار کہ رکبہ بیات یا
اسلمان غالب ہیں کی عام
رہنجا و بان تک بقید حیات
کہ تنہا جی گا ہر مرد خدا
اکیلا مواد دست ویران ہیں
کر گئی کہ وہ اپنا ہفتاد و چند
کر گئی خروج از زمین حجاز
جی کا حمیلا در مرگ شہید
کہ ماری تھی اوس ہی بہترین
کہ اپنی تین خود ہوا مار کر
انہا فی الواقع ایک خطہ تہا
مراد اس سی بی پنج شہر پڑا
سخت و غایت میں پشیمان
کسی میں کہاں تاب نظر پڑا
اور احوال آئندہ ظاہر کیا
بیان کی قیامت لگ گئی سی
اور آتی ہی وہ روبرو دار
بہر دراز و بآ کی کثیر
ز اولاد خود و من اندر قبور
وہ ہر سال دوبار پلہار نا
عمر سی ہوئی عت اسلام کے
دعا کی تو فوراً زمین میں گہ
نجات اوس کو حاصل ہوئی کثیر
نہ پانی میں جی دعایہ سی
شادی نہ سدی سی کج رہا
بتلایہ سدی کی اوس کو ذرا
یہر دین میں فقیر اور عالم کو
کی تحصیل علم خفہ جسے
سلطان اوس کا ملک کثیر
گیا لو تہا کی کو عالم تر

ہو تہا منس و کچھ چنگ نام
رسول اولو انعم فی ذی خبر
خبر دی کہ غار کو بی گناہ
کہ پادین کی نفع اوس سی
ہر گاہ ہی تنہا اسی ڈوب ہو
شخص الامم فی جودی ہر خبر
اور آپس میں انہیں ہر گاہ قتال
کہا جیسی از بل بیت رسول
خبر دی کہ عثمان ہو گا شہید
کہ ہی یہ ہر حاذق اللہ زابل نار
علی اور ربر اور سعد کو
کہا یہ کہ از ورج میں ہی شہید
کہ ہی صدقہ اور خیرات میں
ازین قسم اخبار از ان کے ہم
حدیفہ یا کا سپرنگ دین
جو ہو و گنا واقع قیامت ملک
رہا یاد اوس سی کبھی یاد
تو بس صاف پچان لیتا تھا
برابر کوئی اوس کی انصار
زیادہ ہوئی عمر سو سال سے
دعا دی کہ اسلام کو دینی قاف
را فقط باسی ابو جہل خوا
سوار کی مرکب کی ہر جا پا
دعا کی علی کو کہ رب غفور
لڑائی میں خدق کی کی پڑھا
جوئی کہ اوس کو روانہ کیا
روا کر کی حاجت و نیاز
حدیث اور تفسیر کے علم کا
دعا عبد ربیب کو یہ کہ
گیا دشت زر قاف کو وہ گہر گیا
یہر سی عرض آ کی سب گیا

خبر دی کہ ہر کی تہا لاکھ نام
کہ کفار اسرار بدکار
کر گئی شہید ایک باغی سب
خبر پائین کی کا فزاد شیرین
وہ تنہا جی اور تنہا ہوا
یہر خرو و خا ہر سوئی سرور
ہمیشہ کرین گن یہر باہم جذب
ٹی کی جو اول سو ہوگی بتول
اور آو گنا ایک سپہ پور
ہوئی سنکے بہت بات حیران پا
کہا روضہ خنخ کو جاؤ تو
ہی الحاق میں جی کامیاب
درازا و سکی ہاتھ اور پائے
و قایح سے قبلہ کی قسم
یہ کہتا ہی رہا یاد سکی تین
مفضل بیان کرد یا یک یک
جو ہوا اوسی دور بابی مراد
اور اوس بات کو یاد کرتا ہوں
نہ ہتا عمر و اولاد و دنیا میں
رہا زیت تک خوش رواں
عمر یا ابو جہل سے کردگار
اگر اور ہوتا تو ہوتا وہ یار
جو چاہی امان اوس کی ہر کی
رہی جیسی گرمی سدی کو
خدیجہ کی حق میں کہ ای کبریا
خبر لائی کہ حال اخاب کا
یہر آیا و ان کا کی اصد خو
ہو علما و دھس اور بادشا
ہوئی خضہ ناک اوس پر حیدر
ہلاک اوس کو ایک شیر و بان گہر
کہ میں کی برسی کی گئی دعا

و تبا به روز و بر و سده کم کین
 پیر آخر کو سر و من سب فی کین
 ابی شکله کورادو سکی زلف نیکان
 بعد امداد و شش بهیو فی حامله
 به کی جوهر سره کی مان کو دعا
 شکاشته کی خواهر کو کی به دعا
 جو عبد الله ابن شمس بر تها
 پس اوسنی جو کی چیز کو کی
 درام او سین هونار او سکسو
 جو بن عبد الله ابن و به به کی
 که کج کرد و و پیش چشم
 عرض اور بهی معجزات کمال
 به به محل بواج که مرفوع اب
 محمد کی امت بین جو ادینا
 محمد کی اعجاز کا ہی سبب
 جس کی بهی جو پیش معقل و غیر
 هون رخت نشان کی قائم
 اگر ای جو حق صفت اور شا
 خباب محمد کے وہ نشان
 نبوت بین بهی سب برابر نبی
 فرشتہ نسی اعلیٰ ہی انکام
 مؤمن جو بین سب کائنات
 ہی انسان کی طاقت ہی بیجا
 نه الیاء بهی کی کئی آج تک
 او بنین ہی کرین کی شفاعت
 به به بجل سیرت انجناب
 ملک و دامن او جن اور پر
 اگر دست قدرت بین لیکر خلق
 ولیکن عبادات آن خوش عا
 اور اسکی سوا از امور معنا
 ہی تفصیل اسکی ہی بهی فرد

و قاتلین کی تو نور و نور
 این سب کی بهی کی کجی دعا
 ابی ام سلیم کی بهی تک
 جو بهی و زن عاتق کاف
 که اسکو مسلمان کرای کبریا
 بری عمر اسکی بهی کبریا
 بهی کی آپ پی او سکی حق این
 تو او سین هونار او سکسو
 نه نقصان هرگز بهی بهی
 او بنین بهی کی بهی تک
 الزین کج و کی گشت سر و بخیر
 بین با هر جنم و گمان خیال
 حدیث و سیر بین مفضل سبی
 بهی کی این امر و نسی کرامات
 کرامات اور خرقه عادات سب
 به بات او سکی خاطر بهی بهی
 بهی که او را بخاندیکه کفر و فرج
 و بهی کبان بهی کلا
 که جس شان می شان کو نشان
 رسالت بین بهی بین بهی
 مقرب ملک کی بین بهی
 جیب خدا سید خوش صفات
 لکھی یا کر عیاس سخن بین کلا
 نه الیاء بهی بهی قیامت ملک
 سفارش کرنگی و بهی سیر
 که سنی کی القلم اذکر کتاب
 که سنی بین وصف و کا ذری
 کری کوئی تعریف او کی فیم
 راج و صیام و زکوة و صلا
 جو بهی عبادت آن بهی بارگش
 کسی بین کبان تاب گفت شود

هوا اور سید اشغال جبال
 دما کی تو حق لی دیا بهی کج
 کی لون و دو کی حق بین کج
 بهی او سکی اولاد سی و سب
 بهی سکر گیا که تو کبیا و
 دراز اسقدر خور او سکی بهی
 که ای رازدان خفی و سبی
 و جاپه رسیطج سرود کو سکے
 کی خاتون جنت کی حق بین دعا
 حکم این حاصل یک که بهی گشت
 بفرمود با شد رخت بهی جان
 بحجم جو و جسم با نور تها
 جو تفصیل کی بهی بجی آرزو
 ظهور ای برادر بهی احب
 جو تاج می جو بین کمالات کا
 که هون جسکی تاب که است نشان
 ہی ای خورش جیوقت تک بین
 اگر خضر کی عمر با و جکا تو
 فرشته کوئی او کا بهی بین
 ولیکن بهی بین حمت العالمین
 افرام رسل هر چه در رسول
 کمال اور انضال جتنا اولین
 اسی بهی کسبات کا انتقام
 قیامت کو قدر او کی اهل جا
 او بنین کی سفارش و سب
 ولیکن جمیع او کا فضل و کمال
 محمد کی وہ شان و نشان ہی
 تو انسان کی طاقت ہی بیجا
 تلاوت اور اذکار و عبادت بین
 ز آداب نوم و طعام و شراب
 اور ریس سالہی بهی مختصر

رہی بارش ایک جنت کی
 کسی دو بهی بین اہل بحاس تمام
 کہ دی آج رات ان کو برکت عطا
 کہ ہر ایک تہا طالع با شمس
 مسلمان ہوں ہی بناد جو کی
 کوئی زن صحابہ بین سبی سب
 رہی سود مند اسکی سوداگر
 جو فرزند خرد پوسی کی خاک ہر
 کہ بهی کی بهی بهی ہی می خدا
 بهی بهی بین اوس لی ادب کی
 رخش ماند تا زندگی ہم چنان
 سر ایا عجاز معسور تها
 مطول کنون بین کر جنت
 تصدق محمد کا ہی سر سب
 وہ اعجاز متوجع بر بین گواہ
 مذنب کج کیو تکر بہی اہل شان
 کہ او صاف مجتہد انش جان
 تو او سکویان بین نہ لا دیا تو
 بنی کوئی او کی برابر نہیں
 محمد بین شاہد مشہد مسلمین
 شہر جزو کل بین محمد رسول
 بلا حق تعالیٰ کی درگاہ بین
 اسی بهی کسبات کا انتقام
 مذانی سب ان پاس بین جا
 بین شافع مشفع و افضل سول
 جو احصا کری کوئی کسی مجال
 کہ جس شان پر جان قربان ہی
 کتاب ای ہی خطا ہی بہ
 کہ کہی سن زیادہ بین بہی
 از عشرت بانو و لبس تاب
 ہی گنجایش اس کی سب

کتاب حسین مگر طالب باج
کبری اوسمین احوال اوس شاد کا
جی باب سیوم ذکر اولادین
حدات اور مولی و کنین
دواب اور حراس کا بھی بیان
پیغمبر کی اولاد کی در بیان
ہیں بی بی خدیجہ سی پیدا نام
جو ہیں اکبر آل خیر الانام
سوت سی پہلی وہ پیدا ہوئی
ثروت سی چچی وہ پیدا ہوئی
جو عبد اللہ انام اسلام ہیں
کامل محمد جو سرور ہیں وہ
کہا ہے جو اوسنی نشان رسول
وہی کہنی والا گیا بی مراد
سیوم ابن سرور بر حشم تھا
جو ہی اکبر آل درد خزان
دین زینب جو بنت شہ کائنات
نخاح اوسکی میں ہیں یہاں افتخار
با یام بدر ای مبارک صفات
پہر لوطیہ کا یہ احمق بھی تھا
جو عثمان صاحب ہیں دو دو کا
چارہ جو ہیں دختر تنگ نام
کسیکو نہ کچھ اسمین مگر ادھی
جگر بارہ و جان احمد جو ہو
نخاح او کا حضرت علی سی کیا
علی کا تہا رس بست و یکساں کا
بہر و میثاق اور پید ہو میں
کیا بنت اعلی کا با انشراح
جو خاتون جنت ہیں عالی حفا
امام حسن بی جو ہیں خوش صفات
حسن حسین کی سننا دت کا دت

حدیث و سیرین مری انصاح
محمد جو رسول ہی اللہ کا
باب سوم
رسول اور شعر و خطاب میں
اور کباب بر کار کا سب نشان
اولاد حضور
مگر ایک براہیم عالی مقام
سوقاسم ہی اوس بن سرور کا نام
بعور و سالہ خان کو گئی
اڑکپن میں باج خان کو گز
ہوئی اور ہوئی فوت اس نام
جو فی منقطع اور استہرین و
نو کو شکی سورۃ فی باب انزل
رہی حشر تک آل خیر العباد
مدینہ میں دو کا قتل ہو
وہ زینب بنت رسول جہا
ہوئی انہوں میں سال و فکی و فکی
حدوات سی دی و سی لکھنوی
مدینہ میں پائی انہوں میں فکی
طلاق اوسنی فی لکھنوی خان
یہی باعث انکی لقب کا ہوا
وہ ہیں فاکمہ بنت خیر الانام
کسب بی سیو کی وہ سرور ہی
بو کب فضل او سیر کسی اور
رسول خدائی مدینہ میں
ہیں ہی باج اور کسی سوا
کیا ایک نیا ورام کلثوم تہر
ز عبد اللہ ابن جعفر نخاح
ہوئی ماہ رمضان میں انکی وفات
ربیع ثنیں میں پائی وفات
محرم کی و حنین ہی میں ہی وفات

جو ہی شرح سفر السعدت کتاب
با فروع رحمت صلیق اور سلام
باب سوم
جو خدا ام ہی صاحب و نشان
ہیں عامل موفد ہی نشان کی
اولاد حضور
مگر ایک خدیجہ کی لطف سہی
ابو القاسم اوسنی ہی کفایت ہوئی
ہیں عبد و فکی عبد اللہ خوش نسب
ہی بعضی روایات میں یون کہا
جو تہا عاص عاصی کو سپیدہ ذات
اوس کی کہتی ہیں ابتر اہل عرب
انہیں حق تعالیٰ فی کو شریا
ابلا حشر تک باخ آل رسول
وہ تہا انہوں میں سال و فکی کا ماہ
بعضی روایات میں سال و فکی کا ماہ
رفیقہ بنت بنت بنی دو
نخاح انکا عثمان جفان سی
سوم ام کلثوم خاتون میں
کیا آپ فی سائہ انکی نخاح
وفات انکی سال و فکی میں ہوئی
بول اور زہرا ہی او کا لقب
حقیقت میں پوچھو تو بعد از سال
سب سال دوم اور ماہ صف
وہ تہا بن عمر میں پانچ و فکی
ہوئی اوسنی پیدا حسن و حسن
کیا فوٹ حسن طفلی میں پائی
عمر بن خطاب سی بار صفا
وہ رمضان کی تاریخ ہی تھی
تہا مکہ کی ہجرت سی قیام میں
تہا ہجرت کا سر وقت مالک العیز

ہی سرور کی بھی کیسی ہی باب
بروح نبی بسیج بارب دلم
اور از زوج و احام امجد میں
ہی اسباب میں و کائنات و نشان
بقضیل اس باب میں کب کہی
پیغمبر میں چار میں بیثبات
تہی پیدا وہی نور چشم آپ کر
رسول خداوند ذیجاہ کی
کہ ہی طیب و طاہر و خالص
کہ میں الیہ طاہر کی سوا
کہی و انکی حرفی میں اوسنی ہم با
ہو فرزندین قطع جس کا نسب
غلط کہنی و ان کو ابتر کیا
ز با بی نواب سکاں رسول
فی و حنین میں و سی جنت کی راہ
نخاح اوسکی میں تہا بنی فخریہ نخاح
بسیر باب کا تہا عبدہ شفی
کیا آپ فی شوکت و نشان ہی
علیقہ سی مسکح اول ہو میں
رفیقہ کی میں نقبہ بانست لرح
پر اولاد انکی نہ باقی رہے
ہی فایم قیامت تک او کا نسب
ہیں سردار مردان عورت کل
لوحی خداوند شمس و شمس
ہو میں جبکہ منکوح وہ و حسن
سوم اور حسن تہا ایک فرعین
گئی جنت البدر میں شیر خوا
نخاح ام کلثوم کا کر دیا
پیشش ماہ بعد از فراق سی
جو فروس حسن میں ہو چکی حسن
سدا رہی جو جنت میں نہ باقی

۱۰ تہا جمعہ کا دن جو یہ ات پہلا حدیث و میرین عزیز و بیان انکار تہی قرآن میں یہ کہنوت کی ہر اریعتی لعین انکی امت جو کی سب کہ جو کر بلا میں ہوا حاد ثا	یہ دین میں اول تھا مستور ہی انجناقت تمام آشکار پہت آیتن انکی میں شان بن نور محمد بآل رسول ہر ہی نور رحمت میں ہی اک بود نہا سا ہوا ہی شہرہ و عیقا	ملی و قول و سخن حسن ہو انسان ہی کات بقدر بیان خدا آپ کرتا ہی جن کی شنا محمد پر اور ادنی اولاد لکا عہد آدمی سدم تک گہر اسی عنوت ایک شہر اور	جو بن ہی بیت بر رسول رحمت ہوں ماح جنی رسول جان کری آدمی انکی ہر لک ہوں انور رحمت سدا جو کہ میں واقف سب شان جن تک کہر ہی راسخ القول نیز اکلام
۱ سلام علیک السلام چنانچہ خدا خوب نام حسین	۲ دوسری کئی در انک خلق عیقا سکند خدای صاف ہی یہ کلام خدا ہی کلام حسین	۳ عنایت ہو خلعت اہم حسین بیغوت ایک وقت کا ہی نام یہ خادم ہی حضرت خاتم	۴ دین میں ایک نزل ہو گیا کہ کہ ہر گئی آگ کیا ہو گیا
۲ چنانچہ خدا کو خدا کا سلام اللہم یا کو ہی را سلام	۳ کھانہ ان کی باب میں کئی رات تیا ہی خواب میں	۴ جو میں نام سنگد ہی کا محل جلا این حکم خود دیں	۵ رہنمیش میں شان نورین ہی انک شان
۳ رسول خدا کو سلام حسین را قہ نام ہی انک خدایہ و چنستان کئی شش	۴ کئی طرح صبح و شام حسین چنانچہ غیبی ہر کا نزول چنانچہ کئی غیبی ہی سول	۵ وہ جو ہی باہر شہر میں وہ ایک نزل ہی انک جواب کئی دہوی موز انک کتب	۶ بنی کا علی کا حسن کا مقام اوہن میں زب دینا ہی بلا نام
۴ پیر کو ہی یہ پیام حسین چنانچہ خدا کا سلام حسین	۵ جو لیا خدا انتقام حسین چنانچہ انک کئی شش چنانچہ کئی شش ہی سول	۶ وہ جو ہی باہر شہر میں وہ ایک نزل ہی انک جواب کئی دہوی موز انک کتب	۷ بنی کا علی کا حسن کا مقام اوہن میں زب دینا ہی بلا نام
۵ چنانچہ خدا کا سلام حسین چنانچہ خدا کا سلام حسین	۶ چنانچہ خدا کا سلام حسین چنانچہ خدا کا سلام حسین	۷ چنانچہ خدا کا سلام حسین چنانچہ خدا کا سلام حسین	۸ چنانچہ خدا کا سلام حسین چنانچہ خدا کا سلام حسین

۱۰
میرزا میرزا کا حسرت
ہو اور ہر مرد کا اگر نجوم
ہوئی اگر میں نے نہ رہی کی قوم
۲
میرزا کی سب سے بڑی بیان
ہو جو میں نے سب سے بڑی بیان
۶
میرزا کی سب سے بڑی بیان
ہو جو میں نے سب سے بڑی بیان
۱۲
میرزا کی سب سے بڑی بیان
ہو جو میں نے سب سے بڑی بیان

۱۱
میرزا کی سب سے بڑی بیان
ہو جو میں نے سب سے بڑی بیان
۹
میرزا کی سب سے بڑی بیان
ہو جو میں نے سب سے بڑی بیان
۱۰
میرزا کی سب سے بڑی بیان
ہو جو میں نے سب سے بڑی بیان
۱۱
میرزا کی سب سے بڑی بیان
ہو جو میں نے سب سے بڑی بیان

۱۲
میرزا کی سب سے بڑی بیان
ہو جو میں نے سب سے بڑی بیان
۱۳
میرزا کی سب سے بڑی بیان
ہو جو میں نے سب سے بڑی بیان
۱۴
میرزا کی سب سے بڑی بیان
ہو جو میں نے سب سے بڑی بیان
۱۵
میرزا کی سب سے بڑی بیان
ہو جو میں نے سب سے بڑی بیان

۱۶
میرزا کی سب سے بڑی بیان
ہو جو میں نے سب سے بڑی بیان
۱۷
میرزا کی سب سے بڑی بیان
ہو جو میں نے سب سے بڑی بیان
۱۸
میرزا کی سب سے بڑی بیان
ہو جو میں نے سب سے بڑی بیان
۱۹
میرزا کی سب سے بڑی بیان
ہو جو میں نے سب سے بڑی بیان

۱۷
چنگی که با جی بر کبکستین
سویان بکین کبکستین

شکور اور گهرای نه قور اور
بی رن نوزهار اور کبکستین

۱۸
قیامت کبکستین و کبکستین
چینین بی بی بی بی بی

نور کبکستین و کبکستین
بی بی بی بی بی بی بی

شبیان همایان کبکستین
بین مثل شهیدان بدر کبکستین

۱۹
چونین کبکستین و کبکستین
بی بی بی بی بی بی بی

بین باطن و کبکستین
کبکستین و کبکستین

حرم او و کبکستین
همار او و کبکستین

۲۰
کبکستین و کبکستین
کبکستین و کبکستین

۲۱
در جیل فی تپانکستین
میر فی بی بی کبکستین

جوهر او و کبکستین
مولای رنگ او و کبکستین

۲۲
کبکستین و کبکستین
قیامت کبکستین و کبکستین

کبکستین و کبکستین
کبکستین و کبکستین

کبکستین و کبکستین
کبکستین و کبکستین

۲۳
کبکستین و کبکستین
کبکستین و کبکستین

کبکستین و کبکستین
کبکستین و کبکستین

کبکستین و کبکستین
کبکستین و کبکستین

۲۴
کبکستین و کبکستین
کبکستین و کبکستین

۲۵
کبکستین و کبکستین
کبکستین و کبکستین

کبکستین و کبکستین
کبکستین و کبکستین

۲۶
کبکستین و کبکستین
کبکستین و کبکستین

کبکستین و کبکستین
کبکستین و کبکستین

کبکستین و کبکستین
کبکستین و کبکستین

۲۷
کبکستین و کبکستین
کبکستین و کبکستین

کبکستین و کبکستین
کبکستین و کبکستین

کبکستین و کبکستین
کبکستین و کبکستین

۲۸
کبکستین و کبکستین
کبکستین و کبکستین

۲۹
کبکستین و کبکستین
کبکستین و کبکستین

کبکستین و کبکستین
کبکستین و کبکستین

۳۰
کبکستین و کبکستین
کبکستین و کبکستین

کبکستین و کبکستین
کبکستین و کبکستین

کبکستین و کبکستین
کبکستین و کبکستین

۳۱
کبکستین و کبکستین
کبکستین و کبکستین

کبکستین و کبکستین
کبکستین و کبکستین

کبکستین و کبکستین
کبکستین و کبکستین

۳۲
کبکستین و کبکستین
کبکستین و کبکستین

جلالہ جبر جبر جبر جبر جبر
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

خلافت مروج رسول امام
نبوت سدی سون برس ای عزیز
هوی اوکی مرئی سی مذکبین
حدیج که محضی معنی مقام
و تم نبت رعبین سود که تین
یه و دو فو قدیم ابل ایمان تین
رسول اولو العزم لی ای عزیز
حنیفی که پیر یحیی جوده با فای
ک نوبت جو میری بی ای شاد فای
تباری قیاون تین فذ جزا
انوام زده چجه نام طلاق
و حوات اوکی متوال کی راوین
و حضرت فی مکه من تزویج یز
و مقصور تین صورت جزوی
نکی کبر اوکی سود و کبر
حبیب خدا کی و محبوب تین
که قادرتین بر علم کی کنه بر
شرعیت کی احکام متکمل تین
بمع رسول زمان زمین
کو آئی زینجا کوز آن جنبه
از رفد خنج انیا کر کی کعبه
و ان نامه کافی ای جای غیر
ای اعظم فضایل سی اوکی یز
سن هفت و بیست و پنجاه مز
چارم جوین زوجه نامور
تو جرت سی سال دوم تین
یه بی بی جو این حصه یک نام
و یاد رس واحد و الیمین
و ده از مسکد دینی تین بر تهم
ثماعبد الله حسن تکا و حسن
خدا و نسی سال میدوم تین نما

او نمون لی شریک کی کو
لکین غلده اطرین و خوش تیز
نهایت خداوند دینا و دین
جوانه تها بسته است خوش خرام
بعقد بن عم خوش بل یز
مها جبریم حبش کی فیشان یز
که تین و ده بیت عاقله بایتر
طلاق اوکی کات اراده کیا
و نجبی من ابی لایکی تین
میرا حسرت یار رسول خدا
میری دل پر نام بی سخت شای
هوی سال چار و پنجاه تین
چهار شش سال و سو و یک یز
و ده لقب تین سوره نور کی
بیت اول پر الفت پیکر تیز
رسول خدا کی و مرعوب تین
پیر کی صحت کابیا به اثر
کیا کر تی بی او نسی تو ی قلب
او نمون لی تو تین فیض تیز
لا تزل با فلاح القلوب الابرار
خزیدار یوسف نهوا کو کی
ایمان کات تین دل بلا دست یز
که شدت سی تها و ن حشیت یز
و داخل تین حق کی در نما یز
و حصه تین بیت خراب عمر
خدا آپ لی او نسی او ری کها
پیر کی زوجه معنی مقام
هون و فو افرازی غلده برن
فقر و خیز و ن کو اکثر نام
خدا او نسی بی به وایت یز
یم خستین به ربوب کها

دوم نصیت ملک و زن با بار
هون من فن اسیمین خوش شظه
میان کتاب حدیث کبیر
نگر ایک وایت تین بی یون کها
تها سکران بن مرده نکام
جو سکران سواب حدیث کبیر
روایت صحیح تین بی یون کها
رسول خدا لی تو و ده حق تیز
طلاق اب و ده چک تیز یار رسول
مین از و اج اسلی تین سوز
یکس التماس و نکا با صد و
سوم مبت حدیث تین عایشه
بحسن جمال بحسن خصال
زفات و نسی سال دوم تین
فضیلت یه کیا او کی کم یز
و ده تین اسقدر فاضلا و زکر
اکا بر صحابه تین جو معنیان
علوم شریعت کی حاوی تین
و ده تین خوانی میر و مسک تیز
اگر مصر کی کوک سنی به حال
ملاست گران زلیخا اگر
فضایل بی او نکا بهت لی شای
بقول ابن اسحاق کی بی رقم
و ده محمود سید المرسلین
تهاز و نکا اول خلیل تین
خنیس خدا فوج تها و نکا شوه
لسال چیل او پر خای خیز
مین تخم جوز مینه و سالی غدا
او نین چالیت تین ابل بر
او کی هوا چنگ تین و شمس
پیا بهام او نین تین خدا

تین مایع مرسی مستح
مجون کاجو مکه می مقبره
سناقب بی او نکا رقم بیشتر
که تها باره و قبه خالص طلال
مسلمان تین و نو فیه خالی متعال
تزوج کیا او نسی و روقت س
دوم چار سوز محضر سو که تها
یه کر فی لکین آپ سی التماس
میری عرض شد و یه قبول
مین از و اج اعلی من محشور تین
طلاق اوکی سی با زانی حضو
که تین و ده بی صد لیه و طاهره
و ده تین کایت خدرت و فو بحلال
جناب نبی لی مدینه تین آ
که عاشق تین یون بر رسول خدا
فقیه فضیله علمیه
تین او نسی زیاد و ده تین
هزار و ن حدیث تین کی او ی تین
لایه لایه تین سوم و شش تین
که ایسا بی و خوش و ده ظلال
جین مبارک به کر تین نظر
هوا و نکی فضیلت کاکس تیز
که مهر او نکا بی چار سوتا و
بقیع معنی تین مدون تین
کیا و ده دنیا سی هوی خان
بی بری محابره و فخر و ده
هون من اخل غلده به خوش تیز
حریمه کی تین دختر تیک ام
کها کر فی ام المساکین سب
رسول خدا لی لبوق فریه
زمره و ده رسالت تین

لکھا ہی کہ وہ بادشاہ خوشنیں
وہی مطلب کا نواسا عزیز
ابو سلیمان کہ ام سلمہ سے یار
جناب پیغمبر اپنا جناح
ہی اور نگاہی مدینہ بقیع رنج
اسیمہ جو تین عہد شاہ دین
توحید اللہ جسٹس نے یہ کہا
جو اشراق ہی قوم کا اہل کش
جو کہ یہ ہو چکی حسد و رسول
کہ اگر یہ یہ صدق دل ہی کلام
تو آیت و ماکان نازل ہو
تہا از لیسہ اسلام کا دلین نو
جہان دینین طہارہ تہا نگاہ
نک و شوین ہوتا ہی جو تہا
علاقہ و نوکوی زیدنی تہا
جو زین ہو یکن زو جہا دین
تو کہنی لگی سب منافق ہی
جو یہہ دین ناقص میں ان کی گیا
نہین فہمی ایک کا یہہ ہر
سباز و ان حضرت میں دین کا
اکیر اٹلج آسمان پر کیا
فضائل وہ کہتی ہیں اور اور
محل انہوں ہی جو بریز نام
نہین منکوحہ و سکی یہہ بیت الامیر
سکات انہیں اوسنی اپنا گیا
اور اوس کا تہہ کہ عہد الشراہ
تو انکی جو تہی قید میں قہا
کہیں مٹی محل یہہ سب دار دہا
کلیج عبد اللہ جسٹس تہا
مکہ کا منصوبہ دین چو کہ
یہہ ام سلمہ ہمارا کہ سہر

مدینہ میں ہر شے کی اپنی ہر
مہاجر ہی حبشہ کا صاحب
ہی اولاد بسا و فرخ شہ
اوہنیں دین دنیا کی بخشی ظلم
ہی جسکی زمین مثل جنت و سیر
وہ زین کی ماور و خوش انکار
کہ ہی زید عبد رسول خدا
نہین جسکا ہمس کو کی خرقہ
دل و جان ہی ہم سکری تہا
براز باعث ننگ نام غلام
فہم ان بلخ کی مکتبہ از افضی القور
اس آیت کی کئی ہی آیا ہر
سوار برقرار اوس جہہہ برقرار
گیا وہ اٹھا یا تہا اور زراہ
نہی کو ہر احکام پروردگار
فلکا قضی ذیلک منہا
زن اپنی ہر کہ ہیری کی
حقیقت میں سہا و ان جہا
ہر ہی خاتم الانبیا نامور
ماکان محمد و ابابا
خود اللہ ہی بار رسول خدا
تہا وہنیں مذکور میں ویکہ لو
وہ حارث کی دختر تہا ہی تھا
کیا شکر دین ان کو اسیر
نہی کہ سپند آئین یہہ تھا
مکہ کیا کہ کی اپنا جناح
دیا چوڑ سب اوہنیں چا
ہی چاہہ و کشش سائیں انکی
سخت اوسنی معقود با صدق
گیا دین منسوخ عیسے میں
رہن ثابت تو قہا اسلام

سند ام سلمہ میں وہی ہر
جو تہیں دختر مطلب بر دہا
مدینہ میں اگر جو وہ حق ہو
ذات اوکی ہی شمع حسین
چون ساتویں ماور و حسین
وہ شکو حذیر پہلی ہو میں
نہین حکم حضرت میں جانی سن
گر تاج حکم و فرمان میں ہم
جو حکم عیسے جو اوسین کہیں
ہیں اور پہلی کو از روی غار
فہم ان بلخ کی مکتبہ از افضی القور
انسان کی کیا ظلمت مار کا
ہر بعد مدت کی یون اتفاق
وہ العفت محبت وہ ربط تھا
طرح شریف و نسی اپنا گیا
فلکا قضی ذیلک منہا
گیا ہی ہر زید کو آپ نے
تو کا ان آیت ہی پایا نزول
ہو تم جتنی ہر داو غن ہی ارکا
ماکان محمد و ابابا
میری عہد پہن کو او اور
تہا سن میں انہوں جو تہا
مسافہ ہو دی تہا ایک نقد
تہا ثابت ایک انضاری نامور
حوالہ کتاب کا مقدارتہا
صحافی ہی ویکہا جو یہہ سہر
کہا یہہ مناسب نہیں ہی میں
نوزن بی بی ام حبیبہ جو میں
انہیں حبشہ کو ساتھ وہ لیا
یلا سہر ہی چوڑ کر طاقت
نچا شمی کو حضرت فی نہا

مکہ کے ہر شے کی ہر ہی ہر
یہہ شیا ہی ونگاہ سنی مقام
تو جو تہا برس تہا ہوا شمی کیا
وہا میں اندری و ستین میں
وہ میں زین جسٹس فرزند و ہر
جسکا مشرف تہہ ہر سہر
نہین تو غلام اور اوکی ہیں
مسلمان ہر انصاریان میں ہم
ہمیں عقل کو دخل دینا نہیں
تزوج ہوا زید کا نا گوار
جناب اپنی سہی سہی سہی
کیا دل ہی انکار انکار کا
کہ زید اور زین میں کیا اتفاق
گیا گیا و دینین کہنے عہد
اور آیت وہ ہی کی غلام انصاری
اور اوکو ہوئی یہہ سعادت فر
کی گویا ہر کی زن اب باب
خدا ہی کہا ہی محمد رسول
نہین باب یہہ خاتم الانبیا
کیا کرتی تہیں خزا پناہم
سفر میل و مکال اور سہر
ہی مدین بقیع اوٹھا اسی جتن غنا
نبو المصطلق میں وہ مارا گیا
ملین اوسکو حصہ میں ہر خوش
وہ حضرت فی تسلیم ثابت کیا
کہ حضرت سہی ان کا علامہ ہو
کہندی میں اصحاب حضرت ہر
ابوسفیان کی دست اظہر و ہر
وہاں جا کی نصرانی ہو کر ہوا
گیا کچھ نہ اندیشہ غا فہم
اوہنیں اوسنی ترمج حضرت

ادیا پار سواب خیر بار مختصر
 میر شاد اعلیٰ سی خیر کی بیج
 ہیں دوسری جیفہ مبارک تیر
 بہ خیر کی بی بی میں قوم نظیر
 گناہ کی زن عبد اوسکی جوین
 رسول خداوند بی باو قار
 ہی اعلام آفاق کا اتفاق
 ہوئی اونکی بنجا کس میں وفات
 جہالت کی سنگھم وہ نیک لظن
 پس ازواج ثانی از ان خوش گهر
 کیا آپ بی جبکہ مشر اقتضا
 کہ او کا کلخ اور وفات در زفا
 جو ہی ابن عباس عشت رشتہ
 وہ میسور ہیں جو مبارک گهر

نعمت رسول خدا و مدبر
 ہوین داخل ازواج الہکی ہجر
 جی ابی اخطب کی دختر عزیز
 یہ بیچ حسن اخلاق میں بی نظیر
 ہوا قل خیر میں وہ بیستین
 کہ جہن صاحب حسن عالی بنا
 کہ تہی اونکی آزادی او کا صدقہ
 بقیم او کا مدفن ہی خوش صفات
 بہتین مسعود بن تقی کی زن
 ہوین انہوں سال وہ عقد و
 کا ح اس سقر میں انہیں سکی
 ہوا ایک موضع میں بی اطفال
 جو خالہ بی بی اس ولید اہل جا

ہما جو جو جلیستہ سی اتی تہی لار
 چل چار رس میں وہ مالہ بجان
 صفین اولاد با رتوں نبی
 بہتین پہلی سلام ابن شکم کی زن
 ز جملہ سبا یی ان کا زنا
 اور اون قید و غنیمت ہی آؤ کو
 فساد و غیر وہ تہی باطل انش لار
 جو بیو تہی ہن گیارہوں کی کر
 اور ہم کی یا کسی اور کی
 کہ جسکی سبب کوہ فرخندہ
 ہی بنجا وہ کس میں اونکی فنا
 سرف ناولوں میں لارن کا بی بی
 جو عبد اللہ جعفر ہی کی کھی

ہو سا ہندو کی دو صاحبہ غور و
 ہوین موئی تافر ای باغ خان
 جو تہا نایب حضرت موسیٰ
 بہ اسلام طالع زن نیک لظن
 صفین کی ایسی لئی احسنیا
 تزوج کیا اونسی دل شاد کر
 بہت خوبصورت تہی لغو شغل
 وہ دختر تہی عارت ہا لیس کے
 جدائی کی بجلو و سکی وہ نکل ہو
 ہوین داخل مادر موسیٰ بن
 عیاسیہ سہر ایسے ایک زنا
 وہ کہ مدینہ کی ہی در سہا
 محمد جو سہا بن ابوبکر تہی
 ہیں بہنوں کی اونکی سپہ سالار
 ہیں ماریہ قطیبہ اول حرم
 رکھیں وہ سہر سہر سہر
 وفات اونکی سوین سہن کو
 بقیم او کا مدفن ہی شک خان
 وہ بعضی سبا یی سی ہی بی بی
 خداوند کی زوجہ با تمیسنہ

سمر اس کی حضور

تہیل رسول خدا کی ہن چار
 مقوس شہ مصرنی آپ کو
 ہوئی سولہویں میں اونکی وفات
 از قوم فریضہ وہ ازبا نصیر
 کیا کرتی اون پر نگاہ میں
 چارم کنیز اور ایک آپ کو

میں کہتا ہوں حوالہ کہ چار
 یہ یہ یہ میں بھی تہیں انی دستور
 بقیم او کا مدفن ہی جنت صفات
 وہ آئی تہیں سہر کار میں سہر
 تصرف خداوند دنیا و دین
 بہرہ کی تہی زینبہ انی دستور

براہیم کی ماہیر محتدم
 جناب رسالت بی باغ و عبا
 دوم بنت شمعون بی جا تہو
 سلسری میں تہیں صاحب ذکا
 سوم تہی جلیلہ طہارت نشان
 وہ زینبہ تہی بنت جحش کی

ہیں ماریہ قطیبہ اول حرم
 رکھیں وہ سہر سہر سہر
 وفات اونکی سوین سہن کو
 بقیم او کا مدفن ہی شک خان
 وہ بعضی سبا یی سی ہی بی بی
 خداوند کی زوجہ با تمیسنہ

اعمال حضور

ہیں عباس اور محمد دین پنا
 یہ گیارہ میں احام مالی تہا
 وہا چار رسائی ای مبارک خدا
 لقب ہیں شیر رسول خدا
 تہا ایسا شجاع اور دلاور دلیر
 کہ جنگ احد میں براؤ خدا
 ہوئی شاق لولاک سلطان پا
 بی کی وہ دو کسندار اور دو
 فرشتوں کی سوار تہی اہل شہ
 ہوئی در میں آن کر وہ اسیر

ہیں عباس اور محمد دین پنا
 یہ گیارہ میں احام مالی تہا
 وہا چار رسائی ای مبارک خدا
 لقب ہیں شیر رسول خدا
 تہا ایسا شجاع اور دلاور دلیر
 کہ جنگ احد میں براؤ خدا
 ہوئی شاق لولاک سلطان پا
 بی کی وہ دو کسندار اور دو
 فرشتوں کی سوار تہی اہل شہ
 ہوئی در میں آن کر وہ اسیر

ہیں عباس اور محمد دین پنا
 یہ گیارہ میں احام مالی تہا
 وہا چار رسائی ای مبارک خدا
 لقب ہیں شیر رسول خدا
 تہا ایسا شجاع اور دلاور دلیر
 کہ جنگ احد میں براؤ خدا
 ہوئی شاق لولاک سلطان پا
 بی کی وہ دو کسندار اور دو
 فرشتوں کی سوار تہی اہل شہ
 ہوئی در میں آن کر وہ اسیر

ہیں عباس اور محمد دین پنا
 یہ گیارہ میں احام مالی تہا
 وہا چار رسائی ای مبارک خدا
 لقب ہیں شیر رسول خدا
 تہا ایسا شجاع اور دلاور دلیر
 کہ جنگ احد میں براؤ خدا
 ہوئی شاق لولاک سلطان پا
 بی کی وہ دو کسندار اور دو
 فرشتوں کی سوار تہی اہل شہ
 ہوئی در میں آن کر وہ اسیر

مگر بعضی غلام یوں کہہ گئی
 کہا کرتی تھی آپ کو سقہ
 رسول خدا کی جو بی دوستدار
 مدینہ کو کہہ سنی جہت کسی
 رکاب سعادت میں روز بخین
 یہ طلب ہی اس لفظ کا مشہر
 فضائل اور اکرام اون کا نام
 مدینہ میں جو بیس سن میں وفات
 ابو طالب مطلب نیک نام
 کہہ ہی اون کی اسلام میں خلافت
 مگر تھی ابو طالب خوش طریق
 تھا دو نور اور میں لب لخت
 ہوا ذکر پہلی اوس خیار کا
 یقین ہی یہ محبت رسول خدا
 رسول خدا کی میں محبت کشش
 ہر اسلام لائیں اور اون کی سوا
 تھی اردی ہی ایک اور صفیہ
 برادر رضاعی خداوند کا
 بہن برہ جو بنت جبر صطفا
 جو حارث ہی نام ایک چچا پکا
 رکاب سعادت میں روز بخین
 اور میں کی مادر رضاعی عزیز
 بس الغام و اکرام اون کا کیا
 حضور معظم میں تھی محترم
 مدینہ سے کہہ کو اوس کی لئے
 پتھر کی دانی کہلائی عزیز
 اس سبب زید کی ہر وہان
 کہا کرتی تھی آپ اون کو سدا
 حلیہ کی دختر کا بیٹا ہی نام
 کہلائی پیرائی تھی آپ کو
 پیرائی فضل خدا خوش خلیل

کہ ہجرت سے پہلی سلمان
 مدد کرتی تھی اہل اسلام کی
 را کرتی اون کی مدد کار و بار
 وہ اتنی تھی جوارہ میں مل گئی
 وہ ثابت رہی عمر حد تک

جیسا تھی اسلام وہ دین دار
 سلمان جو کہ میں تھی نالوار
 جو تھی دشمنان رسول امام
 خواب رسالت پہنچ خوشم
 را کرتی از روی تکریم او نہیں

اور اخبار کفار مکہ سے بار
 ہو کرتی تھی اون کی کمک و دلا
 را کرتی تھی اون کی کوشش بزم
 کہ جاتی تھی کرنی کو نسخہ حرم
 یہ کہہ لکھا جمنی جسطور میں
 چچا مر دکا ہی بجای پر
 تھی دس اون کی بی سعادت نشان

اعمال جل صنوا میں
 کتب میں ہی مذکور با اکثر
 ہوی اون کی تھی وہ جو عالی صفا
 جو میں عم سلطان الامام
 روایت نہیں کوئی تحقیق صفا
 رسول خدا کی پدر کی شفیق
 نمود محبت مروت و داد
 دوبارہ ہی تکرار بی فایدا
 قیامت کی روز اون کی کام گما

عمات حضور
 نصیب ہم کسی کو ایمان ہوا
 تھی ایک عالم اور امیر ہی و
پیر اور ہمیشہ کان در ان ضاعی حضور
 میں شیخ خدا حسنہ و با وفا
 او کا پیر اہل اسلام تھا
 پیر و کا سفیان ہی با وفا
 راحت قائم قدیم الہین
 حلیمہ ہی سعدیہ بانیہ
 اور اون کو چچا و بی مبارک
 بہت آپ کرتی تھی اوس پر کم
 صلا اور کسوت تھی بہر حق

حاصلہ حضور
 پیرا کہ مادر سے ہی ہریان
 وہ پہنچ تھی میراث میں آپ
 میری مان کی بعد امین
اور امین اتھی خدا امی
 کہلائی بلائی تھی آپ کو
 با نواع رحمت صلوة اور سلام
فضیل و برکات و ایمان حضور

ہی اس طرح احوال اون کا رقم
 وہ ایمان دنیا میں ملائی نہیں
 تھی ایک مان ہی پیدا اور کیا ہے
 کفالت حمایت اونہوں کی چکا
 پیر سے رکبتی تھی الفت کامل
 اس لکھت سی لطف خدا چچا
 ایک ام زبیر ہی مدد و دلا
 تھی بیٹا اور ایک برہہ میکا
 تھی مادر بزرگ عوام کے
 ابو سلمہ کہتے ہیں اون کی تین
 برادر رضاعی ہی عالی مقام
 یہ بیٹا حارث امیر زمین
 بہن بیٹا شری رضاعی میں
 وہ شریف لائیں روز خیر
 وہ حضرت کی مادر رضاعی عزیز
 دیا کرتی تھی اوس کو انعام
 مع شوم سعدیہ ہی خلاف
 تھی ایک حسد ام امین کہنے
 پس آزاد کر دین پیسہ بی و
 پڑا کرتی تھی اون کی حق میں ہی
 وہ ساتھ اپنی مان کی ہمیشہ سلام
 بروج ہی پہنچ بار بار عام
 سوال و جواب و اعمال میں

روز اور موزوں کا سامان پر
ہی خدا جہاں میں مشہور تر
وہ ہجرت کی پہچان میں نادان
رسول خدا کی اکو سو گنا
زیادہ ہوئی سو سو سال ہی
تو دور رسین بن ہی ہوئی وفا
وہ غلین و مسواک و رشتہ کا
رکبان کرتا تھا آپ اوشی چھی
گلان کرتی تھی اوسو سو گنا
جنابتیں اور ایک تین تیس
وہ ترقیب کرتا برای نماز
شہید رہے حتیٰ بھگت حسین
سفن میں وہ تھا شرفی ہی کشتی
اور ایک حد مولیٰ ابو بکر کا
جو توبہ آن سخاوت شعار
وہ تھا خادم خاص حضرت نبی
حنین ابن جابر کا ایک غلام
تھا ایک آدمی بواحمیہ اہلال
مواہب میں گہا ہی ہوئی کسا
کہ نار اکرن گردن کا فران
اصیقت دوسی رکبان کرتا تھا
جو قطعی ہی بورانغ نام دور
بول و جان سخت کی خدمت
گمراہ زمان ام ایمن ہی ایک
جو تھا یہاں بورانغ نیک نام
کینز رقیہ مبارک متپسند
تھی ماریہ اور ایک ریحانہ پھر
اوس احسان کو شاہ فی باخوشی
وہ تھی شاہزادی اور اعلیٰ سوار
مودلی سہ کار پیغام بر
وہ صاحب قاری فی شان کبیر

حدوات و حرائر اس شعرا میں ہر
اس ابن لک مبارک کھڑے
ملازم رہا آب کانیک ذات
کہ برکت ہوا مال نسکی میں ہی خدا
رہا خوش سدا آل اور آل کر
مواہب شہرہ و قریں خوش صفا
رکبان کرتا تھا اور عصا آب کا
پہنہا نا وہ غلین باہین تھی
پہر ہی اہلیت نبی ہی کوئی
جو کہ اوسنی جنت کی سیجرین
تھا اصحاب غنہ میں ہر روز
ہوا ام ایمن کا وہ نورین
سین شہت و پناہ میں ہی ہر
تہا خدمت گزار رسول خدا
وہ ہی حرمت کرتا اور اخلاص
وفات و اسکی تین سو سن میں جو
تھا حضرت کی خدمت میں جنتیم
اور ایک تھا ابو السخیر فرخ خدایا
علیٰ اور زبیر اور کی اور بار
کہ اسلام میں ہی یہ کار گران
نگہ خاتم قائم الانبیا
نگہ رکھتا تھا وہ منک سحر
دوم جہد جہنم خولہ ہی نیک
سو تھا یہاں رسول خدا کا غلام
ہی جابر کی والدہ انی عزیز
تھی شیرین بہن خاص اربہ کر
یہ شیرین حسان شاعر کو دی
اعلامان اور گان حضور
ہی ایک بیدار شہزادی کا
حکیم ایک تھا جو کہ ابن جبرائیل
عیسے آزاد گان نام دور
ہو چاہتے ہی ہنگام کبیر

مواہب مواہب کی ہی پاک تم
وہ انصاری نیک کردہ ہی
وفات حیات النبی تک مام
اور اولاد ہی ماسکی ہو گیا
جو تھا اوسکا باغات اور شکار
جو عبد اللہ ابن مسعود
رسول جہان شبیہ ہی تھی چہاں
مقرب تھا درگاہ و پناہ میں
مناقب ہی اوسکا کتب میں لکھا
ربیعہ بن کعب ہی اسلمی
بن ام ایمن ایک امین لقب
تھا غفرین عامر ایک نیک نام
جو ابن شہید سلج بک تھا
ابو ذر عفری ہی ازراہ بغیر
خرابن دغیر کار کہنا گام
تھا ایک ام سلمہ کا اپنا غلام
ربیعہ کا بیٹا غنیم اسلمی
یہ سب خاندان رسول انام
نیک معلا ہی پیغام بر
لالا ابو محمد مبارک کبیر
جو ہی خیس بن سعد کو خدایا
ہو ان سب پر رحمت خدا کی نزول
ہی رافع کی مان لکھی تھیں
تھی میمونہ بنت سعد لکھن
رفیقہ وہ جو بنت پیغام بر
خواصین جہرہ خاتہ حق کی لکھی
یہ شیرین حسان ثابت یقین
اعلامان اور گان حضور
ہی ایک بیدار شہزادی کا
حکیم ایک تھا جو کہ ابن جبرائیل

نیک اور میں اس سی ہی میں کم
سعادت قرین و خوش الحوار
وہ خدمت میں حاضر ہوا صاحب
لین اسکو رحمت میں بہتر مکان
وہ دیتا تھا ہر سال و بار بار
وہ خوش طالع و بخت محمود ہی
وہ غلین کما ستین میں نہاں
تھا حضار سی گاہ و بگا میں
مراتب ہی اوسکا کتب میں لکھا
کہ آب و وضو جناب
کہ تھا صاحب مطہر و روضہ
نبی کی سواری کا اکثر دم
وہ تھا صاحب را حلقہ کا پانچ
مناقب ہی اور کلام اور زین
سمجھتا تھا وہ سخت درگاہ
مجاہد ہی دن نیک سیرت کا نام
تھا خدمت گزار جناب
تھی خدمت میں سکار کی صبر و دم
مقرر تھی اکثر اسی کام پر
معین تھا صدقات و نفقات
وہ تھا صاحب شرط اور کول
کہ میں النبی صلی خدا اور رسول
یہہ کرتی تھی بات دن چشم
ابو رافع اہل سنت کی دن
بخدمت گزار سی شاہ زین
بین عثمان کی زوجہ نام دور
تھیں دونو مقوس کی بھی ہیں
تھی شیرین خسرو سی انجیر
اوسی عشق کہن فی نامی کیا
کہ ہی سابقین دین میں شمار
بہتجا چند نیک کا عالمی ہنگام

کسی از چوبی این چنین است
 اوسى آب نى پائى بنا کس
 بنوی جیکه ما کان آیت نطق
 نوزیرین حارثه بعد ازین
 بن جولو کس صحابہ دینا غیر
 بوالعبث مودتین و فامار
 تہی اوس پرستی کی محبت کمال
 بن چار و رنچاد کی درین
 کیا پسر از او و نیک نام
 تر اند از من برافت
 سن چار و رنچاد بین کلبا
 سن بست و سیرین و نیکوشت
 و یاحمد رحمن بن عورت
 را یک حبشی خوش اخلاص
 تنها ایک گلبان استر و گلیا
 ابو رافع ایک اسلم قبلی تھا
 رسول الہی تی ہوتا دکام
 سفینہ ہی نام اور او کا مگر
 الکا کرتی اوس ہر سچ چار
 ہی ہندیا لاسامین اوس کی
 چہا کوہ کی اور ایک شیرین
 کہا مینو میرا سفینہ ہی نام
 جچی اپنی چچی کر آگی ہوا
 مین سمجھا ہیکر تابی حضرت
 ہتا باور قطعی جو خواجہ سار
 اقد تھا اور ایک انجستہ و سار
 جو سلمان ہی فارسی خوش
 اور اسلام کا اوس کی بہت
 علی اور غار و سلمہ کی
 و د فارس کے سابق ہی کی
 جو بنی سابق اوس سونچا

کسی اشنی کوین مولی اوس
 بحای پسرنی انصفت رکھا
 و صاگان شحان ابنا
 الی کہنی اوس کو تمام آدمین
 کہ سکا پھین نام قرآن مین
 شہید اور او کا نام داد کار
 وہ تھا خوب خوش سیرت خوش
 لی اوس حب احمد فی راد جہان
 گرو و یکسور سابق تمام
 مرا چون تو خواجہ سفید کسر
 وہ فردوس علی بن داخل ہوا
 ہوا مسند آرای باغ بہشت
 کیا تھا بنی پاس ہر اوس
 تھا دربان درد و غم خاص
 کہ عقل و عود گئی اوس کو
 کہ عباس تی نذر حضرت کیا
 ہوسی خوش زبسن شاہ عالم
 تھا ایک ن و ہر خیر بشر
 تو کہنی لگی سہر و نام و
 کہ اوس صادق القول فی دیون
 میری روبرو آگیا ناکیان
 خواب رسالت کا ہوں عالم
 سر راہ پر چھو کہ پھر چا دیا
 کہا مینو ہی شیر رحمت
 وہ مار قیہ طبع کا خوش
 غلام سید نک بانگ تھا
 وہ اشراق اصحاب مین ہی
 ہوا سال اول مین پہلی سال
 ہوا اوس خاص حق فی ہر وقت
 جو سلمان ہی صاحب خود جا
 خدا کی ذلی ہوسی کی

غیر چلی اوس کو بنوق نوح
 اوسی زمین بنی خیمہ
 و صاگان شحان ابنا
 اور اوس بن صحابہ مین ہی
 مگر ایک لسی زمین کا نام ہی
 اسامہ بن زید حب رسول
 فضائل جو کہ اوس ہر قوم
 ہی زبان یک اہل جاوید
 را حاضر خدمت ذی وقار
 جو آزاد ہو کر ہو چکر رسول
 الی کہنی اوس کو تمام آدمین
 ہی شقران نام ایک حبشی غلام
 پس ازید از او سکویا
 چا سچہ در ایلائی شاد اسم
 اور ایک زید خادم تھا باکیا
 وہ اسلام عباس کے خوش
 رفا ہی ایک بنی بیابل جاہ
 کہ دستہ مین یک گیا آب جو
 کہ تیرا سفینہ رکھا سچ نام
 کہ ایک باز چکل بابل مین
 دیکھا کہ جچی برق سان ایک چکر
 یکسور میری بات وہ شیر
 جب آیا لگی ہر راہ پر
 کیا تو لی نام پیغمبر کا پاس
 اوسی ساتھ مار قیہ طبع کے
 خوش آواز تھا انجستہ بکر
 فدی صاحب غن و دل جا
 ہی ارشاد پیغمبر خوش
 کہ سابق مین اسلام چاکس
 حبش کا ہی باقی و جہا خلا
 ہی سلمان کی عمر اس کی

رسول خدا کو سب کو دیا
 کہا کرتی بنی مشہر مین
 جناب الہی سی سوی رسول
 بنین نام قرآن مین ایک جا
 کمال اسکا بیستہ واکرام ہی
 کہ ہی خانہ زاد محبت رسول
 و اعلام امت کو معلوم
 کیا آپ تی آپ اوس کو خرید
 کیا عرض امی شاد و الا تبا
 تو ہی اوس سی بندہ کو کندی
 سولہ ہی مکہ کا اور اھل
 خرید خدا و خدا علی مقام
 خلافت مین عثمان کی فہ حق ہوا
 ہی قصہ مین اذن عمر کی رسم
 اور ایک دم حبشی بہت کا
 جولایا دیا اوس کو آزاد کر
 بجان خادم شاد عالم سپا
 جولا پیٹیر پراہل اسلام کو
 رہا اوس پیٹیر نام قایم نام
 مین کم کر گیا راہ و دانال مین
 مقابل میری آگیا ایک بیک
 ہوا سرنگون اور راہ زبرد
 تو کرتی لگا بہم وہ سیر
 تب غم نہ آوی تیری اس
 تھا ہیجا متقوس شہر مصر
 خدا کہتا بہر رسول جھان
 ز افراد خاص عبدا و الہ
 ہی شتاقی تیری ہی کی بہشت
 حو کہ مین ابن ہون فرخ
 کہ مشہور ہی نام حبش کا
 کہ خلیفہ کا دیکھا تھا اوسی

شیخا کی دہار کو دیکھ کر
ہی سلمان کی تپا بیس سن
ابو بکر کرہ جاہ
جو تہن کا بنان شد نام دا
کہ انہیں ہی بعض اہل عقل و فکری
اور انہیں ہی بعض اہل علم و دکا
ابو بکر عبداللہ و کتا ہی نام
جناب نبوت کی ہن یا رخا
کبھی اوکو صدیق کہتی تھی
جو صدیق اوکنا ہی شہور نام
موت بخشا او نہیں آپ فی خطا
خداوند فی ہر زبان نبی
فضائل جو اوکا احادیث میں

محمد کی انوار بر کن نظر
پا پہنخت من آب حیات
نخل کر سلمان ہوا یاد

نہی صاحب دولت اقبال
ہی شتون ایک باب ریگاد کا
جو طایف سی آوہ مسلمان ہوا

کتابان حصو

کتاب کیا کرتی ہتی وحی کی
لکھا کرتی ہتی مال صدقات کا
داخل ہجاء غرض جزو کل

ابو بکر صدیق

ثانی اثبتن اذہما فی العار

صديق من النار کہتی تھی
قوی متقی اسپر امت تمام
کیا اوکنا اس نام سی کا سہا
خود الدن اوکی تصدیق
لکھا ہی سوک اوسکو ہم لکھیں

کہ دیکھی دور سے آوہ و ہن
سرا برین مذکور حب کا ہوا
تو اخبار صاحبین ہی لکھا
سوہن یہ کہی یا صاحب قار
لوک اور امیرون کو انجی ششم
یہ کہتی تھی اصحاب خیر الرسل
وہ صدیق اکبر وہ عالی رتبا
ہی قرآن سی یہ چہرہ شرم
کہ آتش سی آزاد او کو کیا
کیا دل سی انہار صدق ہر
جو یہ نام صدیق سوہی رکھا
کہ صادق ہی اصفیٰ چہ صدیق
بین اللہ کرنا ہنوں اب ترجا

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اشد الناس حبا اليّ من بعدّي ابا بکر وعمر
عمر اور ابو بکر کی افتدا

وصاله ابا بکر ولو كنت متخذا خليفاً غير ربي لآخذت ابا بکر خليفاً ولو كنت

ابو بکر صدیق
بہ تحقیق کی شہید شگ بنگان
کیا جان و مال اوسنی مجزشا
تو کرنا ابو بکر صدیق کو
میرا ہائی دینی ہی دین بنا
کہ و غوث شریع لفظ خلیل
شہر اہر یہ خاطر کی آگاہ ہو

وسئل علی بن ابی طالب ای الناس خیر بعد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

قال ابا بکر قبل ثم قال عمر و رواه البخاری
علی کی کہا ہی ابا بکر شہ
ہی لازم علی کی کرین سرو
رہی دور بریں اور جینی گئی

عمر فاروق

عمر کہن خطاب عالی خطاب
کہا آپ فی اوکنا ذوق نام

ہو کہ فضائل سب اور احترام
 نبی کی کرامت و انتم
 کہ اس رب کی جہاں ہم ای عمر
 جو جاتا ہی شیطان ایک اور
 تیری خوف و ہشت کی بخت کبھی
 عجب اسمین کتب ہی ایک ستر
 ہوا اس سی ثابت کی شیطان
 اور اس بات سی خلق آگاہ ہی
 کہا آپ کو حق فی حق دایما
 کہا آپ کی جسد سیری اگر

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 والذي نفسي بيد الله القديك السلطان سالك
 الاسلام في آخر شاك
 اور راہ پر ہو دی میرا گذر
 وہ آتا نہیں ہی تیری رو بر
 کہیں بعض احق حد و عسر
 جو راہ عمر سی گریز ان میں و
 قال ان الله جعل الحق على لسان عمر و قنبله
 عمر کے زبان اور دل کلام
 قال لو كان بعدى نبي لكان عمر

کتب میں جاوے شکیں ہم
 ہمارا شواہق میں عمر کی کیا
 جو بعض ہی بند و کی رواج
 بلٹا ہی اور دہریسی موند ہو
 ہوتا ہی تیرا مقابل کہیں
 کسی اور سی ہی نہ اصحاب میں
 عمر جابی جید و وہ جاتی نہیں
 کہ شیطان پر لعنت اللہ ہی
 کہی خود بان ہی عمر کی ہی سب
 نبی اور ہوتا تو ہوتا عمر

قال لقد كان في من قبل محمد نون فان ليكن من من اجل فانه عمر و اله النجاري

ہی ارشاد سلطان صاحب
 میں امت میں میری جہاں کا
 کہوں کیا میں قابل شان عمر
 ہوئی دین کی عزت اونی و
 خلافت میں او کی بفضل کریم
 بڑی شکر جیتے ہو پڑ
 اور آٹا ہی دیر و نکشت پیدا
 عجا رب سب سجد و ناک
 ہو اور انج احکام شمع خدا
 جو ہی جدا اصنام اور رام
 ہو عادل آباد ملک خدا
 اتنی فیج کی تاریخ جیسے
 سریتہ برس کی ہی عمر
 وہ عثمان جوان عفاں ہیں
 وہ ہی زوج و دختر مصطفی
 میں او کی جیسا کہ کہوں و کیا
 فضائل اور اکرام عثمان کا

کہتی انبیا کی جو سابق ام
 کوئی ہو کہ الہام غیبی خدا
 ہی ماہ و رخشان نشان عمر
 تھا کفار اور مشرکین پر شد
 کہا با بفتح و فتح خطیر
 ہی مقدمات و دیہات کا کلام
 ہو امند رس نہ مذم ناہید
 لگی پر مہنی خطبہ سرفراش علم
 فروج ہوا حکم دین جا بجا
 لکی کرنی حق حق وہ کا ذوق
 ہو احاد و باد و حور و جفا
 ہوتا میں تیس جنت کائنات
 عثمان والنورین
 مریخی جہشک جنت ہی جو
 کہاں ہو کی صف و نیکار قوم
 جاسی میں کہ طرف ہی گاہ
 صحیح کہ ہی روایت صحیح

کہ ہوتا تھا الہام و انج
 جو دیکھ لاریب ہی وہ عمر
 وہ فاروق ہی حق ہی فاروق
 وہ ہتا وہ سپہ سالار ایمان کا
 ہزار او چھتیس شہر ویا
 مساجد سروس اربع ہزار
 کہی گئی عیان میں شان و
 مؤذن کجاری بیان لبند
 ہی تیغ ہو کر ہو ہی بی نمود
 محمد محمد وہ کہنی سنگ
 کہی دین برس اسرشتش و شام
 ہوا تیغ اہل ستم سی شہید
 مثال ابو بکر و خیر البشر
 عجا جبرائیل و دلو جنت کی
 وہ میں سعدان علم و کان کرم
 کہیں نظر تہر کی و کیا گاہ
 ہی جمع ثناء یہ میں مطلب صریح

ان النبی صلی اللہ
 خاب نبی فی علیہ السلام
 بویکے عثمان و اعلی ہوا
 علیہ و آلہ وسلم جمع ثناء بہ خیرین
 کہ من رحل استی منہ المذکک
 اور ارشاد یوں ہو گئی ان
 جاکم یوں ناس کی روایت
 کیا جمع پیرا میں ابراہیم
 کہ کر ان میں ہی سرفراشی عیا

بی بروقت ارشاد و خیر البشر
 کہ عثمان بن ابی جحافین کہین
 تبارک ہی او کی آرزو برس
 کہ بلوہ میں نرسا وین کہ کی آو
 تہی عمر او کی اسی برس ہی
 علی ابن ابی طالب او کی عجب
 حضور کو کہی کہی ہو تراب
 فضایل جو او کا احادیث میں
 کہی دوست ہی علی بن
 جناب ہی بی سہ خاص علم
 کہی جسکا مولی رسول خدا
 علی بنی حدوت کہی جو کوئی
 کہی عنوت خاص ہی
 علی اور آل بنی کا دم
 ہی اگر زوی سیر ہر زہا
 کہی با خلی یا ام نام
 کہ ہارون موسی کا بہائی کہی
 کوئی اور ہی عبد میری نہیں
 چیل سن میں او کی شہادت ہو
 جو طلحہ بن بن عبید اللہ
 رسول خدا اور ارض سما
 عبد میں جو او کا مساجد میں
 سن ہی کشش میں وز جل
 ہی زندگی کی جو اخر موت
 مشرف بایمان بدست رسول
 سفید جو تہن عثمان مصطفی
 میں اسکا جو بیٹا ابو بکر نہ کی
 رسول خدا کا چاری ہی وہ
 ہر وز جل اسکی پیش علی
 کہی جو وہی وافر ہو ہی

<p>و قال من جرح خمس العشرة فاجنبه الخروج خاتمان</p>	
<p>ہی صادق حدیث سوانہ میں شہادت کا آخر پاجام بس بیا قتل مظلوم اور بیکانہ</p>	<p>کہ عثمان عفان ہی جنتی نبی فرج کی تاریخ پشاوروں اوسی دن سی پلا دو قدر فدا</p>
<p>علی مرتضیٰ</p>	
<p>چوئی سدا گری ملک خوب کہی بوا حسن دنگو دی خطا لکھا ہی سوک و مسکو کلبگیر</p>	<p>جو شہر و ہی بوا حسن پورا کروں کیا شامی علی گولی نشان جناب ولایت ماب</p>
<p>من كنت مولاه</p>	
<p>علی ہی سوا ایس شخص الہی رکھ دوس شخص ہی دشمن علی کو جہنم ہی اپنا ولی</p>	<p>علی کو رکھی جو کوئی دوست الہی حضور رسالت سیما علی ہی عداوت ہی جنگو گہن</p>
<p>یزنا عوث ہی یا الہی غلام بواس عشق بر روح سرخی آن</p>	<p>الہی بذریعہ فاطمہ رشتہ جناب شہی فی مطلق و خوشی</p>
<p>من متنی بنی لہ ہار و دین من موسیٰ بن عبد اللہ بنی لہ</p>	
<p>ہا جس طرح کہ قائم مقام کلیم بن ہو کہ سید و خاتم المرسلین فی او سیون اور رمضان کر</p>	<p>مگرفق ہی بچہ بن اس مین پس دوس سرور خلق کی بانی ہن از بسکہ کچان ہی و علی</p>
<p>ہن سابقین میں خداوند جا الطاف اشفاق فی انتہا را ہی بفرج رسول جلیل</p>	<p>ہن اول سین ہی حقا اقدار کہی طلحہ اخیر کہتی اوسی کتب میں مفصل مد مذکور ہی</p>
<p>مقبول درگاہ غوث جل شہی کری اوسی سعیت حق از سابقین اولین احوال</p>	<p>ہو ادست مروان ہی عام فوس ادا کیا بوجاہ بن صاحب قمار سبھی جاتی ہیں خواص معلوم</p>
<p>یاد کا فرزند دل بند تھا او کا ہی شوہر زبیر زکی دل خدا کا حواری ہی و</p>	<p>خدیجہ جوین اور مومنین اوہنیں دس صاحبین باعتر مناقب ہی او پنہا بہت بشمار</p>
<p>کا ہوا مسترق ذہ و دلی یچو نہ را کہ مسموح حضور</p>	<p>کیا عذر اور اعتراف خطا کہ نہ آتے ہن مسموح گنہگار</p>

گواد اس میری قول کا سچ
ہی والیدہ صادق حدیثی
جہانیں یکس لے پسندیدہ
کہ استہن ہی آج تک وہ
سبحر معجزہ ہی وہ مر
بہر ہی کفیت آن معلیٰ جناب
ملیٰ گولی ہین دل علی
بفرمودہ شاہ رسالت باب
جو ہر وی شافی اور اہل سحر
سبارک زبان سی کیا برکلام
کہہ را یا اوہی وست ہی گوا
جاست گورنہا تو اسکا گوا
سمجھتا ہوں سن اوہی یقین
اسی عشق پر ہو سیر اف
اہانت مہی نشان عس
تو سیر ای سطح فایم ہمت
کہ وہ دو ذہن ہائی ہی برحق ہی
خلافت ہی ماہ اور چار سال
ہی عمر علی شمس عمر شمس
عبدشرف جنت کی ہین عشرہ
بہی طلحہ السجود فرمائی ہی
مگر محفل اوسہین ہی مستطوری
شہادت کا اور کر کی جمع اپاہوش
نیز اور کچھ ہی م وہ خوش مسافر
ہی عوام کا وہ پستونیک نام
بہتیا ہی اوکھا وہ فرزند دین
بشارت ہی جنت کی جن کی تیز
مراتب ہی اوکچہ بڑا شان دار
یا التماس معاف خطا
حیر آپ ہین میں خطا اور ہون

بنی مکنا ہوں اسب جو خطا
جب اپنی خطا کا کیا اعتراف
ہوا مگر کسی نعل کر شہید
کر کیا جو قتل زبیر زکی
علی بن ابی ہون میں اسید
ہوں وہیں کہ جنگ کا نشان ہیں
ہیں ایک سعد و قاصد الخباب
وہ میں ساقین اولین میں تھا
مدین جو کسرا کا تھا اور جسم
تہا ایرانیون کا جو کچھ نکال
ہنیرہ کا بدیا جو عامری نام
قدیم اسکا اسلام ہی اسکا
ہی ثابت بن قیس شمس اسکا
تھا الضار کا وہ خطیب و خطیب
ابان اور خالد جو میں و سعید
بشوق دلی اہل ایمان ہوا
خمسہ صغیرہ بہنیا تھا اور
یہ خالد ہوا ذکر حکمایان
اور ایک خطیب ہی جو بن زید
قریشیوں کی فصل جانت دیا
جو زید بن ثابت ہی الضار سے
خلافت میں عثمان غفان کی
کتابت میں مشہور ہی محی کی
جو عاوس میں آگے پہلی دیا
علاء بن حصری نیک نام
عمر اور ابو بکر بنی ہبہ یار
سین دعای خباب رسول
جو قتل اوسنی اعدائی بن گیا
وہ تہا جلدیت کی دوران میں
مساحی بنایک دین میں
کہ تہا تعزیت دین کی اوسنی

زخروان خطا اور زنگان خطا
کی اون کی خطا شیر خنی تھا
پرست یکی از غوات پس
فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
قاتل النبی یل فی النار
و فرما کہ اے صلہ و رحم سے عمل نہ کرو
اور بنی امیہ میں صحیح ثابت
وہ میں صاحب عزت و تقدیر
وہ مفتوح اوسنی کیا ایک فلم
یا اوسنی کر کی اوہن بن یال
ابو بکر صدیق کا وہ غلام
سفر میں تھا ہجرت کی وہ شہید
ز اصحاب انصار شمس العباد
حبیب خدا کا تہا وہ خوش نصیب
خوش ایمان و فرزند گان سعید
با صاحب قبول رحمانی
صغیرہ تھی وہ دختر نیک طو
قدیمی مسلمان خلعت نشان
مراتب ہی اسکا نہایت طبع
اوس اطہر کو اہل طہارت کیا
وہ ہی یار احبار و اہل سر
کی نقل اوسنی مصحف میں نظر
سو اسال پچا وہ میں و مذکی
سین انہار ہیل و یحییٰ قی ہوا
صحابی ہی شہرہ عالی مقام
بدستور سابق رکھا برقرار
دعا اوسکی ہوئی تھی فرما قتل
کہ انوں میں تاریخ کی ہی کہا
قریشیوں نے انہار و اعیان یز
بجائی نہایت شہرہ میں
کن بوہن ہی بہت فضل کا

زخروان غیبت ہرک اوب
پس اوس سرکرہ میں سی یا نکل
خاب علی ولی فی کھا
فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
قاتل النبی یل فی النار
و فرما کہ اے صلہ و رحم سے عمل نہ کرو
اور بنی امیہ میں صحیح ثابت
وہ میں صاحب عزت و تقدیر
وہ مفتوح اوسنی کیا ایک فلم
یا اوسنی کر کی اوہن بن یال
ابو بکر صدیق کا وہ غلام
سفر میں تھا ہجرت کی وہ شہید
ز اصحاب انصار شمس العباد
حبیب خدا کا تہا وہ خوش نصیب
خوش ایمان و فرزند گان سعید
با صاحب قبول رحمانی
صغیرہ تھی وہ دختر نیک طو
قدیمی مسلمان خلعت نشان
مراتب ہی اسکا نہایت طبع
اوس اطہر کو اہل طہارت کیا
وہ ہی یار احبار و اہل سر
کی نقل اوسنی مصحف میں نظر
سو اسال پچا وہ میں و مذکی
سین انہار ہیل و یحییٰ قی ہوا
صحابی ہی شہرہ عالی مقام
بدستور سابق رکھا برقرار
دعا اوسکی ہوئی تھی فرما قتل
کہ انوں میں تاریخ کی ہی کہا
قریشیوں نے انہار و اعیان یز
بجائی نہایت شہرہ میں
کن بوہن ہی بہت فضل کا

بوزن تمام از رنگان خوب
جو تہا جمع ہنجا نہ برخل
کہ مبینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
قریشیک ہی وہ آدمی دوزخی
کہ میں اور زبیر او طہار شمار
خاب الہی فی قرآن میں
بشارت دی جنت کی جنگ میں
بجہاد میں وہ اور شجاع سنہ
کہ کفار دشمن کی ہی وہ رو سیا
ہوا وہ نیکین مکان جنت
ہوا و وزیر محبوب شہید
سو ہی وہی خادم نامور
بشارت دی جنت کی اوسکی تھیں
ہوا و خبر و زما شہید
حدیبیہ کی صلح کی عداوت
پیمبر کی فرما کی لطف سین
ہی اہل انصاف کی نزدیک تھے
کہ ان میں بخت بہن خالد است
جنت تہا تو اسکو بطور سعید
عسیل اللایک ہی اسکا خطا
کہ قرآن سب جمع اوسنی کیا
کیا مستفیض اوس ہی خواص
قدیمی مسلمان ہی ایمان دوست
لقین تہا وہاں لشکر اسلام کا
اوسی عہد و ولت میں عامل کیا
جباب الدعا تہا وہ عالی حفا
سیان قتال لسی قربان
ہی سیف الدعا و اسکا لقب اسکا
تو اس میں اسکا مذکور ہے
خاب نبوت کی عداوت و وفات
با عداوت ہی تو شیخ آجے ار

سینہ حبیب بن مہاجر
 سینہ حبیب بن مہاجر
 وہ ہی ساقیہ راویں میں
 لورنگن نقشہ آریات مبینہ
 ہوا عمر بن عاص جلع کنان
 لکھا ہی کہ تیون بیدہ ہی کا
 ہی مشہور کفر اور اسلام میں
 کیا اوسنی ایمان پہلی قبول
 لکھا ہی کہ اندر کسین کوشش
 اخیر اختلافت میں عثمان کی
 ابی ابن کعب اہل ورود وود
 لکھا کہ تا تھا وحی رحمن کو
 رسول خدا فی مبطینہ
 جو عبد اللہ بن ابی سن تھا
 وہ جا کر جو کفار میں مل گیا
 جو عبد اللہ دارم کا فرزند تھا
 کہ کہتا جو تا رہے کہ حضور
 اگر بن پڑ ہی بن سنی باسرو
 مگر حارسان رسول عرب

سید عالم ہی وقت فاعل کا فرمان
 ہوا باغ فردوس میں جلوہ گر
 نقیبان انصاری ہی وہ با
 کانت بدل بیکہ تلبک بکیر
 چہل اور رسن میں باغ جان
 حضور جناب رسول جان
 ہنیں اسکی حاجت جو ہم بکیر
 وہ ہی صاحب ترخامیں رسول
 سید عالمی جنت کو وہ ہمہ دور
 بسن ہی بنیسم حق جان کر
 زاعلام وقرآن انصار بود
 بڑا کر تا قرأت ہی قرآن
 رکبا اوسکا سردار انصار
 وہ بہائی رضاعی ہی عثمان
 تو اوسکا ہر آپ بنی خون
 وکتع حرم میں مسلمان
 سوی بادشاہان نزدیک
 کادیتی تہی مھر خط پر حضور

محمد بن سلمہ با نمود
 جو ابن بر و احسی عبد اللہ
 ہی اسلام کی شاعرون میں
 میفر بن سعید خوش قفا
 ابو سعیدان اور اوسکی دونوں
 یہ سب میں سلمان فتح وحم
 حد کعبہ یان کا پسر خوش خبر
 منافق کو پچان لیتا تھا وہ
 معیقت وسی ہی از اسباق
 جو طرب بن عبد عزی خیز
 بعد معلای خیلہ العباد
 وحبشہ یمنی میں
 خلافت میں عثمان کی کی
 لکھا کہ تا تھا وحی رحمن
 شفاعت اور الحاح عثمان سے
 بنزد رسول خدا ہی برین
 تو اپنی زبان ہی وہ عالی ہم
 یہ اوسکی امانت کی باعث

زاعلام و اسحاب انصار
 وود انصار میں ہی خداوند جانہ
 یہ بیت و سنی روح نبی کی
 ہی بنجاء سن میں جان کو کیا
 یزید اور معاویہ ابن بدر
 اور احوال انکا سب ہی شین
 کیا اصحاب میں ہی نام وور
 جو ہمارا دل جان لیتا تھا وہ
 اور اصحاب جان میں اول
 مسلمان نسخہ سب صاحب
 کیا اوسنی قرآن کو محفوظ
 عیشت کا فدوی دیا کرتا تھا
 ہا حسن حج اوسنی بائی و
 ہوا جا کی کہ میں کتر جان
 کی پھر اوسکی تو قبول آپ
 وہ تھا اس نہایت کا درجہ
 تفرماتی تہی کہ یہ مطلب
 خلافت میں عثمان کی وہ حق
 تہی ہر چند ہر وقت اصحاب
 کیا جمع اور ضبط ہی خوش کلام
 دلا ورتی بل تہی شجاعوی شہا
 ہی بیان ظاہری کا رخا زعیا
 کیا کرتی تہی اتبا غا عل
 حراست کری کوئی ترکا وہ
 کیا ترک اس نفل کو جان کر
 وہ انصاری و سنی ہا
 لکھا اوسکی سب ملک میں لکھا
 فرشتی ہوئی نازل اہل و
 ہوئی سدا و سوت نا زیم
 ہوئی سدا و سوت نا زیم
 درون عیشیں ہی جوان

حارسان حضور

ہی ہیں جو مشغول اس کام میں
 رسول اولو العزم کو کچہ تہی
 تہی حفظ حقیقی پر ناظر حضور
 ہی اسباب ظاہر ہو جا کر
 کہ دی خاص خبر کے جو کی کو
 کوئی گشت کرتا ہی اس پاس

تو اہل سیرنی تمام اوکا نام
 سب کیا کہ خود وہ رسالت
 مگر جہاں اسباب کا یہ جہاں
 اسی سنت حق پر وہ خوش
 حفاظت رکھی کوئی دگا وہ
 یہ آیت جو نازل ہوئی ان

تو اہل سیرنی تمام اوکا نام
 سب کیا کہ خود وہ رسالت
 مگر جہاں اسباب کا یہ جہاں
 اسی سنت حق پر وہ خوش
 حفاظت رکھی کوئی دگا وہ
 یہ آیت جو نازل ہوئی ان

واللہ فیصا من الناس

وہ ہی اور وہ ہی بار اخیار
 جناب بنی ہی یہ فرما یات
 وہ سب واسطی و سکی کوئی
 تمام اہل ظلال اہل زمین
 رسول اولو العزم کا پاس

جو کردہ حینہ تھا خندق کا جنگ
 کہ اوسکی جوازہ پر ستر ہزار
 ہلا اوسکی مرنی سنی خوش
 کہلی اوسکی مرنی ہی جنت کی
 وہ جیکہ درنہمہ روز

وہ ہی اور وہ ہی بار اخیار
 جناب بنی ہی یہ فرما یات
 وہ سب واسطی و سکی کوئی
 تمام اہل ظلال اہل زمین
 رسول اولو العزم کا پاس

اور یہ کہ جس قدر حق کی آپ کے
 زبیر ان عوام یا رسول
 مودن میں ذکر باطل آریگا
 سیدہ بن شعبہ نیک نام
 رسولان خیر الرسل و خیر خلق
 تھا عمر امیر شرف و رسول
 کیا پر سوسو فرد ابن سیر
 خلیفہ جو کبھی تھا اور کجا پیر
 یہ فیضدار تھا سلطان دوم
 بنائے شکل او سکی سی جزیر
 وہ او سکی طرف تھا رسول بنا
 مقوقس جو تھا مصر کا بادشا
 یہ وہ ہی کہ قصہ شہ محترم
 کہ اخبار غیبی سہی ہو کر خبر
 دیا او سکودر بارین سی نکال
 کی بعض اسی شاہ دنیا و دین
 ہی مکہ میں سیر احوال و عیال
 خدا کی قسم اسی رسول خدا
 میں کرنا ہوں ہذا کچھ شین خطا
 زبیر بن ابی بکر تھا درضا
 سید بن وہب مرد عدول
 سلیط ابن عمر ایک خط آپ کا
 علا ابن حصری را بہستان
 جو عبد اللہ حبیبی ایک مہتمم
 کہوں کیا میں مرقب حسن جریر
 اور او سکوجہی دیکھی تھی حضور
 جب یاد وہ کر کی رسالت ادا
 ہوا صحابہ کو حکم نبوی
 سوسو حارث ابن عبد کلال
 جو بن عمر بن عاصم اہل شان
 تھا اور وہی ہائی کاہد الدین

حضور است ہیکلم جبرائیل کی
 تھی خندق کی دن باندہ ہونا
 وہ دشت قرآن چھانکا
 حیدر مکی روز باحتشام
 نجاشی کی جانب رسول رسول
 کہ فیض کا تھا حامل اہل امر
 ہی مشہور وحید مبارک سیر
 ہی نام او سکاکہر قل شمر زبور
 نزول آئی کرتی زبور جلیل
 جو پروریز کس تھا ایران کا شاہ
 رسول رسول اسکی جانب تھا
 سوی کیان وقت فتح حرم
 سنگایان خط آدمی پہنچ کر
 کیا او سکاکہ صاحب لی تنکال
 میں والدہ و منافق نہیں
 بدی او سپہ لاوین وہ بیکال
 ہوئی مجھسی یہ اجتہاد وحی خطا
 کہ حضور خطا کام ہی آپ کا
 یہاں او سکی خطا آپ کی معاف
 تھا حارث کی جانب رسول رسول
 سوسو ہوزہ بن علی لی گیا
 رسول خود ان جرس لہن چلا
 جبر او سکافر زید جی شفا
 تھا الیہا حسین بن جویان بنی نظیر
 تو ہنس تھی ہی وجود بکسر
 تو حضرت نبی اپنی مبارک رو
 کہ عزت کریں سید القوم کی
 گیا تھا برای جواب سوال
 رسولی رسول خدا ہی چہاں
 سلمان یہ دونوں ہی ہی لینا

حضور شکستہ جان نشان
 جو ہی شہد و فاس نیکو صفات
 عباد بن بشری آپ کے
 لئی رہنہ تیغ جیگر حسرت
 ہوا پر رسالت براوکل فہم
 جو او سکوجو کی حوت اسلام کی
 تھا فیض کی جانب دفع لقا
 محسن جلال حسین جنجال
 جو عبد اللہ اسی خدا فہمی یار
 جو طالب ابی بلعکاس پر
 یہ صاحب اذکر حبیب بیان
 لکھا اوسنی در راہ لی مسکا خط
 یہ نامہ جو آیا حضور رسول
 حضور جناب رسول خدا
 بر اسو اسکی کی یہی مٹی خطا
 میں کم قوم ہوں کہا کی ہر طور
 خدا اور رسول خدا یا رسول
 رحیمی کریمی کی آن اور شان
 جو قرآن میں ہی سورہ فتح
 یہ حارث جو ہی حارس ملک جا
 یہ ہوزہ یا مکہ کا سردار تھا
 سوسو مندر اس بناوی ہوزہ
 جو تھا ذی الکفاح ایک کائنات
 کہا کرتی تھی او سکوجو حضرت عمر
 قسم بائیں شکل کرتی نبی
 کی فرش او سکی خچی اور او سکی
 مہاجر امیہ کا ابن اہل دین
 یہ حارث میں کی کسی خلیع کا
 سوسو خضر و عبد تھا ای دین
 تھا سوسو دھن کا عود و پتھر

رسولان حضور

حضور کبریا اور ہر نبی
 حراست نبی ہستی کہیں کی
 حراست نبی خندق میں کی
 کھڑا تھا جناب رسالت کی
 انہیں جدا جو میں بنی فریق
 جو کذاب بد ذات تھا بدینین
 کیا اوسنی اقبال دین نبی
 رسول جناب رسول خدا
 تھا مشہور وہ بار صاحب کمال
 وہ ہی سابقین اولین بنی شہار
 ہی صاحب اعلیٰ میں عالی کہر
 سہ اور یہی اسکا ایک شان
 یہ کہ حضور رسول اس منظر
 تو اوس ہی ہوئی آپ کا ہر طور
 کیا اوسنی حذر کرنا وہ خطا
 کہ ہو مکہ والوں پہ کچھ حق میرا
 کرین سلو کی نہ مجھسی قریش
 کیا کرتی میں جس کے توبہ قبول
 ہی ختم آپ ختم میرا
 ہی مذکور او سمجھیں وہ ذکر سخن
 یہ تھا شام کی خلیع کا بادشاہ
 سپاہ اور رحیت کا سالار تھا
 کہ آن شخص والی بحرین ہوزہ
 رسول او سکی جانب وہ تھا اہل جا
 کہ یوسف اس امت کا ہی شہر
 کہ ہوتا تھا ظاہر نشان خوشی
 ہٹایا کھٹ سی او سپر وہیں
 اخ ام سلمہ ام مونس میں
 نہا حارس نگہبان فرمان روا
 کہ نبی ملک عمان میں یہ وہ امر
 نبی کا شفیقون پہ چہاں

۱ کیا بوجہ طاعت سب سے پہلے
 شہید اور مسکوف و مملوک کی زبان
 ابو موسیٰ اشعری خوش آدا
 رسول اولوالعزم کی فوج کی
 کیا ای خداوند خلق حسن
 کہ ایمان لائی بشوق تمام
 وہ تھا اس قدر اہل صورت حسن
 معاذ جبل ہی جو انصار سے
 منافق جو کچھ اور مسکا دیکر
 یہ ہم کو پسین ہی ایک قسم
 بریدہ کو پیچھا مچو کعب یار
 روانہ کیا اور مرثیہ پہنچے
 فرار رک جانے ہوا عمر خاص
 تہا موسیٰ ہی کعب لشکر اموی

روا کر سلمان ہوا آپ سی
 جناب رسول خدا کی تحفا
 سلمان ہوا مکین بارضا
 امیر چان صاحب روح سی
 باطراف بعض از ملا دین
 لو کہ میں اور خواص موعوم
 کہ اکثر رسول زین من
 وہ ہی یار جبار و یار ارک
 سونے عجم میں مہم جو
 ہی دین چاہا ولی فوج سلام
 سوی اسلام دست قوم چنان
 رسول اولوالعزم کی باجو
 مقرر رسالت پہا اختصاص
 رسول رسول مبارک گھر

رجوع اپنی ہر قوم کی دست
 کہ عود و شہسوار و ذوالجلال
 رجوع اوس کی ہر کی وطن کشت
 مدینہ میں حضرت بنی ہاشم و شام
 بس ان دیار ملک ہرگز زبان
 وہ قرآن پڑھنی میں با صد
 سنا کر ملی تواس سی خدا کا کلام
 وہ ہی صاحب حرمت و احترام
 جو ملی ہی عمواس میں ایک
 غنیمت موسیٰ قوم شہسوار
 تہا عبادت حضرت کا غیم
 جو رافع تہا ابن کثرت کی
 تہا ضحاک ہی موسیٰ قوم کلاب
 بنی دیمان ایک قوم چلی گردان

دور ملک کو دعوت کی اسلام
 ہی حبشی ہی حبشی شہسوار
 ملا فتح حبشہ میں مہاشرف
 اوسی اور معاذ جبل کو روان
 کی اسلام کی دعوت الیہ ان
 بہت خوش مذاخوب آواز تھا
 اور او سکلی کیا کرنی تحسین
 مقدم علم حلال و حرام
 سن اٹھارہ بین اوسین مہ خو
 رسول جناب رسول کریم
 وہ ابر کر موسیٰ قوم سلم
 تہا موسیٰ جدید رسول جسکی
 رسول رسول محلا جناب
 گیا اون پہ عبد الہ اہل شان
 سیر کی کتابوں میں انسا نسیم
 کہ جسکو شارت ہی فردوس
 کہاں اوسکی تفصیل کا چوہا
 ہی اوسکی فضائل میں سکوکلام
 وہ جو دو سخاوت میں شہسوار
 کیا کرنی اکرام اوسکا سلام
 باغزار و اکرام و با احترام
 بنی المصطلق پر تہا قرآن روا
 جو بین عاملان جناب شہسوار
 ولکن میں شہسوار و افسر ہی
 سنائی شہسوار و افسر ہی
 دیار و موبلی میں ندا و سکاکول
 قرآنی غار رسول جہان
 کہ بعد آپ کی ایک ن اپنی گھر
 وہ پہونچا ہی باغ فردوس میں
 عیسیٰ کی تہی قرآن میں سکوکلام
 وہ کہتا اذان گاہ کا ہی بلال

عاملان حضور

کہ سابق اور اہل سلمان
 پڑھی آپ کی اوکی چچی ناز
 رسول خدائی پڑھی ہو گلا
 ہو اور و طمان کا جبار کلام
 جواد آپ ہی اور ابن حوا
 تو توسیع کر کی کھان تین
 وہ قوم اسد اور بنی علی پہا

موجودان حضور

ہی اعلیٰ میں سوا اور ہی
 عذابا میں پکرنی تہی سرگام
 ابو بکر صدیق فی لیکی مول
 کہی حبشی پہلی کہ باک اذان
 حبیب خدا کا اس حذر
 سیر اٹھارہ بین اوسین
 اوسکی صفت میں فرشتہ سیر

ہیہ بین جبلی پیام مہی لکھ
 کہ سابق ہی ایمان میں باخوار
 ستا تہا وہ سخت اوسکی تین
 کیا کر کی مختار دل شاد اوسی
 وفات کو خلی لائی اوسکی عین
 کہ شام میں آہ و ناله کی
 قدی سلمان ہی نام در
 عکس کو توئی ان کا کلام

ہیں طالع آفت شاد عالی مہم
 بن خوف ایک عبد رحمان میں
 جسک ہر کہ ایک بن بانیان
 کہ جسکی نصیب ای شد بانیان
 تہا بن شہسوار سن کو نیک نام
 لکھوں کیا میں صفت اوسکا و نیک
 جبہ تا وہ رزور رسول امین
 وہ حامل رسول اولوالعزم کا
 مسوا اہل مذکور میں اور ہی
 صحابی اذان ہی اذان ہی
 بلال ایک موزن ہی بن یام
 حضور شہسوار تہا عجم سوا لی
 کیا فی بسیل انداز اوسکے
 وہ ہی ہر بلال اور ہر شہسوار
 نہ نہیں مدینہ میں اور ہر شہسوار
 بن نام موزن والا کہ ہر
 حکم رسول خدا ہی مثال

جو ہر روز ادا کرتا تھا اس میں
کئی سجدہ کو لکھی اور وہ وہاں
مشاہیر شیعہ اسی اسلام سی
کہا کرتی تھی جو کفار کے
ہی ایک شاعر انصاری نے کلام
کہا کرتی مسجد میں منبر پر
کہا کرتا تھا جو کفار کے
کئی بیجاہت میں عداوت کی نیم
جو کعب ابن مالک ہی انصاری
ہی اون یمن میں سی کہ وقت
ہر اسان ہوئی اور ترسان ہو
جو عبد اللہ ابن رواحہ ہی یا
کہا ہی کہ حسان ثبات قدم
حافظت جمالت کا سب اور نکاح
لعینوں کی توسیع اور شیش
گرا اور خطیبان حبیب اللہ
پہر انصاری ہی کہ یہ نام و
مصنف فی از خوف طول کلام
حدائق جناب رسالت سہ
ہی اصحاب میں گانی والی تھی
نورسالی و سہمی اٹھانی تھی
یہ ہوتی تھی حالت ہر انسان
یہ راگ اپنی کرتا تھا ایسا اثر
عرب کا جو یہ راگ ہی باصفا
ہی عبد اللہ ابن رواحہ اور ایک
ہند ۱۲ اسطر کجا سامان آن کر
جو جاتا تھا گردن چھکا می ہوئی
اونی سحر کہ میں مشوق تمام
وہاں پر جو اوسنی کہا تھا خدا
اوتیا و قدم جلد منزل ہی دور
ای کہ زاوراہ اور دیوار راہ

کہا کرتا تھا کہ میں وہ وہاں
شاعران حضور
کہا کرتی تھی ہر اس کی
کہا کرتی تھی نظم منہ
کہ حسان بن ثابت اور کاجی نام
کہ اکسیر سرعام ہو کر کثرا
کہا کرتا خوش خاطر اس کے
اور اسلام میں نصف کریم
وہ صاحب ہی اصحاب ہیکر
رہی جنگ غسرت میں جند گہر
پیشانی و خاطر پریشان ہو
وَعَلَى الْبَلَدِ الَّذِينَ خَلَعُوا كَوْنًا مَعَ الظَّالِمِينَ
معلیٰ ہم اہل حلق و کرم
کہا کرتا نظا ہر خاص نام
کہا کرتا عبد الجود خوش نش
خطیبان حضور
تھا غالب فضیحاں کفار پر
حدائق حضور
کہا جاسی صاف اسکو بیان
بلا کر کی آواز دو ایک یار
زبان عرب میں باغی غریب
ہی انسان تو صاحب عقل ہو
اوٹھاتی تھی کان مچلتی تھی
جو میں گانی والی مبارک حفا
حد اکو سی خیر کی دن کہیا
سوری میں اوت اور کہوڑ جوتا
یہ میرلی فرما کی لطف سین
یہ اور سپر ہوئی رحمت اللہ کی
عزل
مجدد کو کرنا خدا یا خدا
ہی دنیای ناں کا لٹا ہے نہ
وطن دور ہی دور راجل دور
ہی چلتا طر و راہی غافل ہو

تو حضرت کی سحر میں اس کا
وہ نام زمست کہنا آؤں
سرسر کہناں زابل نماز
وہ کرتی تھی تخیل تو جس
تو روح القدس ہی کہ اس کی
کہا کرتا تھا کا فزون کو طول
تھا شعاعی بن سی وہ نیکو تھا
وہ جنت میں راج احمد ہوا
ہوا حاضر عقبہ ثنائیہ
تاسف کیا کہو کی دل ہاتھ
بقول خود اور کی بیہایت زور
وہ ہی شاعر خاص صاحب قار
اور اونکی قاحات کز ایمان
ڈرانا تھا کفار کو بیشتر
کہا کرتا کفار کو تنگ تر
ہی ثابت بن تیس شمس او
خطیبان اسلام ہوں ہی
کہا شاید اس میں اور نکاح نام
اگرچہ کس طرح سمجھی جھان
جو گاتی تھی سر کچ کر ایک
جو گاتی تو جاتا تھا بہر پہل
جو جوان میں وہ نہ ہی پھر
بالائی تھی دم اور ہوتی ہی خیر
عرب لوگ کہتی ہیں انکو حد
ہر ایک یار خوش حال خورد ہوا
ہوا تندر اور تیز چلتی لگا
کہا رحمت اللہ و سکی تین
کہ جنت کی اوسنی میں ملی
تو مضمون اونکی حد کا یہ تھا
ہی ششی تباہ اور ساحل نری
طلب کسی ہی مرد غافل ہی

<p>کی نذر باکی لال پیش نظر طرانی بن خندق کی بافتار تها اوس پنج کافره سار گمانین تہین تین اور زرہ سار جرم فقرہ او سہین جلعہ سدا بس اوس شکل کو شاہ صاحب فار تہی سہ کار اعلیٰ بن نیری جہا کردن عید کی خادمان حضور کیسوت پیش نماز رسول سیاہ ایک ایست تہا اوسکو عفا اور یک چوبہ سر کناچوگان تہا تہا ایک محضرہ اوسکو چون نام پست شریف اور وہ حوض کا تہا تہا ایک اوسکو راعلیٰ بن جہا قوج ایک عبدان کا تہا ہی بول بلورین تہا ایک و شیشہ کا جام طخار اور بری ایک پتل کا تہا یہ چتر کی برتن خوش نام تہا تہا ایک بعد اسکندر آئینہ کا کہ مقرر اص و مسو کی اور سر فلان کہی دیکھ کر آئینہ میں جال اور اسی کہ آئینہ کا دیکھنا کہی انی آنکھوں میں سر سدا کا چشم کلگون میں سر سدا اوفن آنکھوں کی عریہ بقران وہ مجرب ہو یا کہ بر یہ ہو تہا ایک باٹ اور ایک پانہ تہا فراش ایک تہا اور ادم عوب تہا ایک خاتم خاتم الالابیانہ تہی دوموزی سادی ہی سکر تیز تہا اوتار نامی ایک سنگی بر شکر</p>	<p>ہوئی شاد اولو العرم خیاب علی کو عنایت کی وہ ولفقار لا فتا الا حلہ سیف الا ذوالفقار کہ تیرا حزر آفات تہین بہت خوب خوش صنع تہا وہ جہا بہت کہتی مگر وہ اور ناگوار بڑا اور حربہ تہا ایک شان اوسی آگی کی چلی تہی دور و بنائی تہی شتر اوسی ہی عوط کہا کرتی تہی شاہ گردان تہا کہین حضور اوسہ کیکہ لگا مثال عصا تکیہ خاص مہام کہ اوسین نشان جہر حوض کا رکھا تہا مغیشاب کی اوسکا کہ کرتی تہی شبکو حوض اوتار کسی باد شہی وہ ہجیا تہا جہا تہا باخی ا ایک مہنک بیا اسی رکھ کا صا ادم تہا کہ آئینہ اوسین ہا کرتا تہا اوسی رعبہ میں تہا تہا جہا وہ صراف کی صنعت بکرا جہا ہی زیاد و لرو سکوجو جہا دو عالم کو ذوق بہ کرتی خدا کسی کی طرف کرتی ہونے کا اول آنکھوں چاروں میں جہا مگر صرف شانہ میں تہا ہی تہا یہ صاع و دچو یا سنک کہ حشو و سکا تہا تہا جہا کہ اوسکا لک اور جلعہ جہا بجاشی تہی ہر یہ کیا تہا اوتار اور ایک طینا نو کج خط و اوتار</p>	<p>کی اپنی اپنی اختیار شد این صحیح نامور شہر لا فتا الا حلہ سیف الا ذوالفقار تہا ایک ترکش اوسکا ہی اوتار سپترین تہین نزد الاخاب رکھا آپ کی اوسپا لیکار تہا کہ کہی تہی مضیا اوسی ذی قلم کلچ اوس کی استی کی اسطر تہی دو مغفر سوزن میں جہا تہا سادہ سفید ایک جہا اوتار و لنگائی تہی اوشہ رسا تہا بعضی شاخ اور تہا ایک نصیب اور ایک تہا قوج صورت جہا تہی چاندی کی تہا اوسین تہا وہ رہتا تہا زیر سر سدا طخار ایک سنگی تہا نصیب ایک اوتار چرمین تہا شکل تہا ایک تہا ہی صاحب نسا تہا اوس بعد میں چار خانہ بنا وہ صند و چہ تہا کہ ازراہ دو خط و خال و روی جہا ہی ہی دیر کی قابل ایسا حال کرو غور ای عاشقان تو کس سہ ہر مہی صاحب تہا ایک شانہ حاج و مقصد اور ایک قصد تہا صنی کا پنا کی سنی کا خوش رنگ تہا پلاس ایک تہا کی وہ تہا اور اوسکی نگینہ پیا عوجا تہی سکا رین تہا ہی سرین بیام سجا ایک جامہ تہا</p>	<p>مکرتی تہی اوسکو جہا از نہا نشان دی و صاحب جس ستر حقیقت میں تہی ہر تہا اومی کر ایک تہا سرخ خا تہا ایک بال نقش شکل عفا وہ صورت ہی تہا تہا ہی کی اور ایک تہا خورد تہا عود نام کیسوت خدام تہی کہوتی اور ایک تہا نام تہا اوسکا کن کہ سکر سفینہ وہ ہوتا کرا اور اکثر اوسی تہی تہا کہ کہی تہی اوسکو ذی حلیب کہ ران کہی تہی اوسکو حوض تہی لنگائی کی فقر کی دو کر اوتار کی تحفیف تحف تہا حضور معلیٰ کہہ کرتی تہی کہ کرتی حضور اوس شکل کہل اوسین تہا تہا جہا اور اسطر کا کار خانہ کیا تہا مقوسے نزد حضور وہ قادر کہ قدرت بکرتی نظر کہ ہو بمثال اور کمال اشتال کہ جب سپہ نوت کا گاہ خدا ہوتا ہو گیا ہو ہوئی شا ہی پشت سلخافہ کا استخوان تہی جہا اوسین معلیٰ بہت خوش کہ تہا سراج کا اوسکا جہا ہی شبکو تکیہ کیا کرتی تہی کہد تہا محمد رسول حبس جہا تہی میں ابل سخن تہا ایک سیاہ ایک دستا کا</p>
---	---	--	---

برای خداوند نور و نور کا
بسیار باب بر کار کا سبب
جی با خاندین حقوق رسول
ای اول بی از حقوق خدام
کرن اوسکی اقتضای سبب القییر
قیح اوسکا اسلام پر گاہن
یہ لازم ہی ارباب اسلام کو
اور ایمان صادق ہو واجب
خدا کی کہا ہی کہ ای مومنو
اس آیت کو تم کو دل سی سو
کجسی اطاعت پیغمبر کی
رسول اپنی کی طاعت اور شل
وہ واجب ہی کرنا کہین چو

پہی سرگردار وین کا
مواہب ہی کہا ہی کو آختا
خاتمہ
کر ایمان محمدیہ اورین تمام
قال اللہ تعالیٰ فاصبروا لیل و نهار
جو ایمان محمدیہ لایا نہیں
بحال کی سوائی احکام کو
واللہ تعالیٰ اعلم الذین امنوا علیہم السلام
خدا اور بی کی اطاعت کرنا
من یطیع الرسول فقد اطاع اللہ
بیس اور بی اطاعت کی اللہ
کی طاعت کی انبی متیل اور شال
کہ ہی حکم حق حکم او کا سبھو

لکھنؤ دوس دو گامین کہا ہی
بانواع رحمت ملو اور سلام
خاتمہ
رسول خداوند عالم و قاتر
قال اللہ تعالیٰ فاصبروا لیل و نهار
حقیقت ہی ایمان کی بس
شہادت رسالت کی او کی مام
واللہ تعالیٰ اعلم الذین امنوا علیہم السلام
خدا اور بی کی اطاعت کرنا
من یطیع الرسول فقد اطاع اللہ
بیس اور بی اطاعت کی اللہ
کی طاعت کی انبی متیل اور شال
کہ ہی حکم حق حکم او کا سبھو

نمود ہی اوسکا سبب پائنا
سبح نبی بیسیج باب ہر دم
کہ است یہ واجب ہی کرنا قبول
جولایا ہی از نزد پروردگار
کہ ایمون سلمان کامل یقین
کہ سچی محمد کو برحق نبی
بصدق دلی بن زبان ہی م
تو لازم ہوا اتساع رسول
اطاعت نبی کی کر و ہر زمان
کہا حق تعالیٰ ہی فی و ستر
کہ لطف اور نوازش ہی اللہ
ہی ہی او کی حکم پر سبھو
ہی واجب نہ لین نام او کا

ما اتیکم الرسول فخذو وما نهاکم عنہ فاجتنبوا

خدا کی کہا بندگان خدا
خدا کی رسول خدا سی کہا
کہ ای اہل ایمان خدا کی تین
مقام حبیبی کا ورتا میرا
سجایا نہیں اور نہیں عجیب
کہ تعین ہی اوس مالک کی قسم
مسلمان نہیں وہ جو تیری
پیغمبر کی ایمان ہوئی مختلف
کیا ہو جو کہ حکم توئی انہیں
اشارہ دہی اس مراتب پہ
جو حکم محمد ہو مائیں وہ سب
کہ اپنی پیغمبر کی تابع زمین
حباب رسول خدا ہی کہا
کہ روئی اپنی ہیست خصال او
رہو در انسی جو ہیں جنات
رہی راست ہی جو کوئی کہ سب
خلاف پیغمبر کسی رہ گاہ

خدا کا ہر زبان لاؤ گا
قل انکمتم بحبوت
اگر دوست رکھتی ہون تم یقین
عنایت کری تمکو رب العالما
کہ محبوب عالم ہی تو ای حبیب
وقال سبحانہ فلا ربک لا مومنین محکم
نہ حاکم کری اپنا با صدیقین
وہ چیز کو حاصل ہوا بتوفیق
سب اسکی مطیع اور تابع ہیں
کہ او کی اطاعت کی کر راہ طر
اور اللہ کا حکم حائین وہ سب
دل و جان ہی او کی اطاعت
ہی لازم کر تو میری شہادت
بظاہر باطن باخلاص
کہ ربک محمد ہی عت کی با
وہ خیر سی بیجا چینم گیا
کہ ہرگز منزل خود او سبھو

اگر وہ رسول خدا کو
قل انکمتم بحبوت
اگر دوست رکھتی ہون تم یقین
عنایت کری تمکو رب العالما
کہ محبوب عالم ہی تو ای حبیب
وقال سبحانہ فلا ربک لا مومنین محکم
نہ حاکم کری اپنا با صدیقین
وہ چیز کو حاصل ہوا بتوفیق
سب اسکی مطیع اور تابع ہیں
کہ او کی اطاعت کی کر راہ طر
اور اللہ کا حکم حائین وہ سب
دل و جان ہی او کی اطاعت
ہی لازم کر تو میری شہادت
بظاہر باطن باخلاص
کہ ربک محمد ہی عت کی با
وہ خیر سی بیجا چینم گیا
کہ ہرگز منزل خود او سبھو

کروست ہی منع جسکو کری
یہ امت سی اپنی کہو مصطفی
کہ تم کو رکھی دوست اپنا خدا
تیرا سخوت کرنا ہی ہے انا سر
کہ تیرا محب ہی موجوب ہے
جو تیرا ہی رب ہی شفیع الامم
حکم محمد کو کر ہی نہیں جب تک
نہ تکلیف سید و نہ کچھ شک رہے
تیری حکم کو جان لین حکم رب
او نہیں سچا نہیں اپنا امیر اور امام
یہ لازم ہوا ایک صاحب دل کو
کہ کہا ہی انسی حکم ناطق کا نام
کہین جتنا شرح و احکام دین
کہ او کی حکم میں نہیں کچھ خلل
خدا لالت دلالتی ہی موجوب
بفقد و سب بار سگرشتی الم
کہ است تیری جب کری کہی

برو اسنان ہی ایسی نیک ہو
پس ایسی کری جو گوئی کرے
بوصف ایسی کثرت کی جو متن
اور ادون آفتون سی رکبا پتہ
بلائی بین جو کوئی پسند
اوسے دوست کیونکر نہ دل کی

کہ آخر کو کماں روز خانی
اور اس طرح کی نیک گوئی کرے
سو یہ ہوں اور پادار کی گہر
جن آفت سی خالص ہو نہ گاہ
اود کا فہر جو اور جہر گیا
فدا اکسب کیونکر نہ ہر دم

کیا اخلاص ایک حسرت کی
گہر ہی ہوں بہت حسرت کی
انہیں ہرگز ادون غموتوں فنا
بلائی ابھی بہت بد بلا
پس اس فقرات سی ہو گیا
بایں حسن احسان انعام و جا

نہ ازل ہی زود ثابت مثل کا
کہ جن نعمتوں کا بنیان کچھ تار
اور خانی انہیں رہنمائی بنا
ہو یارب اوسین کوئی مسئلہ
دیا حسرتی ادوس ہر نعمت میں ال
کہیں کہیں نہ سران سیر خواہ

ہیں ای غوث جو نہ کان طبع
جو ہر جامع خلق و حسن حال
محبت اور الفت ہماری جان
وہ ہادی راہ ہر اکون ہی
وہ بی شبہ عاشق ہی شوق
جو اخلاص خاطر سی لایا ہی
اور اس بات کو دل کی پکا پکا
محمد کی عاشق کو ہر موطن طالع
بہر دو نوہن مزموم و ملازم ہم
جو کست بنی کی ہی و سپر دم
کرین ازلی حیرت کا نہت اہند
جواز نہ اوسنی کرین زنبہا
ہی امت کو لازم کہ اول کسند

بانواع رحمت صلوات اور سلام
ہی جکی نصیب ہونے رحمت
جو ہر جادی لطف و فضل کا
ہی اکثر اور او فرمان ہر
محمد خدا و مذکور کون ہی
کہ ہی خاص مشوق الدکا
وہ عشق و محبت سی خالی نہیں
کہ ہی ترک خواہش پائے سکند
علامات الفت سی ہی نال
وہ زاید ہر ایزاد وہ کہ ہم
ہرین قائم اور دل کی کہیں
کہ ہادی ہن وہ مشدہ تا
بجالاتین تا وسعت و خفا
رہیں عاشق اور جان دل فدا

بروح ہی ہر سچ بار نام
وہ او سکوند کیونکر کہیں و
پس آن سید کل علیہ السلام
محبت بہادی زراہ ہدا
اور ایمان جو کوئی لا بیج
مسلمان کو عشق ہی ہی ہو
ولیکن خدائے اعظم انہیں
کری جو کوئی ترک شہوات کا
ہی صادق محبت طاعت کا
اطاعت محمد کی ہی جان دل
ہر زور سلوک طریقت و قوف
جو کچھ اون کی ملت کی احکام میں
وہ عاشق ہیں امت اپنی ملام
علامات عشق ہر سیر سی جان

نہ ازل ہی زود ثابت مثل کا
کہ جن نعمتوں کا بنیان کچھ تار
اور خانی انہیں رہنمائی بنا
ہو یارب اوسین کوئی مسئلہ
دیا حسرتی ادوس ہر نعمت میں ال
کہیں کہیں نہ سران سیر خواہ
اندل و جان سی ہوں کیونکر
ہی مستوحسا سکا کہ ہر دم
ہو اولاد و نفس اپنی ہی
کہ حسین ہو شبہ و رب فریح
کہ عشق ہی سچ دل کو سرور
ہی و بعض کا کتر اسی نامور
اوسیکو ہی عشق اس کرامات کا
ہی صلوات طاعت محبت کا نام
محمد کی شاعت ہی ایمان دل
رہیں اور بحد مشرب و قوف
کہ واقع میں مکان اسلام ہیں
حامد الصلوٰۃ او علیہ السلام
ہی ذکر پیمبر کی کثرت ہر آن
ہو جس شی سی الفت کسی کو کہیں
کہ عاشق ہی اون پر خدای چاہ
نہر کہی بن اس کر کی اور کام
کہ وہ دل ہی اس قاعدہ کو قبول
ہی توفیق و تحظیم لازم مدام
صحابہ میں ہوتا تھا ذکر آپ کا
کسی ایک میں بندہ رہتی تھی تا
کیا کرتی ملحوظ تعظیم و شان
اور اسی تابان رسول زمان
ہن اس عشق کی دین تابان ہیں
اوسیکو محبت ہی الدکی

من صاحب شمع اکثر ذکر

ہی ای غوث سچ و واقعی البشیر
ہو ذکر او سکا ہر آن روز زبان
ہی محبت مشوق عاشق خالص
ہی و سپر ہی عاشق کی شفقت
کہ جس وقت ذکر پیمبر کرو
ہو دل پر غم و درد و جھو و فراق
تو کر کی خوشی اور گریہ کمال
کہ ذکر آپ کا کر کی ہر محبت تکنا
سرغام ای غوث عالی گہر
محبت محمد کی حسب کو ہنہو
محبت محمد کی ایمان ہی

کہ ہی ذکر محبوب سی زندہ جان
کہ عاشق نہ مشوق سی ہو جان
جو ذکر حبیب اوسکی الی کری
تو دل کی توجہ کو او دہر کہو
ہو دہر کا مشوق و شوق
اور ادنی کچھ ہی تھی تو با
غم ہر سیر دل چوشت نہ لایز
کہ اغیار اور بار کو ہر جنبہ
نہیں اہل اسلام کا فریاد
ہی ایمان تہ اور ہر جان ہی

ہی کیا خوب تر کہ اسہن
کہی ذکر مشوق عاشق مدام
اور اسی ذکر ان جاب رسول
بہنگام ذکر رسول انام
جو بعد از وفات رسول خدا
زبانی حبیب آن جاب
یونہیں تابعین اور اتباع شہا
کامی بندگان خدای جان
محبت محمد کی ہی افضل ہیں
محبت محمد کی جسک ہوئی

ہی ای غوث سچ و واقعی البشیر
ہو ذکر او سکا ہر آن روز زبان
ہی محبت مشوق عاشق خالص
ہی و سپر ہی عاشق کی شفقت
کہ جس وقت ذکر پیمبر کرو
ہو دل پر غم و درد و جھو و فراق
تو کر کی خوشی اور گریہ کمال
کہ ذکر آپ کا کر کی ہر محبت تکنا
سرغام ای غوث عالی گہر
محبت محمد کی حسب کو ہنہو
محبت محمد کی ایمان ہی
اندل و جان سی ہوں کیونکر
ہی مستوحسا سکا کہ ہر دم
ہو اولاد و نفس اپنی ہی
کہ حسین ہو شبہ و رب فریح
کہ عشق ہی سچ دل کو سرور
ہی و بعض کا کتر اسی نامور
اوسیکو ہی عشق اس کرامات کا
ہی صلوات طاعت محبت کا نام
محمد کی شاعت ہی ایمان دل
رہیں اور بحد مشرب و قوف
کہ واقع میں مکان اسلام ہیں
حامد الصلوٰۃ او علیہ السلام
ہی ذکر پیمبر کی کثرت ہر آن
ہو جس شی سی الفت کسی کو کہیں
کہ عاشق ہی اون پر خدای چاہ
نہر کہی بن اس کر کی اور کام
کہ وہ دل ہی اس قاعدہ کو قبول
ہی توفیق و تحظیم لازم مدام
صحابہ میں ہوتا تھا ذکر آپ کا
کسی ایک میں بندہ رہتی تھی تا
کیا کرتی ملحوظ تعظیم و شان
اور اسی تابان رسول زمان
ہن اس عشق کی دین تابان ہیں
اوسیکو محبت ہی الدکی

جنت حرم کی ای خوبصورت
کدو خزان وہ لای میں سو
تانی کری و سکی آیات پر
کری وکی وعدہ ہی ل شاد کام
ہی سنت کا او کی ہی لازم
سلف کی تمیہ جو تہی نیک نام
بر بزم حدیث رسول ز من
کرن آئی دالی کی خاطر قیام
کوئی نشاد ہو یا کوئی ہو مول
کفر کی کسی کی طرف کو نکاو
او نہیں ایک کدم فی وائیں
کیا آسمان دار نیلا او نہیں
نہ لکی قطع ہرگز حدیث او نہیں
ولا از علامات عشق رسول
صحابہ مجھاجر اور انصار
جلیہ خدا کی پیہر ہر صلہ
جوان دوستو سنی کی دشمنی
نصیحت اور سعی کا التزام
ہر حکام میں ان کو نقص اور
چون تاب نہ سہت مصطفیٰ
محبان محبوب ہیں پیہر
کہ کردین برحق کا خانہ خواب
ہیں جتنی توجہ انکی با صدف
سعادۃ اللہ اس قوم کی دشمنی
کہا دوسین ہرایت کری دراز

ہی عشاق شہ کی بلا نہ جان
کہ سبابت او سکی نوا کرتی
کری خود او سکی کنایات پر
وحید او سکی ہی کہا فی ہشت
مسلمان کو دوست رکہنا تمام
وہ رکہتی تہی او سپر تمام
تعلیم کے کرنی تہی او خصل تن
اگرچہ وہ سپر و روم و شام
نکرتی وہ قطع حدیث رسول
اگرچہ وہ مفلس ہو یا بادشاہ
کیا مار کر نیش زار و زار
کیا زعفران زار سیلا او نہیں
رکہا پاس آداب و قول
بڑی بات یہ ہی کر اسکو قبول
جو حضرت کنی تیار ارار سب
قرب خدا کی پیہر ہیں فیروز
تو واجب ہی اس شخص دشمن
مصالح منافع میں انکی دام
نہ آئی دین انکی طبیعت اور
جو میں صالح و عالم با صفا
رفیقان شاہ عربین پیہر
وہ میں کہوتی برعت بدگاب
ہی از واجبہ موجبات نجاشہ
ہی قہر خدا اور فہر نہ سب
قال اللہ تعالیٰ قل لا اسئلكم علیہ اجر الا

اور او کی نہایت الفت
نہ بظن اور او سپر عمل
تقصیل او سکی کو دیکہ بحث کر
جو حامل ہی قوتان کا وہ رسول
ہی قرات حدیث او کی کی ناہ
کہ وقت حدیث رسول عرب
وہ کردہ رکہتی ہی او خضیف
کوئی آئی یا او سکی جاوی کو
بوقت ادای حدیث نہ سب
امام ایک ناک جہر میں متقی
کیا تن بدن سر سبز و زور
مگر او سنی صبر و تحمل کیا
نہ جنبش کے اور کچہ لا تحمل
کہ از اہل بیت رسول خدا
ہی رکہنا انہیں جان ل غمی
جوان صاحبون ہی کچی و تر
ہی شفقت سے ت پر او کی خود
جو جس کلام میں انکو نفع و ظلم
ہی لازم کہ انسی نہ ان شکار
بس ان سب کو ہی سوت کہنا فخر
ہوں جہاں فساد ہی کندہ
بس ای اہل دین کر تو اسکو قبول
ہی انکی عداوت ہلاکت کبات
کمال حب بغض ای نیک نام
قال اللہ تعالیٰ قل لا اسئلكم علیہ اجر الا

بی تفریح و دست و پاشان
ہی لازم پیہر ہی حکم خود جل
مثال او سکی کو دیکہ وقت کری
ہو جس نبی پر پیہر خزان قبول
مسلمان کو لازم ہر ایک ہر روز
مردوب وہ رہتی تہی اور با اوب
کہ وقت ادای حدیث شریف
نکرتی وہ قطع حدیث نبی
نہ تعلیم دیتی نہ ہی کسب
وہ پڑھتی تہی یا ایک من حدیث
کیا جسم سر تابا پا لا جود
مثال کیا اور تامل کیا
کیا وقت قرات نہ تبدیل حال
اتفاق پیہر ہی جن کو رہا
کہ میں پیہر رسول خدا کی عزیز
اوس کی کو ہی یا ان ہی دستر
کہ روح تہی کو ہی انسی سسر
کرن یا دوسین سعی اور دین صفا
کرن یا بقدر و دفع مضار
کہ ہی پیہر گردہ محبت حضور
اور او سنی جو میں ہی شعا
کہ اصحاب و از وراج و آل رسول
ہی خوار ہی مصیبت فلاکت کی بات
کسی چیز کا ہی اسی پر تمام
جو مستحقات او سکی ہر روز ہر روز

المودة في القرني وقال الله تعالى انما يريد الله ليلن هب عليكم الروح حسن اذقل البليت
جو میں اہل بیت رسول جہا
شعاع او کی انوار کا آسکار
انوار او کی جو سنو ہرین شکار
خدا اور بندو نکاحان پر سلام
کہ میں پیہر جہت خدا
ہی عالمین کا الشمس فی انہا
علی ابن عبد رسول خدا
ہو نازل شمع روز جمع شام
انہیں ہم ہوتی ہی دلچسپ
و بیطہر کہ نظم صبرا
خصوصاً جو میں فاطمہ خوش
اور او کی جو فرزند میں عزیز
پیہر سنی آیات تعلیم میں
پیہر صاخبہ و کی پیہر میں
میں الا المودة کی قربان

اصحابی سادات ہیں بار بار
کہاں ہر کسی ہستی و سکائی
جہلت لائی آل طایا قرضہ
نما غالب المبعوث لہر اعلیٰ لہر
سو انکی اصحاب جنہر الانام
جو ہیں اہل سنت جماعت و سب
پیغمبر کی اصحاب کی شان میں
کہا پھر ان اصحاب کی شان میں
مہاجر اور انصاری کی شان میں
نبی کی مطہران کی شان میں
یہ آیات قرآن کا ہی بیان
کتب میں حدیث کی ہیں رسم
جو میں مسلمان کا صحابہ
بامہر جناب رسول خدا
ہی لازم کریں انکی منہج و شان
سب ان سب کی طرف درست گام
وہ مطہرون ہی جو کہ اہل بیظہر
در اساط کی حق کی کریں معرفت
حدیث رسول اور کلام حق
انہیں سی ہوئی عزت اسلام
ان اصحاب کو کیوں کہی نام
یہ قرآن میں دی ہی خدا کی خبر
پڑا اسی سخوت بہ صدق و سخی
کہا کہ میں اور فرشتی نام
رسول خدا کی مکی ہی بات
نسائی فی زاید کیا اور دیند
کہا غوث فی جو بہ فضل الہ
وہ جو کہا کہ کربشت گما
تو اوس شخص پر تھی غرض کا نام
رسول خدا فی یہ ہی خبر
روایتی یہ ترفہ ہی خبر

بہی ترخہ انکی محبت برابر
ہیں خبر کی اوسکی طاقت کین
ولنعلم قول لقائل
تبلیغہ الامورہ فی القلوب
ہیں لغت محبت کی لقی نام
صحابہ کا کہتی ہیں غلو اور
شکل رسول اللہ والذین معہ اشتد علی الکفار
لقد رضى الله عن المؤمنین اذ باعوا ناک
والسابقون الا ولون من المهاجرین والانصا
یوم لا یحییٰ الله النبی واللہ انما وہ
سوا اسکی ای زکوہ و سوا
کہاں تاب تحریر الہام
اوسی جاسی یون کردہ و سوا
ہی انکا حضور اتباع جہت
کہ یہ غسل مسنون ہی آیا
ہی شدت سی خبر اوسخ نام
وہ ملعون ہی جو کہی حق نہیں
ہر ایک کی کریں قدر و منزلت
انہیں نہی ہوا شہر ناجی
انہیں سی ہوئی شہرت نام
کہ ہواں پر رحمت خدا کی نام
ان اللہ و ملکہ یصلون
کہ تر اعراب موسیٰ فرود
اللہ صلا علیک و علیٰ آلک و علیٰ
کہ ایک بار بھی جو بحر صلوات
کہ دس دس کی مکی ہوں بند
معاف اوسکا جو عمر بہر کا گناہ
تو بخش ہی بہر کون غالی را
خدا اور خدا کی فرشتی نام
کہ جیسی قیامت کو نزدیک
صحیح اور ثابت ہی ہا ہی محترم

جو کہی انکی لغت کی ترخہ سی
انہیں کی ہی لغت دل و سخی
جو مخصوص محصور ہیں بہر
ہی تو قیود تعظیم سب کی ضرور
پیغمبر کی محبت کا کرنی ہیں کیا
شکل رسول اللہ والذین معہ اشتد علی الکفار
لقد رضى الله عن المؤمنین اذ باعوا ناک
والسابقون الا ولون من المهاجرین والانصا
یوم لا یحییٰ الله النبی واللہ انما وہ
سوا اسکی ای زکوہ و سوا
کہاں تاب تحریر الہام
اوسی جاسی یون کردہ و سوا
ہی انکا حضور اتباع جہت
کہ یہ غسل مسنون ہی آیا
ہی شدت سی خبر اوسخ نام
وہ ملعون ہی جو کہی حق نہیں
ہر ایک کی کریں قدر و منزلت
انہیں نہی ہوا شہر ناجی
انہیں سی ہوئی شہرت نام
کہ ہواں پر رحمت خدا کی نام
ان اللہ و ملکہ یصلون
کہ تر اعراب موسیٰ فرود
اللہ صلا علیک و علیٰ آلک و علیٰ
کہ ایک بار بھی جو بحر صلوات
کہ دس دس کی مکی ہوں بند
معاف اوسکا جو عمر بہر کا گناہ
تو بخش ہی بہر کون غالی را
خدا اور خدا کی فرشتی نام
کہ جیسی قیامت کو نزدیک
صحیح اور ثابت ہی ہا ہی محترم

جو کہی انکی لغت کی ترخہ سی
انہیں کی ہی لغت دل و سخی
جو مخصوص محصور ہیں بہر
ہی تو قیود تعظیم سب کی ضرور
پیغمبر کی محبت کا کرنی ہیں کیا
شکل رسول اللہ والذین معہ اشتد علی الکفار
لقد رضى الله عن المؤمنین اذ باعوا ناک
والسابقون الا ولون من المهاجرین والانصا
یوم لا یحییٰ الله النبی واللہ انما وہ
سوا اسکی ای زکوہ و سوا
کہاں تاب تحریر الہام
اوسی جاسی یون کردہ و سوا
ہی انکا حضور اتباع جہت
کہ یہ غسل مسنون ہی آیا
ہی شدت سی خبر اوسخ نام
وہ ملعون ہی جو کہی حق نہیں
ہر ایک کی کریں قدر و منزلت
انہیں نہی ہوا شہر ناجی
انہیں سی ہوئی شہرت نام
کہ ہواں پر رحمت خدا کی نام
ان اللہ و ملکہ یصلون
کہ تر اعراب موسیٰ فرود
اللہ صلا علیک و علیٰ آلک و علیٰ
کہ ایک بار بھی جو بحر صلوات
کہ دس دس کی مکی ہوں بند
معاف اوسکا جو عمر بہر کا گناہ
تو بخش ہی بہر کون غالی را
خدا اور خدا کی فرشتی نام
کہ جیسی قیامت کو نزدیک
صحیح اور ثابت ہی ہا ہی محترم

که بخند سی همیشه مراد
که او دانشانی دوم اورسپی
تو او سنا سلام آپ لینا بنون
که خور بر جو سبکی نام
سی ارشاد مقبول رب جلیل
ایلی چون کعب ابل صدق صفا
پس این دعا سی بن که بقدر
که اتوبی مختار بر جبر قدر
کذا میند و دلت چون تب کها
ای که ای سکنی جبریهات
چو آب که گوی سب و شک
کبره صیغره جو چنسی خطا
عمر این خطاب فی ہی کها
او که فی نهین ہی بجای قبول
که تا جاکل تیر دعا بی حجاب
اجانب سول حسد انی کها
که ایدین مجلس من که در گنج
تو نون هی که دلت منی هی کبر
تو بودگی حسرت قیامت کی رو
کرن کی پهرمان اوسن هم کا
بهر مطلبی انجا به تحریری
بیان هو که باهری از حد صر
بیه شامل ہی خیرات کونین کا
هی بهر ورور در دلد کادو
حقیقت من ای خوف نرد درو
جس از اسی سخن به فرما
هی اسم اعظم هی اسم عظیم
پ بعضی شایخ سلی ارشاد
تو لازم ہی طالب که بر دم فرود
تو بر آن صاحب کسوری
اوسی جو که سی طالب و قیث

و در سنی بن ندوی دین
محمدت جو سبوری داری
جواب سلام و سکودینا بنون
بیهی دی مجر در و در سلام
دری آدمی چی خیل و خیل
بیهکت هی ایک روز مینی کها
کرون شیه صرفای شتا جو
زیاده کرسی تجکوی خوبه
جو که چایی قواس سزی کرسو

اورست کاسیری سنا او پیر
بی ارشاد خاص رسول ام
جودالدی داو و مسعود کا
روایت هی بهر تری سی لکی
که سکر میرانام عالی مقام
که یامرل خاص رب و دود
بیه فرایسکر جو که چایی نو
کین میند نصف آب کینی لکی
که ایدینی انی دعا کی معام

اذا ابکفی هک و یعرف ذنبک

کفایت هوسب تجکوا و یک بیک
هو ای گور حمت سی بخشی خدا
که اندر میان زمین و سب
هونوهای رحمت کا و سپر نزل
لکی دعا کی برف پرشتاب
به تحقیق کی اوسی تخرضا
او را کس بزم سی بهر بنون
جو مجلس هی مرداری گنور
وه مجلس تمام اون کو بادور
پهر ارمان کرنی سی کافایدا
مدارج من تحریر و تسطیری
هی بنیاد اوراق کی کین
هی دنیا کا و آخرت کا هلا
هی هر ایک مرض که اسی هی شفا
هی و در مبارک بفضل و دو
بیهی اوس مرض کا خیر علاج
هی اسم اکرم هی اسم کرم
رگی یاد جو صاحب ادبی
همیشه کبی اترام درو
هی لازم باداب بهیست
هی اسی بوجه شستن تر شیت

تیرا خشتا جادی تمامی گناد
هی راوی ان قوال کا ترندی
دعا انکی رستی چی بیک بو
روایت هی بهر تری سنی
هی مشکو تین ان حدیثو کلور
که سکر سید او که کینک
بغیر و بهیجی در و در سلام
که ایدیک مجلس من جو بهر کر
اگر چه در اوین کی جنت من
سدا عیش و دران کها تا انهر
غرض بهر که با کجلی ای نکتا
فوائد اسکا بیان هو مقام
نه دنیا بهر رخ نه حشر کادور
بیه سنج هی انواع بکات کا
کونی اسکی معنی سی کج خبر
هی اسم عظم کرم سیج
لکین سلیمان که تا بنین بود
که صوقت من هی گرامی افتر
هی الترام صلو و اور سلام
حضور ہی تک علیه اسلام
بهنی مرشد کامل طایف

و در سنی بن ندوی دین
که کربانی کونی نه تجکوا سلام
و در راوی سی قیاس قول مجر
معاذ الله از بد دعای بی
به بیجی جو جبر در و در سلام
بهت بهیجی امون من تم بر درو
که ایدینی تارید ای نیک فر
زیاده کرسی توبی بهر تری
نماین برین بهیجی در و در سلام
لکی کرنی ارشاد دعا صفا
هو بحر غنایات و فضل اله
نهی برکت نام پاک نبی
نهی بر به بیجی تو هر که صبور
هی لازم چربی اولی اخرو
جو راوی فی مذکور کین کینی فکر
انین جیجی در و در سلام
جوین سید خلق خیلانام
به بیجی در و در سلام است
رین کی و ان کبی حشر تین
گیادت پهر تا تبه آمانین
فضایل فواید کسکات نام
جو فی فضل در و در و در
رپی و در و سی اسکی بود و درو
هی مفتاح الواب خیرات کا
که هر حرف من اسکی هی کیا
هی اسم کرم سیج
همین اسم عظم بر کند بود
هنوش کمال نکل اگر
طریقت کی سالک که وصل هی
هی هی طریق رسا لا کلام
بیهی هادی عزاد ابل نقین

سوا اسکی جو کچھ کہتی ہیں جان
ہی اسکا بزرگ نام ورنام دار
ترجہ و کثرت خیل دین کا شہاب
کچھ کہو آباد انہوں کی کسب
جدادری ہی ارادت میرا
جنانکہ میرا سرچ تازی زراں

سیری قوم کا قیام ہی نشان
بہشت برین میں ہوا سکادار
جو تہا ملک تو راجا آفتاب
روہیلون کی شکرت کی ہی شاہ
بن حافظ الملک نسخہ قفا
بن حافظ الملک نسخہ قفا

ہی والد میرا بھی وزیر کا
لی اسکو نعمت حسن ہی تمام
میرا دل اسکی از فضل رحمان
نہ پتی تاج شاد و سرور وزیر
وہ قرآن حافظ امیر صد
وہ قرآن حافظ امیر صد

رکھی اسکو رند و جدایا نام
ہو محمد و اعلیٰ میں انکا مقام
ہوئی بالکرت نگ ہندوستان
ہی خود حاکم و بادشاہ و امیر
ہو اچانک اعداؤں میں شہید
ہی اس بحر میں سو لکھی اپ بہا

مقطعہ تار سنج

اذا امتحان المضيق والكبد

عانت المصطفى عا

سئلنا من الله تاج

فقد قال فحنته دخل

سنتہ بحر

خدا انکو محنت میں جیسی مقام
ہماری اور اہل بروز حسرت
کہ اسنی یہ حال رسول خدا
جو یہ محض اسنی الف کی
کو واقف ہوں سب اہل ہندوستان
قہر کی دھج کو ہی صلیلا
کہ کہنا چھی اسنیکہ روز
کی جبکہ اس مثنوی کو تمام
کہ روزی از غم پر سید بن
ہزار اور دو سو میں اسخ ش قفا
کیا مینی اس مثنوی کو تمام
شیری نام کا ہونوئی از وسین

شفاعت کریں تمام الاسبیا
باجزای معدود و محمل الکیا
زبان او سین ہی تازی فخر
میں ہون اخل مرہ دوستا
کہ لی آن کراس عمل کا صلا
جھان جلن گر ہون خشنو
سین نام مینی رکھا اسکا

نشان اوئی ہی میرا سودیہ
رکھا نام بال اسکا سلاک
کتاب اوئی کو جبکہ مینی پڑا
بروز جزا اخل حاضر ہو ب
الہی تخت محمد رسول
یہاں ہی سرولی میں لیا
میں تاریخ کی فکر میں اسکی یاد

روی انیہ محنت خدا کی درام
کہ مینی نام چکا محی فریخ
سرا با مرتب ذکر حسب
وہ سب تر حمد و ثناء میں کیا
منادی پکاری یہی میرا قلب
سیری از روزی کچھ یہ حصول
وہاں ہوئے نذر رسول جہا
کئی روز سی تہا بہت بظاہر
زہی لوح و لغت حبیب خدا
میں او سین محبت ہی علی
کہ ہر اول حرف مصرعہ میں ش
معانی و مضمون و محظوظ

سنتہ بحر

خدا انکو محنت میں جیسی مقام
ہماری اور اہل بروز حسرت
کہ اسنی یہ حال رسول خدا
جو یہ محض اسنی الف کی
کو واقف ہوں سب اہل ہندوستان
قہر کی دھج کو ہی صلیلا
کہ کہنا چھی اسنیکہ روز
کی جبکہ اس مثنوی کو تمام
کہ روزی از غم پر سید بن
ہزار اور دو سو میں اسخ ش قفا
کیا مینی اس مثنوی کو تمام
شیری نام کا ہونوئی از وسین

سرولی میں سیرا تو لا ہوا
تبارج چارم باہ صبیام
کہ عورت ایسی غزل ایک شعر
لیا کر مئی عشق کا پر کی جام
ورامی محبت نہ کہہ اور کام
نہیں تو یہ حسرت رہی کی
کہ جبکہ صفت ہی وف و حرم
کہ مینی نام چکا سلاک
محطری خوشی کی دماغ
کہ میرا مدد گاری وہ قدیم
الباب ہی شیشہ دل ہوا
بالو اع رحمت صلوات اور سلام

دیار سرولی ہی سرولی
کہ عورت ایسی غزل ایک شعر
لیا کر مئی عشق کا پر کی جام
ورامی محبت نہ کہہ اور کام
نہیں تو یہ حسرت رہی کی
کہ جبکہ صفت ہی وف و حرم
کہ مینی نام چکا سلاک
محطری خوشی کی دماغ
کہ میرا مدد گاری وہ قدیم
الباب ہی شیشہ دل ہوا
بالو اع رحمت صلوات اور سلام

خدا انکو محنت میں جیسی مقام
ہماری اور اہل بروز حسرت
کہ اسنی یہ حال رسول خدا
جو یہ محض اسنی الف کی
کو واقف ہوں سب اہل ہندوستان
قہر کی دھج کو ہی صلیلا
کہ کہنا چھی اسنیکہ روز
کی جبکہ اس مثنوی کو تمام
کہ روزی از غم پر سید بن
ہزار اور دو سو میں اسخ ش قفا
کیا مینی اس مثنوی کو تمام
شیری نام کا ہونوئی از وسین

عزل

خدا انکو محنت میں جیسی مقام
ہماری اور اہل بروز حسرت
کہ اسنی یہ حال رسول خدا
جو یہ محض اسنی الف کی
کو واقف ہوں سب اہل ہندوستان
قہر کی دھج کو ہی صلیلا
کہ کہنا چھی اسنیکہ روز
کی جبکہ اس مثنوی کو تمام
کہ روزی از غم پر سید بن
ہزار اور دو سو میں اسخ ش قفا
کیا مینی اس مثنوی کو تمام
شیری نام کا ہونوئی از وسین

لیا کر مئی عشق کا پر کی جام
ورامی محبت نہ کہہ اور کام
نہیں تو یہ حسرت رہی کی
کہ جبکہ صفت ہی وف و حرم
کہ مینی نام چکا سلاک
محطری خوشی کی دماغ
کہ میرا مدد گاری وہ قدیم
الباب ہی شیشہ دل ہوا
بالو اع رحمت صلوات اور سلام

الہی عشق کو کس کا سیر
نواب دو کو کج دنیا میں
کہی بیخیزل خوب سی کتاب
کہ یا بہ بخشا می رجال ما
قیامت کی دل وہ آباد ہو
خطا اہل شہر اسکی گل چین
رہی وہ معاویہ سیر آباد
کہ او میں خاص میدان کی خون
بروج ہی سچ یارب دردم

خدا انکو محنت میں جیسی مقام
ہماری اور اہل بروز حسرت
کہ اسنی یہ حال رسول خدا
جو یہ محض اسنی الف کی
کو واقف ہوں سب اہل ہندوستان
قہر کی دھج کو ہی صلیلا
کہ کہنا چھی اسنیکہ روز
کی جبکہ اس مثنوی کو تمام
کہ روزی از غم پر سید بن
ہزار اور دو سو میں اسخ ش قفا
کیا مینی اس مثنوی کو تمام
شیری نام کا ہونوئی از وسین

یا رب صل وسلم دایم ابد اعلیٰ بکتیک خیر الخلوک



افشید و تاریخ طبع منی نامہ از شایع طبع جناب محمد غیاث الدخان صاحب متخلص بقس سیر کربلا

ہزار اشکر کہ صبح اس ہی جلو دنا
ہمارا اختر طالع ہوا بھی و شمن
کیا ارادہ ہوئی کہ کبھی غنہ نہ
نظر جبر کو اور بھی کیا ایک آدم
ہو میں یہ خضر طبیعت فی زاد تبار
نہا نہ آپا یا سیری نام جب تیر
خیال دین ہوا جسکی اوکا غلغلی
سو نو ہر ہونگی یہ دیو دل و دہر
کہوں گے کیسی شکیں کو خوش تو کرا
ہو کر او کی جیت سی تر کس طرح
بلک و دو سو تنی زخم و کلو سون
اوئی ہی بحر لطافت سی بحر شیا
لکھوں میں حاضر زبان کی لکھی لکھ
و مان نکات کے اندر جلی جہاوت
ہیں خط لکامت کی جیشوا فی کا
جویش بہر جوش سی لکھی ہی جوش
وہ او کی دست مبارک ہی و سو خوش
جو کف دست کو شیش شمس شی بحر
شب جید رسالت کی سید کی ہی بحر
عدم کہا تھا کہ کوئی سو کس طرح
مثال شمع نمی و عین ہندوئی
نہا یہاں ہی مبارک سونگی تیر نکال
و شمس پای کا جیسے گل شمس خوش
جو ارادہ نام مبارک ہی اپنا ویر دنا
جو سختی ز غلجی ہن جہر بہر ہون
میں و کئی کر کا قرآن ہون ارادہ
سے اسکا نام ہی نام ہی و شمس
ایک شیفق شمس شمس شمس
بر جو جہر کی و عیارت بہر ہون

ستارہ طالع سید کار سیری چکا
کہ نور شمس و قرص سے ہو گیا
تو باہر میں سیری کا غنہ نہا یہ
غش آگ بھی ماند حضرت سے
شمس کس ہی شیا ہی جی تیر
نہا یہ پر دہ و دست سی لکھی
نہا منظر ہر نور خدوہ آئینا
کہ تہا نواس و دھرم و خان نام کو
لکھوں کہ کو جات لکھی بحر و دست
کہ ایک شاد سہی ہو گیا تبار
دو کی اسکی کئی ہی کام شمس
کبھی جو کہی کہی قمری و مان
کہ ایک ایک تہا نور خدا کا آئینا
چمن پہاڑ کر سائن شمس گیتا
خدائی لکھی یار وادہ خدایا
پیمبری کو خدائی تہا ازین شمس
ہمیشہ رخ ہی کہا نہا یہ
تو بہر شمس ہی و لکھی و لکھی
وہ لکھی لکھی ہی کہ خوش
جی ہی و سین شمس گیتا
کہان و ساق کہان شمس خوش
کہ سچا او سی نکاسی ہی کو کھا
جو کہوں جو کہی او کو کھوں
تو خا بہر ہی امی نام پاک ہو گا
نور مرگ کہان یار وادہ اصل
ہمیشہ نام مبارک و شمس ہی
نہا و سیر لکھی جان کہی اپنا
عین و شمس شمس و شمس
سچا ہی کہ و ساق طبع جلو

کہا جو خد دل ہن خوشی ہو گیا
شعاع شمس صفائی طبیعت نور
سیاہی شمس کی اور صفحہ جو
ہو جو ہوش جی شمس ہی لکھی
ارادہ دست کا ہی تو سہی تیر
رغم کر ہی صحت و کئی شمس
مثال شمس لکھی اب نورانی
وہ کہ مرگ جی کئی شمس
پیشی ہی کئی شمس نورانی
کری ہی او دان و کون کہی
وہ شمس سیر مارغ سی جی
کہوں کان جتہ شمس کئی
لکھی کئی شمس آب حیات جہا
منو اختر تابان لکھی ہی
صاحبی کر شمس لکھی ہی
جو و کئی شانوں تہا کون ہو
مثال شمس نور کون کون
لال ہی ہی غلا و کئی شمس
تہا ایک شمس پاک خط شمس
صفائی لکھی لکھی لکھی
ستون ہن و کئی قدم و لکھی
کہ کشتانی قیمت ہن شمس
نصیب کھا کھا شمس لکھی
دھابی ہی لکھی لکھی
دینہ ہن جی و کھا کھا
سنا جی لکھی لکھی لکھی
میں شمس لکھی لکھی
نہا کھا کھا شمس لکھی
وہ شمس شمس شمس

روا کھا کھا کھا کھا کھا کھا
دکھا را ہی جی اپنی نور کھا
جو دکھا شمس کھا کھا کھا
کہ لکھی کھا کھا کھا کھا
پہر و کھا نام مبارک نہا نہا
لکھی کھا کھا کھا کھا
سچا ہی نور خدا کہ کھا کھا
کہا کھا کھا کھا کھا کھا
مثال لکھی ہی قرآن کھا کھا
کبھی ہی شمس ہی شمس کھا
ہی کھا کھا کھا کھا کھا
کہ جسکو شمس کھا کھا کھا
امز العابد ہن ہن ہی کھا کھا
کہان بہت اب کھی تہا کھا کھا
دہا ہوا ہی و سچا شمس لکھی
تو کون شمس کھا کھا کھا کھا
کہا کھا کھا کھا کھا کھا
وہ کار شمس کھا کھا کھا کھا
عجب ہی شمس کھا کھا کھا کھا
کہ جسکو دیکھی کھا کھا کھا
اونہن ہی شمس کھا کھا کھا
جو کبھی ابرو و جہا کھا کھا
سچا ہی لکھی کھا کھا کھا کھا
نہا کھا کھا کھا کھا کھا
لکھی زمین کھا کھا کھا کھا
لکھی کھا کھا کھا کھا کھا
زبان کو سیری لکھی کھا کھا
نہا کھا کھا کھا کھا کھا
کھا کھا کھا کھا کھا کھا
کھا کھا کھا کھا کھا کھا

قصیده تارخ طبع نبی نامہ از سراج فکر عالی جناب مولوی محمد طحطاوی صاحب مستطاب

<p>کلیسای جهان بی کعبه بیانی و شایسته او هرگز به پیش قدم تو زمین نشین نگذاشت سواری که نهیمن غلامک ایستاده و مستعد سبکبار در گردن پلین بختی و آسپه برین دوی حشر است بخت و ناموس سبکبار در دست بخت و سحر و جادو بنشین برین سیرت خدایان ای خوشنود صد اودستی بی شکرمانی کی کسی بگریز سبکبار شمع شاد می نگل بوی خوش بوی باطنی بی کسی سرور بهی کی نماید گسی بود دلی تملتی تپی خود رگه و ریز کباب پیروز دلی کیا هوای آج بهر چو مگر بهر چه دلیوت چوین لب لبان نه بود خلو و ریا بخت کله و منقش آتش و سجده شفاقت خواه و حشرشده در سلسله مسیحا منتظر بی کسی خاطر خن و خشم میرا صحرای دور و ما و عرب طمان و طم</p>	<p>کلیسای جهان بی کعبه بیانی و شایسته او هرگز به پیش قدم تو زمین نشین نگذاشت سواری که نهیمن غلامک ایستاده و مستعد سبکبار در گردن پلین بختی و آسپه برین دوی حشر است بخت و ناموس سبکبار در دست بخت و سحر و جادو بنشین برین سیرت خدایان ای خوشنود صد اودستی بی شکرمانی کی کسی بگریز سبکبار شمع شاد می نگل بوی خوش بوی باطنی بی کسی سرور بهی کی نماید گسی بود دلی تملتی تپی خود رگه و ریز کباب پیروز دلی کیا هوای آج بهر چو مگر بهر چه دلیوت چوین لب لبان نه بود خلو و ریا بخت کله و منقش آتش و سجده شفاقت خواه و حشرشده در سلسله مسیحا منتظر بی کسی خاطر خن و خشم میرا صحرای دور و ما و عرب طمان و طم</p>	<p>کلیسای جهان بی کعبه بیانی و شایسته او هرگز به پیش قدم تو زمین نشین نگذاشت سواری که نهیمن غلامک ایستاده و مستعد سبکبار در گردن پلین بختی و آسپه برین دوی حشر است بخت و ناموس سبکبار در دست بخت و سحر و جادو بنشین برین سیرت خدایان ای خوشنود صد اودستی بی شکرمانی کی کسی بگریز سبکبار شمع شاد می نگل بوی خوش بوی باطنی بی کسی سرور بهی کی نماید گسی بود دلی تملتی تپی خود رگه و ریز کباب پیروز دلی کیا هوای آج بهر چو مگر بهر چه دلیوت چوین لب لبان نه بود خلو و ریا بخت کله و منقش آتش و سجده شفاقت خواه و حشرشده در سلسله مسیحا منتظر بی کسی خاطر خن و خشم میرا صحرای دور و ما و عرب طمان و طم</p>	<p>کلیسای جهان بی کعبه بیانی و شایسته او هرگز به پیش قدم تو زمین نشین نگذاشت سواری که نهیمن غلامک ایستاده و مستعد سبکبار در گردن پلین بختی و آسپه برین دوی حشر است بخت و ناموس سبکبار در دست بخت و سحر و جادو بنشین برین سیرت خدایان ای خوشنود صد اودستی بی شکرمانی کی کسی بگریز سبکبار شمع شاد می نگل بوی خوش بوی باطنی بی کسی سرور بهی کی نماید گسی بود دلی تملتی تپی خود رگه و ریز کباب پیروز دلی کیا هوای آج بهر چو مگر بهر چه دلیوت چوین لب لبان نه بود خلو و ریا بخت کله و منقش آتش و سجده شفاقت خواه و حشرشده در سلسله مسیحا منتظر بی کسی خاطر خن و خشم میرا صحرای دور و ما و عرب طمان و طم</p>
--	--	--	--

المطلع الثاني

<p>پیر و سکا و صف کهنه شاعر و شاعر جو شاعر و سکا و صف کهنه شاعر و شاعر نهاده می کس شیدا کایا و مالک درون یک حقت قلمت کایا و مالک که هر چه شش است کی از دمی می کباب خط شفاعت بر پر طراوی</p>	<p>پیر و سکا و صف کهنه شاعر و شاعر جو شاعر و سکا و صف کهنه شاعر و شاعر نهاده می کس شیدا کایا و مالک درون یک حقت قلمت کایا و مالک که هر چه شش است کی از دمی می کباب خط شفاعت بر پر طراوی</p>	<p>پیر و سکا و صف کهنه شاعر و شاعر جو شاعر و سکا و صف کهنه شاعر و شاعر نهاده می کس شیدا کایا و مالک درون یک حقت قلمت کایا و مالک که هر چه شش است کی از دمی می کباب خط شفاعت بر پر طراوی</p>	<p>پیر و سکا و صف کهنه شاعر و شاعر جو شاعر و سکا و صف کهنه شاعر و شاعر نهاده می کس شیدا کایا و مالک درون یک حقت قلمت کایا و مالک که هر چه شش است کی از دمی می کباب خط شفاعت بر پر طراوی</p>
--	--	--	--

المطلع الثالث

<p>که انبی نورالاص سحر و جادو که انبی نورالاص سحر و جادو که انبی نورالاص سحر و جادو که انبی نورالاص سحر و جادو</p>	<p>که انبی نورالاص سحر و جادو که انبی نورالاص سحر و جادو که انبی نورالاص سحر و جادو که انبی نورالاص سحر و جادو</p>	<p>که انبی نورالاص سحر و جادو که انبی نورالاص سحر و جادو که انبی نورالاص سحر و جادو که انبی نورالاص سحر و جادو</p>	<p>که انبی نورالاص سحر و جادو که انبی نورالاص سحر و جادو که انبی نورالاص سحر و جادو که انبی نورالاص سحر و جادو</p>
---	---	---	---

چو کوفتو می شد شامی می شد سحر
 مدد کرد با کاشش هم چو شامی می شد سحر
 بیجا بود که بگویند او را یار یا یار
 برین منو بجا بمان چون در دشمن چو حشر
 دعا کار تا چون ملک حق بفرستد قوت
 الهی چو کردی دست بهین بدم عین از
 برین را و لا دست به او را عجب
 بچرخ او می فروختی سب کبود
 بهر عانی بهر یارخانه شدای می
 گرچه چو ارشاد کی نبی بسک نیز
 عجب کوسار کجای مصطفی کا
 و آن کی هم بر ایسی شمع و محسن
 که با و نورشادانی باصفائی از
 جزای خود خواند سونو می می
 که بی زردی برکت اسکی سال خیر

[illegible][illegible]

برای وی قلمزد که هر چه بر سر می آید بنویسد
 که چون کسان را بنامش بچندین مرتبه بخوانند
 شفاعت کند و محرابی بر سر وی منور شود
 حتی اگر مردی در کوفت بنی غنی منور شود
 زیاد و محکم و دینار غنی بیاورد و غنی
 قضا او کند و بیست و دو سوره بخواند
 و در محراب منور شود و او را جوهر و درویش
 که بر شاه و درگاه اشراف و در محراب
 کما حسن اول و کما تری کس بنکر شود
 نبی نام بنظم رخت کما او سنی که کما
 بودار الضرب فقره کلمه ای او کما
 که حجاب اسم ای سنی برود کما
 که در حال سبیل خاب شاه بطنی
 و او را سنی مغفقت کما ای سنی
 نبی رجب طرد کتاب روح افزا

مشتوی تاریخ طبع بنی نامه از نساج طبع حافظ محمد نظام الدین صاحب متخلص جویش ساکن کونسله

حقیق و در زبان ہی نفس
 هست کو بخشی ہی اوسنی ہی
 چاہا اوسنی اپنا پسلا ہی حلو
 متوہ کہاں جوشت نفی کہہ سکون
 وہ حبیب حق ہی ایسا با وفا
 تین جہان کا حال قدرت کیا اکھون
 ختم افکار کو بانقش و نگار
 دست اس گلزار کی کیا بوجان
 ہند کی گزرا نہ کی کجی قسم
 ہر ولایت سی گرد یکھو دو چہر
 توصف اوس خط کا ہو تحریر کیا
 بر طرآن باب خوبی باز ہی
 یوں تہی دین بر سر صاحب کمال
 لیکر گزوں اوصاف ان کی بین

حکایت سی و نهم	حکایت سی و نهم
تغیث محمد مصطفی صلی	تغیث محمد مصطفی صلی
فارسی کا بیان پر ایک سطر چھپوان	فارسی کا بیان پر ایک سطر چھپوان
ای بجا اگر لائق کبھی جان شارٹ	ای بجا اگر لائق کبھی جان شارٹ
صفت چہرہ	صفت چہرہ
س جہان بین بی سون میں	س جہان بین بی سون میں
وصف ہند	وصف ہند
وہو چینی کی تانہ کل جو تسلیم	وہو چینی کی تانہ کل جو تسلیم
ہی بہان کی صنعت نافیل	ہی بہان کی صنعت نافیل
تعریف و	تعریف و
رومان کی ہرجا کا نیا انداز	رومان کی ہرجا کا نیا انداز
وصف محمد حسد	وصف محمد حسد
عام کیا ناخبری خود میری زبان	عام کیا ناخبری خود میری زبان

تعالیٰ
کے کہتی ہی یہ ہے عالم ہوا
المد علیہ وسلم
ہی پرسی زلفان مصطفیٰ
کوئی خاطر سے کہہ کوں کان
مان
ورسی دیکھیں ہیں بس گل کی
وستان
سخت و سخت کا کیا لکھوین
نہدین گو ایک جہان آباد
ان
سرخ و سفید ناز و خوش گفتار
رجان
ق و شفاق مروت طاعت

راست ہی اللہ بنی ہوس
ہی وہ کافر جو کری چون چرا
مصدقہ کو بخشا عالم میں ملو
من عید انم بجز نور خدا
واسطی ادنی ہوا پیدا جہان
لس سی ہر عجبہ کو شہ دون
قدرت صالح ہی اوسپنہ انگار
ایک خیابان حکما ہی ہندوستان
ہی بجاگر باجدو کہی جہن
جان اسکی ہر جہان آباد
ہی وٹان کی طرز نادر و زار
عاطر گلین ہو وٹان بجا خوش
میں گلزار کٹان والا خوش خصال
یکو ادنی بنی یہ کی کیا نیک کام

صغیر	سط	عسلط	صغیر
ان	۲۸	ان	۲۸
تہ	۲	تہ	۲۲
نگاہ	۷	نگاہ	۷
نبیل	۱۲	نبیل	۲۳
سہ	۱۵	سہ	۱۵
جھاڑ	۲۸	جھاڑ	۲۸
عزود	۳۱	عزود	۳۱
اوتار	۵	اوتار	۲۵
آب	۹	آب	۹
اوسیت	۱۲	اوسیت	۱۲
قریشوگی	۲۳	قریشوگی	۲۴
جیدر	۲۴	جیدر	۲۴
کینین	۲۳	کینین	۲۳
چبہ	۶	چبہ	۲۷
جیدر	۱۵	جیدر	۱۵
نایکار	۱۵	نایکار	۲۸
نایکار	۱	نایکار	۲۹
راچھو	۲	راچھو	۲
سفارش	۲۷	سفارش	۵۰
اثرکلی	۲۲	اثرکلی	۵۱
جھاڑ	۲۰	جھاڑ	۵۲
میوہ کاتھا	۲۵	میوہ کاتھا	۵۳
سزار	۱۰	سزار	۵۴
پٹ	۱۲	پٹ	۵۵
بجھا	۳	بجھا	۵۶
گذرا	۱۵	گذرا	۵۷
چبھائی	۷	چبھائی	۵۸
تخت السرخ	۲۳	تخت السرخ	۵۹
نایکار	۵	نایکار	۶۰

صغیر	سط	عسلط	صغیر
کبھی	۱۱	کبھی	۲۳
بات	۱۲	بات	۲۴
نہی	۱۱	نہی	۱۱
روبر	۲۷	روبر	۲۷
دوبی	۵	دوبی	۲۵
حضر	۱۱	حضر	۱۱
اکی	۱۱	اکی	۱۱
نایکار	۱۵	نایکار	۱۵
دوبی	۲۰	دوبی	۲۰
ر	۳	ر	۳۰
رہی	۱۵	رہی	۱۵
ارچہل	۱۱	ارچہل	۱۱
حاک	۲۶	حاک	۲۶
بیان	۲	بیان	۳۸
صلح حدیب	۱۱	صلح حدیب	۱۱
غناک	۲۱	غناک	۲۱
تباہ	۱۰	تباہ	۲۹
ہون	۱۹	ہون	۱۹
سال	۲۷	سال	۳۹
چٹ	۲۳	چٹ	۲۳
کم	۱۲	کم	۳۱
آن	۲۷	آن	۲۷
نقراو	۲۰	نقراو	۲۰
پر	۵	پر	۳۳
ہوا	۲۰	ہوا	۲۰
نقریس	۱۱	نقریس	۱۱
جانب	۳	جانب	۱۱
پھاڑون	۵	پھاڑون	۲۲
کیا اینی	۱۱	کیا اینی	۱۱

صفحہ	سطر	عسلط	سیح
۶	۶	پیو پیج	پیو پیج
۲۰	۶	پیچتن	پیچتن
۳۱	۶	پیچتن	پیچتن
۱	۶۱	پی	پی
۲	۶	نگاہی	نگاہ
۳۱	۶	سرپر	سرپر
۱	۶۲	فتویا	فتویا
۲۱	۶	جیم	جیم
۱۲	۶۲	جواب سوال	جواب سوال
۱۱	۶۳	آگیا	آگیا
۳۱۰	۶	رسالت	رسالت
۷	۶۵	آگین	آگین
۱۶	۶۶	سرایا	سرایا
۷	۶۷	محبوب	محبوب
۱۱	۶	درخشان	درخشان
۴۰	۶	مکسر	مکسر
۵	۶۹	فضائل	فضائل
۶	۶	ذرائع	ذرائع
۴	۷۰	زری	زری
۱	۶	برجین	برجین
۲۶	۶	چوڑتی	چوڑتی
۵	۷۱	غایت	غایت
۱۶	۶	کبو	کبو
۱۷	۶	شائبہ	شائبہ
۱۷	۷۵	گوہر	گوہر
۱۷	۶	سواہی	سواہی
۱۷	۶	سوج بھول	سوج بھول
۳	۷۶	نین	نین
۷	۷۷	لغوی	لغوی

صفحہ	سطر	عسلط	سیح
۷۸	۲	غری	غری
۷۸	۲	غری	غری
۷۹	۲	منامات	منامات
۱۳	۷۸	اسطرح	اسطرح
۸۰	۳	مین	مین
۸۱	۲۴	یلاہ الداج	یلاہ الداج
۸۲	۳	ر	ر
۸۳	۵	سب	سب
۸۴	۲۶	نکبت	نکبت
۸۵	۷	نکبت	نکبت
۸۶	۲۰	نکبت	نکبت
۸۷	۷	منقطع بنیت	منقطع بنیت
۸۸	۹	ماقوم	ماقوم
۸۹	۲۲	مین	مین
۹۰	۲۶	اسطرح	اسطرح
۹۱	۸	بیشتر سی بار	بیشتر سی بار
۹۲	۱۲	گہر	گہر
۹۳	۲۳	بہر	بہر
۹۴	۲۹	ای اور فضل	ای اور فضل
۹۵	۸	ایوم و	ایوم و
۹۶	۱۹	چھاڑ	چھاڑ
۹۷	۱۳	باوا	باوا
۹۸	۲۹	بہر	بہر
۹۹	۳	ملج	ملج
۱۰۰	۴	خرمی	خرمی
۱۰۱	۸	مکسر	مکسر

صحیح نامہ آیات قرآن متعلق برہنہ

صفحہ	سطر	صفحہ	سطر
۱۳	۲۵	۱۳	۲۵
۱۴	۲۰	۱۴	۲۰
۱۵	۱۱	۱۵	۱۱
۱۶	۲۵	۱۶	۲۵
۱۷	۲۱	۱۷	۲۱
۱۸	۱۳	۱۸	۱۳
۱۹	۲۰	۱۹	۲۰
۲۰	۲	۲۰	۲
۲۱	۶	۲۱	۶
۲۲	۲۴	۲۲	۲۴
۲۳	۱۳	۲۳	۱۳
۲۴	۲۸	۲۴	۲۸
۲۵	۳۱	۲۵	۳۱
۲۶	۳	۲۶	۳
۲۷	۱۴	۲۷	۱۴
۲۸	۱۲	۲۸	۱۲
۲۹	۹	۲۹	۹
۳۰	۳	۳۰	۳
۳۱	۱۰	۳۱	۱۰
۳۲	۲	۳۲	۲
۳۳	۱۲	۳۳	۱۲
۳۴	۱۱	۳۴	۱۱
۳۵	۱۰	۳۵	۱۰
۳۶	۱۰	۳۶	۱۰
۳۷	۱۰	۳۷	۱۰
۳۸	۱۰	۳۸	۱۰
۳۹	۱۰	۳۹	۱۰
۴۰	۱۰	۴۰	۱۰
۴۱	۱۰	۴۱	۱۰
۴۲	۱۰	۴۲	۱۰
۴۳	۱۰	۴۳	۱۰
۴۴	۱۰	۴۴	۱۰
۴۵	۱۰	۴۵	۱۰
۴۶	۱۰	۴۶	۱۰
۴۷	۱۰	۴۷	۱۰
۴۸	۱۰	۴۸	۱۰
۴۹	۱۰	۴۹	۱۰
۵۰	۱۰	۵۰	۱۰

صفحہ	سطر	صفحہ	سطر
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۱	۱۲	۱۱
۱۳	۱۱	۱۳	۱۱
۱۴	۱۱	۱۴	۱۱
۱۵	۱۱	۱۵	۱۱
۱۶	۱۱	۱۶	۱۱
۱۷	۱۱	۱۷	۱۱
۱۸	۱۱	۱۸	۱۱
۱۹	۱۱	۱۹	۱۱
۲۰	۱۱	۲۰	۱۱
۲۱	۱۱	۲۱	۱۱
۲۲	۱۱	۲۲	۱۱
۲۳	۱۱	۲۳	۱۱
۲۴	۱۱	۲۴	۱۱
۲۵	۱۱	۲۵	۱۱
۲۶	۱۱	۲۶	۱۱
۲۷	۱۱	۲۷	۱۱
۲۸	۱۱	۲۸	۱۱
۲۹	۱۱	۲۹	۱۱
۳۰	۱۱	۳۰	۱۱
۳۱	۱۱	۳۱	۱۱
۳۲	۱۱	۳۲	۱۱
۳۳	۱۱	۳۳	۱۱
۳۴	۱۱	۳۴	۱۱
۳۵	۱۱	۳۵	۱۱
۳۶	۱۱	۳۶	۱۱
۳۷	۱۱	۳۷	۱۱
۳۸	۱۱	۳۸	۱۱
۳۹	۱۱	۳۹	۱۱
۴۰	۱۱	۴۰	۱۱
۴۱	۱۱	۴۱	۱۱
۴۲	۱۱	۴۲	۱۱
۴۳	۱۱	۴۳	۱۱
۴۴	۱۱	۴۴	۱۱
۴۵	۱۱	۴۵	۱۱
۴۶	۱۱	۴۶	۱۱
۴۷	۱۱	۴۷	۱۱
۴۸	۱۱	۴۸	۱۱
۴۹	۱۱	۴۹	۱۱
۵۰	۱۱	۵۰	۱۱

نصفی نامہ من تصنیف مفتی محمد رفیع الدین صاحب دہلی

بتاریخ قسطنطنیہ ۱۲۸۱ھ مطابق ۱۸۶۴ء